ISSN 2977-3555
روزنامہ
صحافت
برمنگھم
باخبر، باأثر حقیقتوں کا پیام بر
www.sahafat.in/uk
Birmingham Edition U.K.
Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun
Volume No.03, Issue No.99 , Thursday 16 October, 2025, 8 Pages
جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۹۹)، بروز جمعرات، ۱۶/ اکتوبر، ۲۰۲۵ء، ۲۳/ ربیع الثانی ۱۴۴۷، ۸ صفحات

قابض اسرائیل اب بھی غزہ میں قحط کو نسل کشی کے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے: یورومیڈ ص:08

قابض اسرائیل کا غزہ کیلئے امداد میں کٹوتی، جنگ بندی کی شرائط پر عمل درآمد سے فرار

غزہ: قابض اسرائیلی فوج غزہ کی پٹی میں جنگ بندی معاہدے کی شرائط پر عمل درآمد سے دانستہ طور پر گریز کر رہی ہے۔ تازہ اقدام کے طور پر اس نے انسانی ہمدردی کی بنیاد پر آنے والی امداد کی مقدار میں بڑی حد تک کمی کر دی ہے اور شہداء کی میتوں کی واپسی کے طے شدہ اصولوں پر بھی عمل نہیں کیا۔

عبرانی ذرائع ابلاغ نے اطلاع دی ہے کہ قابض اسرائیل نے غزہ کے خلاف نئی پابندیاں عائد کرنے کا منصوبہ تیار کیا ہے جن میں بدھ کے روز رفح گزرگاہ نہ کھولنا اور امدادی سامان کی ترسیل محدود کرنا شامل ہے۔ اس درندگی کی وجہ یہ بتائی جا رہی ہے کہ تمام صہیونی قیدیوں کی لاشیں واپس نہیں کی گئیں۔

اگرچہ بعد ازاں اسرائیلی نشریاتی ادارے نے اطلاع دی کہ حکومت نے رفح گزرگاہ بند کرنے کے فیصلے سے وقتی طور پر پسپائی اختیار کر لی ہے تاہم اقوام متحدہ نے تصدیق کی ہے کہ قابض اسرائیلی حکام نے باقاعدہ نوٹس کے ذریعے آگاہ کیا ہے کہ وہ غزہ میں داخل ہونے والی امدادی گاڑیوں کی تعداد کو آدھا کر رہے ہیں۔ اسرائیل نے جنگ بندی کے بعد روزانہ 600 ٹرکوں کی اجازت دینے کا وعدہ کیا تھا۔

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کے نائب ترجمان فرحان حق نے گذشتہ شب نیویارک میں ایک پریس کانفرنس میں بتایا کہ قابض اسرائیل کی سول انتظامیہ نے اقوام متحدہ کو ایک سرکاری پیغام کے ذریعے آگاہ کیا ہے کہ وہ ''لاشوں کی واپسی'' کے بہانے امدادی ٹرکوں کی تعداد کم کر رہی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کو اس اطلاع کا علم ہے اور وہ غزہ کے عوام تک زیادہ سے زیادہ انسانی امداد پہنچانے کے لیے کوشاں ہے۔ فرحان حق نے واضح کیا کہ اقوام متحدہ تمام فریقوں سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی پابندی کریں، جن میں لاشوں کی واپسی اور جنگ بندی کی دیگر شقوں پر مکمل عمل درآمد شامل ہے، بالخصوص انسانی امداد کے تسلسل کو یقینی بنانا۔

دوسری جانب یورو متوسطی انسانی حقوق مرکز نے خبردار کیا ہے کہ غزہ میں قحط، غذائی قلت اور بھوک کا خطرہ اب بھی برقرار ہے۔ بیان میں کہا گیا کہ قابض اسرائیل نے دانستہ طور پر غزہ پر دو سالہ فوجی جارحیت اور مکمل محاصرے کے دوران قحط کو بطور ہتھیار استعمال کیا ہے۔

ادارے کے مطابق جنگ بندی کے باوجود داخل ہونے والی محدود امداد اور اشیائے خورد و نوش ضرورت کا محض ایک معمولی حصہ ہیں جو غذائی و دوائی قلت کے گہرے خلا کو پُر کرنے کے لیے ناکافی ہیں۔ یورو متوسطی مرکز نے بتایا کہ اسرائیلی ذرائع کے مطابق حکومت ایک نئی سیاسی پالیسی کی تیاری میں مصروف ہے جس کے تحت انسانی امداد میں مزید کمی اور رفح گزرگاہ بند رکھنے کا ارادہ ہے تاکہ حماس کو سزا دی جا سکے۔

مرکز کے میدانی مشاہدے کے مطابق قابض اسرائیل نے گذشتہ دو روز میں صرف 173 امدادی ٹرکوں کو داخل ہونے کی اجازت دی، جن میں 3 ٹرک گیس، 6 ٹرک ایندھن اور باقی کچھ غذائی و طبی سامان تھا۔ پیر کے روز کوئی ٹرک داخل نہیں ہونے دیا گیا جبکہ منگل کو یہ پابندی یہودی تہوار کے بہانے عائد کی گئی، جو جنگ بندی کی واضح خلاف ورزی ہے کیونکہ معاہدے کے مطابق روزانہ کم از کم 600 ٹرک داخل ہونے تھے۔

یورو متوسطی مرکز نے کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے امداد کو محدود کرنا اور معاہدے کی شقوں سے انحراف نہ صرف خلاف ورزی ہے بلکہ فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کے جرم کا تسلسل ہے، کیونکہ اس سے عوام کو خوراک، پانی اور دواؤں جیسے بنیادی حقوق سے محروم رکھا جا رہا ہے۔

ادارے نے زور دیا کہ امدادی سامان کی فراہمی کوئی احسان نہیں بلکہ ایک قانونی ذمہ داری ہے جس کی ضمانت بین الاقوامی انسانی قانون دیتا ہے۔ اس نے واضح کیا کہ خوراک اور دوا کو سیاسی یا سکیورٹی شرائط سے جوڑنا انسانی وقار، زندگی، صحت اور بقاء کے بنیادی حقوق کی صریح پامالی ہے۔

مرکز نے کہا کہ امداد کو غیر جانبداری کے اصول کے مطابق صرف انسانی ضرورت کی بنیاد پر بلا تاخیر اور امتیاز پہنچایا جانا چاہیے۔

کسی بھی سیاسی یا سکیورٹی مفاد کے تحت اس پر پابندی اسے نجات کے بجائے تباہی کا ذریعہ بنا دیتی ہے۔ ادارے کے مطابق غزہ کے دو ملین سے زائد عوام گذشتہ دو برسوں سے شدید غذائی قلت اور بھوک کے شکار ہیں۔ بچوں میں کمزوری، خون کی کمی اور نشوونما کی رکاوٹوں کی شرح بے حد بڑھ چکی ہے جبکہ خواتین، حاملہ ماؤں اور ضعیف افراد میں قوت مدافعت میں خطرناک کمی پائی جا رہی ہے۔ میدانی اطلاعات کے مطابق قابض فوج نے منگل کے روز غزہ کے مختلف علاقوں میں اندھا دھند فائرنگ کر کے 7 فلسطینیوں کو شہید کر دیا جن میں 5 کا تعلق مشرقی غزہ شہر سے ہے۔ سرکاری میڈیا دفتر نے قابض فوج کی جانب سے جنگ بندی کی 14 خلاف ورزیوں کی تصدیق کی ہے۔

دوسری جانب قابض اسرائیل شہداء کی میتوں کی واپسی کے معاملے میں بھی ٹال مٹول سے کام لے رہا ہے۔ فلسطینی لاپتہ افراد کے مرکز کے ڈائریکٹر احمد مسعود نے بتایا کہ منگل کے روز قابض اسرائیل نے 45 فلسطینی شہداء کی میتیں حوالے کیں مگر ان کے ناموں یا تفصیلات کی کوئی فہرست فراہم نہیں کی۔ بعد میں ریڈ کراس کو صرف تین ناموں کی تصدیق دی گئی۔

انہوں نے کہا کہ یہ طرز عمل ظاہر کرتا ہے کہ قابض اسرائیل انسانی ذمہ داریوں کو جان بوجھ کر تاخیر کا شکار کر رہا ہے۔ یہ ایک انسانی مسئلہ ہے جسے فوری طور پر حل کیا جانا چاہیے کیونکہ معلومات فراہم نہ کرنے سے لواحقین اپنے پیاروں کو عزت و احترام کے ساتھ دفن کرنے سے بھی محروم رہ جاتے ہیں۔

غزہ کی تعمیر نو پر 70 ارب ڈالر لاگت، تباہ حال علاقہ عالمی مدد کا منتظر ہے: اقوام متحدہ

غزہ: اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام کے ایک اعلیٰ عہدیدار نے بتایا ہے کہ متعدد ممالک، جن میں امریکہ، کینیڈا، بعض عرب اور یورپی ممالک شامل ہیں نے غزہ کی تباہ شدہ پٹی کی تعمیر نو کے منصوبے میں مالی تعاون کے لیے ابتدائی آمادگی ظاہر کی ہے۔ اس منصوبے کی مجموعی لاگت تقریباً 70 ارب ڈالر بتائی جا رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام (یو این ڈی پی) کے اہلکار جاکو سیلیرز نے جنیوا میں ایک پریس کانفرنس کے دوران کہا کہ قابض اسرائیل کے وحشیانہ حملوں نے غزہ میں کم از کم 5 کروڑ 50 لاکھ ٹن ملبہ چھوڑا ہے اور پورے علاقے کی مکمل بحالی میں کئی دہائیاں لگ سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ''ہمیں اپنے متعدد شراکت داروں کی جانب سے بہت مثبت اشارے موصول ہوئے ہیں، جن میں یورپی ممالک اور کینیڈا شامل ہیں، جبکہ امریکہ کے ساتھ بھی تعمیر نو میں شرکت کے حوالے سے بات چیت جاری ہے''۔ جنگ بندی کے نفاذ کے بعد سے ہزاروں فلسطینی اپنے اجڑے گھروں کی طرف لوٹ آئے ہیں، مگر انہیں صرف ملبے کے ڈھیر اور تباہی کے مناظر نظر آتے ہیں۔ قابض اسرائیل کی درندگی نے غزہ کے ساحلی علاقے کو تقریباً ایک بنجر زمین میں تبدیل کر دیا ہے۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق قابض اسرائیل کی نسل کش جنگ کے نتیجے میں اب تک 67 ہزار 869 فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 70 ہزار 105 زخمی ہو چکے ہیں۔ ان میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے۔ شہرِ غزہ کو سب سے زیادہ نقصان پہنچا ہے جہاں شدید ترین بمباری اور لڑائی ہوئی۔ اقوام متحدہ کے سیٹلائٹ مانیٹرنگ سینٹر (یونوسات) کے مطابق شہر کے تقریباً 83 فیصد مکانات مکمل یا جزوی طور پر تباہ ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے ترقیاتی پروگرام نے بتایا کہ اب تک 81 ہزار ٹن ملبہ ہٹایا جا چکا ہے۔ یہ ایک طویل المدتی منصوبے کا حصہ ہے جس کے ذریعے غزہ کے اس زخم خوردہ علاقے کو از سرِ نو بحال کیا جائے گا۔ دوسری جانب ترکیہ کے صدر طیب ایردوآن نے اعلان کیا کہ وہ خلیجی ممالک، امریکہ اور یورپ کو غزہ کی تعمیر نو کے لیے یکجا کرنے کی کوشش کریں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ نئے جنگ بندی معاہدے کے تحت بحالی کے منصوبوں کی مالی معاونت جلد میسر آ جائے گی۔ طیب ایردوآن نے شرم الشیخ سے واپسی پر صحافیوں سے گفتگو میں کہا کہ قابض اسرائیل کے ''خطرناک'' ریکارڈ کے پیش نظر جنگ بندی کی نگرانی کے لیے امریکہ اور دیگر ممالک کی سخت نگرانی ضروری ہے تاکہ اس پر عمل درآمد یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ''میرا یقین ہے کہ تنظیم تعاون اسلامی اور عرب لیگ کے تحت طے شدہ تعمیر نو کے منصوبوں کے لیے فوری مالی امداد فراہم کی جائے گی۔ ہم خلیجی ممالک، امریکہ اور یورپی ممالک سے تعاون حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اور ابتدائی ردعمل بہت حوصلہ افزا ہے۔''

یہودی تہواروں کے دوران 9 ہزار 820 صہیونی آبادکاروں کے قبلہ اول پر دھاوے

مقبوضہ بیت المقدس: مقبوضہ بیت المقدس کی انتظامیہ نے انکشاف کیا ہے کہ گذشتہ ایام میں منائے گئے یہودی مذہبی تہواروں کے دوران تقریباً 9 ہزار 820 صہیونی آبادکاروں نے قابض اسرائیل کی فوجی سرپرستی میں مسجد اقصیٰ کے صحنوں پر دھاوے بولے۔

منگل کی شام جاری بیان میں القدس گورنری نے بتایا کہ گذشتہ یہودی تہواروں کے دوران مسجد اقصیٰ المبارک پر دھاووں اور دراندازیوں کی رفتار میں غیر معمولی اضافہ ہوا، جس نے قابض اسرائیل کی جانب سے مسجد کے خلاف کی جانے والی منظم درندگی کے نئے خطرناک مرحلے کی نشان دہی کی ہے۔

القدس گورنری کے مطابق قابض اسرائیلی حکومت نے ان مذہبی تہواروں کو اپنے سیاسی و مذہبی ایجنڈے کے لیے استعمال کیا اور انہیں گریٹر اسرائیل کے اُس صہیونی منصوبے کے فروغ کا ذریعہ بنایا، جس کا مقصد شہرِ مقدس کے قلب کو یہودیت میں ڈھالنا اور مسجد اقصیٰ کے تاریخی و قانونی تشخص کو مٹانا ہے۔

یہ حملے یہودی سال کے آغاز یعنی ''روش ہشانہ'' کے موقع پر 22 سے 24 ستمبر کے درمیان شروع ہوئے، جن میں 1317 آبادکاروں نے مسلسل تین دن مسجد اقصیٰ کے صحنوں میں داخل ہو کر اشتعال انگیزی کی۔

پھر ''یوم الغفران'' کے موقع پر، جو کیم اور 2 اکتوبر کو منایا گیا، ان حملوں نے سیاسی اور مذہبی شدت اختیار کر لی۔ 547 آبادکاروں نے تہوار کی شام مسجد اقصیٰ پر دھاوا بولا جبکہ اگلے روز مزید 468 نے حملے کیے۔ اس دوران قابض اسرائیلی حکام نے پورے بیت المقدس شہر کا محاصرہ کر کے سڑکیں بند اور لوہے کی رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔

''عید العُرش'' کے موقع پر جو 6 سے 13 اکتوبر تک جاری رہی، ان حملوں نے عروج حاصل کیا۔ محافظ القدس نے اس دوران مسجد اقصیٰ میں 7119 آبادکاروں کی دراندازی کی دستاویزی شواہد پیش کیے جنہوں نے کھلے عام تلمودی رسومات ادا کیں۔ یہ تعداد گذشتہ برسوں کی نسبت کہیں زیادہ ہے۔

ان حملوں میں قابض اسرائیلی حکومت کے متعدد وزراء اور اعلیٰ عہدیدار بھی شریک ہوئے، جن میں وزیر برائے قومی سلامتی ایتمار بن گویر، وزیرِ ورثہ عمیحائی الیاہو اور کنسٹ کے رکن اسحاق کروزیر شامل تھے۔ انہوں نے مسجد اقصیٰ پر مبینہ یہودی حاکمیت کے متعصبانہ اور اشتعال انگیز بیانات دیے جو تمام بین الاقوامی قوانین اور قراردادوں کی کھلی خلاف ورزی ہیں۔

منگل کی صبح ''عید بہجت التورات'' کے موقع پر ایتمار بن گویر نے ایک ہفتے کے اندر دوسری مرتبہ مسجد اقصیٰ پر یلغار کی، اس کے ساتھ 369 آبادکار بھی تھے۔ انہوں نے پولیس کی مکمل سرپرستی میں کھلے عام تلمودی عبادتیں کیں جبکہ مسلمان نمازیوں کو داخل ہونے سے روک دیا گیا۔

گورنری نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ قابض اسرائیلی حکام نے تہواروں سے قبل ہی درجنوں مقدسی شہریوں، بالخصوص مرابطین اور سماجی کارکنان کو مسجد اقصیٰ سے جبراً دور کر دیا تاکہ عبادت گاہ کو آبادکاروں کے لیے خالی کرایا جا سکے۔ بیشتر فلسطینیوں کے خلاف پابندی کے احکامات تاحال برقرار ہیں اور کئی کے احکامات ہفتوں بلکہ مہینوں کے لیے بڑھا دیے گئے ہیں۔

القدس گورنری نے زور دیا کہ مسجد اقصیٰ میں ہونے والی یہ دراندازیاں خطرناک اور منظم صہیونی منصوبے کا حصہ ہیں جن کے ذریعے مسجد کے اسلامی تشخص کو مسخ کر کے اس پر زمانی و مکانی تقسیم مسلط کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ کارروائیاں شہرِ مقدس کے عوام اور ان کی مذہبی و تاریخی شناخت کے خلاف براہِ راست جارحیت ہیں۔

قابض اسرائیل کی جیلوں میں قید شماسنہ برادر کی 33 سال بعد رہائی

غزہ: گذشتہ روز فلسطینی مزاحمت اور قابض اسرائیل کے درمیان ہونے والے تبادلہ اسیران معاہدے کے تحت شمال مغربی مقبوضہ بیت المقدس کے علاقے قطنا سے تعلق رکھنے والے دو سگے بھائی محمد شماسنہ اور عبدالجواد شماسنہ کو 33 سال بعد قید و بند کی صعوبتوں سے آزاد ہو گئے۔ یہ دونوں ان 1968ء میں فلسطینی اسیران میں شامل ہیں جنہیں اس معاہدے کے تحت رہا کیا گیا۔

کلب برائے اسیران فلسطین کے مطابق شماسنہ بھائیوں نے قابض اسرائیل کی جیلوں میں 32 سال مسلسل قید و اذیت کے دن گزارے۔ انہیں نومبر سنہ 1993ء میں گرفتار کیا گیا تھا۔ شماسنہ برادران ان اسیران میں شمار ہوتے ہیں جنہیں اوسلو معاہدے سے بھی قبل قید کیا گیا تھا۔ محمد شماسنہ کو تین بار عمر قید کے ساتھ 20 سال اضافی سزا سنائی گئی تھی اور بعد میں اس پر مزید 10 سال کا اضافہ کر دیا گیا، جبکہ عبدالجواد شماسنہ کو چار بار عمر قید اور 20 سال کی اضافی سزا دی گئی تھی۔

محمد شماسنہ نے اسیر ہونے کے باوجود اپنے تعلیمی سفر کو جاری رکھا اس نے قید کے دوران میٹرک اور پھر بیچلر کی ڈگری حاصل کی۔ وہ شادی شدہ ہے اور تین بیٹیوں کا باپ ہے، جن میں سب سے چھوٹی بیٹی اُس وقت صرف دو ماہ کی تھی جب اسے گرفتار کیا گیا۔

عبدالجواد شماسنہ بھی شادی شدہ ہیں، اُن کے سات بچے ہیں۔ بڑی بیٹی کا نام منال ہے اور سب سے چھوٹا بیٹا یوسف ہے جو اپنے والد کی گرفتاری کے وقت پیدا بھی نہیں ہوا تھا۔

فلسطینی مزاحمتی قوتوں نے پیر کے روز قابض اسرائیل کی جیلوں سے 1968 فلسطینی اسیران کو رہا کروایا، جن میں 250 وہ اسیر شامل ہیں جنہیں عمر قید کی سزا سنائی گئی تھی۔ متعدد دیگر اسیران بھی شامل ہیں جنہیں طویل سزائیں یا عمر قید سنائے جانے کی توقع تھی۔ یہ رہائی شرم الشیخ میں ہونے والی بالواسطہ مذاکرات کے نتیجے میں جنگ بندی معاہدے کے پہلے اور دوسرے مرحلے کے تحت عمل میں آئی۔ یہ اقدام امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی اُس منصوبہ بندی کا حصہ ہے جس کے تحت غزہ پر مسلط کی گئی جنگ بند کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ رہا ہونے والوں میں 1718 اسیران کا تعلق غزہ کی پٹی سے ہے جو قابض اسرائیل کی نسل کش جنگ کے دوران گرفتار کیے گئے تھے۔ یہ تیسرا تبادلہ اسیران معاہدہ ہے جو قابض اسرائیل کی طرف سے سنہ 2023ء کے نومبر میں شروع ہونے والی جنگی درندگی کے بعد عمل میں آیا۔ اس سے قبل نومبر سنہ 2023ء میں تقریباً 240 فلسطینی اسیران اور اسیرات کو مختلف مراحل میں رہا کیا گیا تھا۔

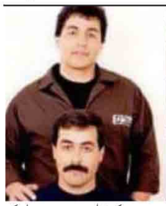

غزہ میں ملبے تلے سے مزید 44 شہداء کے جسد خاکی برآمد، شہداء کی تعداد 67 ہزار 913 تک پہنچ گئی

غزہ: غزہ کی وزارت صحت نے اعلان کیا کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران 44 فلسطینی شہید اور 29 زخمی ہسپتالوں میں لائے گئے، جن میں سے 38 شہداء کی لاشیں ملبے تلے سے نکالی گئیں۔ وزارت صحت نے اپنے بیان میں کہا کہ درجنوں لاشیں اب بھی ملبے کے نیچے اور سڑکوں پر پڑی ہیں، جہاں تک ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں قابض اسرائیل کی گولہ باری اور تباہ کاریوں کے باعث تاحال نہیں پہنچ سکیں۔

بیان کے مطابق قابض اسرائیل کی وحشیانہ جارحیت کے نتیجے میں غزہ میں شہداء کی مجموعی تعداد بڑھ کر 67 ہزار 913 ہو گئی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد ایک لاکھ 70 ہزار 134 تک جا پہنچی ہے۔ یہ خونریز سلسلہ سات اکتوبر سنہ 2023ء سے جاری ہے۔

منگل کی صبح سے شہر غزہ اور شمالی و جنوبی علاقوں میں جنگ بندی کی سات سنگین خلاف ورزیاں ریکارڈ کی گئیں۔ نامہ نگاروں کے مطابق شہر غزہ اور شمالی علاقے میں قابض اسرائیلی فوج نے جبالیہ البلد کے علاقے میں حلاوہ کیمپ کے اندر بے گھر فلسطینیوں کو نشانہ بنایا، الشجاعیہ محلے میں اپنے تباہ شدہ گھروں کا ملبہ دیکھنے والے شہریوں پر گولہ باری کی، اور مشرقی غزہ میں قابض فوجی گاڑیوں سے فائرنگ کا سلسلہ جاری رکھا۔

اسی دوران قابض اسرائیل کے ڈرون طیاروں نے عبسان کی بڑی بلدیہ میں عبسان کلینک کے قریب اور شارع ابو صلاح کے اطراف میں بم گرائے، جبکہ خان یونس کے مشرقی قصبے الفخاری میں شہریوں کو نشانہ بنایا گیا۔ ساتھ ہی جنوبی علاقوں میں قابض فوج کے سپاہیوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی۔

شمالی مواصی رفح میں قابض اسرائیل کی فوجی گاڑیوں نے الشاکوش کے علاقے میں شدید فائرنگ کی اور اس دوران جاسوس ڈرون انتہائی نچلی پروازیں کرتے رہے، جس سے شہریوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔

دوسری جانب جمعرات 9 اکتوبر سنہ 2025ء کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا تھا کہ اسلامی تحریک مزاحمت حماس اور قابض اسرائیل کے درمیان ایک جامع جنگ بندی معاہدہ طے پا گیا ہے، جس کے تحت دو برس سے جاری اس جارحانہ جنگ کو ختم کر کے تعمیر نو اور استحکام کا ایک نیا مرحلہ شروع کیا جائے گا۔

قابض اسرائیل کی لاشوں کی آڑ میں بلیک میلنگ، رفح گذرگاہ بند اور امداد روکنے کا فیصلہ

غزہ: رفح گذرگاہ کے حوالے سے یورپی یونین کی نگرانی مشن کی بحالی کے اعلان کے صرف ایک دن بعد قابض اسرائیلی حکام نے اعلان کیا ہے کہ یہ گذرگاہ بدستور بند رہے گی۔ قابض ریاست نے یہ فیصلہ اپنی سکیورٹی اداروں کی سفارش پر کیا ہے جس کے مطابق امدادی سامان کی ترسیل یا گذرگاہ کا کھلنا امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے منصوبے کے تحت اس وقت تک مؤخر رکھا جائے گا جب تک اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے پاس موجود اسرائیلی جنگی قیدیوں کی لاشیں قابض اسرائیل کے حوالے نہیں کی جاتیں۔

یہ فیصلہ اس وقت سامنے آیا جب یورپی یونین نے گذشتہ پیر کو اعلان کیا تھا کہ اس کی نگرانی مشن رفح گذرگاہ پر اپنی سرگرمیاں دوبارہ شروع کرے گی، جس سے محصور غزہ کی پٹی میں داخلے اور اخراج کا سلسلہ بحال ہو سکے گا۔ یہ اقدام ٹرمپ منصوبے کے پہلے مرحلے کے معاہدے کے تحت کیا جا رہا تھا۔

قابض اسرائیلی نشریاتی ادارے ''کان'' کے مطابق تاحال قابض اسرائیل اور عالمی ریڈ کراس کے درمیان کسی نئے اسرائیلی اسیر کی لاش کے حوالے سے کوئی باضابطہ رابطہ نہیں ہوا۔ قابض اسرائیلی حکام نے گذشتہ شام چار اسرائیلی لاشیں وصول کیں جن کی شناخت کی تصدیق کر دی گئی۔

اس کے برعکس منگل کے روز قابض فوج نے ریڈ کراس کے ذریعے 45 فلسطینی شہداء کے جسد خاکی حوالے کیے۔ یہ جسد خاکی خان یونس کے ناصر میڈیکل کمپلیکس منتقل کیے گئے تاکہ شناخت کے بعد تدفین کی کارروائی مکمل کی جا سکے۔

قابض اسرائیلی حکام اپنے ہی فوجیوں کے ہاتھوں غزہ میں مارے گئے 24 اسرائیلی جنگی قیدیوں کی لاشیں وصول کرنے کے لیے دباؤ ڈال رہے ہیں۔ خود قابض ریاست کے ماہرین اور حکام اس امر کا اعتراف کر رہے ہیں کہ تمام لاشوں کا پتہ لگانا ایک طویل عمل ہوگا کیونکہ قابض اسرائیل کی جنگی مشین نے غزہ میں جو تباہی مچائی ہے، اس کے ملبے تلے لاشوں تک پہنچنا تقریباً ناممکن ہے۔ اسی پس منظر میں بین الاقوامی سطح پر لاشوں کی تلاش اور تبادلے کے لیے ایک نیا نظام قائم کرنے پر اتفاق ہوا ہے۔ عالمی ریڈ کراس کی کمیٹی نے منگل کو کہا کہ غزہ پر قابض اسرائیل کی جارحیت کے دوران مارے گئے اسرائیلی قیدیوں کی باقیات کی بازیابی ایک انتہائی مشکل مرحلہ ہے۔ کمیٹی کے ترجمان کرسٹیان کاردون نے بتایا کہ ''یہ کام زندہ افراد کی رہائی سے بھی زیادہ کٹھن ہے۔ یہ ایک نہایت پیچیدہ چیلنج ہے جو دنوں نہیں بلکہ ہفتوں لے سکتا ہے، بلکہ ممکن ہے کہ بعض جثثیں کبھی نہ مل سکیں۔''

فریقین کے درمیان طے پانے والے معاہدے کے مطابق غزہ سے ملنے والی ہر ایک اسرائیلی جثت کے بدلے 15 فلسطینی شہداء کے جسد خاکی حوالے کیے جائیں گے۔

گذشتہ دو برسوں کے دوران قابض اسرائیلی فوج نے سینکڑوں فلسطینی شہداء کی میتیں قبضے میں رکھیں جن میں وہ اسیران بھی شامل ہیں جنہیں قابض اسرائیل نے اپنی جیلوں میں اذیت دے کر شہید کیا اور پھر ان کے انجام کو چھپا دیا۔

معاہدے کے تحت روزانہ 600 ٹرک امدادی سامان غزہ داخل ہوں گے جن میں ایندھن اور کھانا پکانے کی گیس بھی شامل ہوگی۔ یہ شق اس جنگ بندی معاہدے کا حصہ ہے جس کا اعلان گذشتہ جمعرات کو امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے شرم الشیخ میں ہونے والے بالواسطہ مذاکرات کے بعد کیا تھا جن میں ترکیہ، مصر اور قطر نے شرکت کی۔

امریکی حمایت سے قابض اسرائیل نے سنہ 2023ء کے 8 اکتوبر سے غزہ کی پٹی میں جو نسل کشی شروع کی اس کے نتیجے میں اب تک 67 ہزار 869 فلسطینی شہید اور 1 لاکھ 70 ہزار 105 زخمی ہو چکے ہیں جن میں اکثریت عورتوں اور بچوں کی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ قابض اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ قحط کے باعث 463 فلسطینیوں نے جانیں گنوائیں جن میں 157 معصوم بچے شامل ہیں۔

مڈغاسکر میں 2 سال کیلئے اقتدار پر فوج کا قبضہ

صدر اینڈری راجولینا کے فراز ہونے اور قانون سازوں کے ذریعے مواخذے کے بعد ملک میں آئینی بحران سنگین

انتاناناریوو، (ایجنسیاں): مشرقی افریقہ کے ملک مڈغاسکر میں بغاوت کی قیادت کرنے والے ایک فوجی کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ صدر اینڈری راجولینا کے قانون سازوں کے ذریعہ مواخذے اور ان کے ملک سے فرار ہونے کے بعد فوج نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ برطانوی خبر رساں ادارے 'رائٹرز' کے مطابق یہ پیش رفت نوجوانوں کی قیادت میں ہونے والے کئی ہفتوں کے احتجاج کے بعد سامنے آئی ہے۔ صدر راجولینا نے اپنی برطرفی کے بڑھتے ہوئے مظاہروں اور فوج میں ہونے والی بغاوتوں کے باوجود استعفیٰ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ کرنل مائیکل رانڈریا نیریانا نے قومی ریڈیو پر اعلان کیا کہ ہم نے اقتدار سنبھال لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فوج ایوان زیریں (قومی اسمبلی) کے سوا تمام اداروں کو تحلیل کر رہی ہے۔ بعد میں رانڈریا نیریانا نے صحافیوں کو بتایا کہ فوج کی قیادت میں ایک کمیٹی ملک پر زیادہ سے زیادہ 2 سال کے لیے حکومت کرے گی، اور ایک عبوری حکومت کے ساتھ مل کر نئے انتخابات کا انعقاد کرے گی۔ فوجی رہنماؤں کے جاری کردہ بیان میں کہا گیا کہ سینیٹ، اعلیٰ آئینی عدالت، آزاد قومی انتخابی کمیشن، اعلیٰ عدالت انصاف اور انسانی حقوق و قانون کی حکمرانی کے دفاع کی اعلیٰ کونسل کو معطل کیا جاتا ہے۔ بحر ہند کے جنوبی کنارے پر واقع جزائر کے

حامل ملک میں ایک ہنگامہ خیز دن کے دوران 51 سالہ راجولینا نے صبح کے وقت ایک فرمان کے ذریعے ایوان زیریں کو تحلیل کرنے کی کوشش کی تھی، لیکن قانون سازوں نے اس کے باوجود ان کا مواخذہ کر دیا، جس سے ایک آئینی بحران پیدا ہو گیا تھا، اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے فوج نے اقتدار اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ راجولینا، جو خود 2009 میں ایک فوجی بغاوت کے ذریعے اقتدار میں آئے تھے، انہوں نے فوجی قبضے کی مذمت کی ہے۔ منگل کے روز مڈغاسکر کی راجدھانی انتاناناریوو میں کیپسیٹ یونٹ کے فوجی صدارتی محل کے دروازوں پر تعینات تھے۔ یہ وہی ایلیٹ فوجی یونٹ ہے، جس نے 2009 کی بغاوت میں کلیدی کردار ادا کیا تھا۔ رانڈریا نیریانا اسی یونٹ کے کمانڈر ہیں اور انہوں نے گزشتہ ہفتے راجولینا سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ پیر کی رات اپنے قوم سے خطاب میں راجولینا نے کہا تھا کہ انہیں اپنی جان کو لاحق خطرات کے باعث محفوظ مقام پر منتقل ہونا پڑا ہے، حزبِ اختلاف کے ایک رہنما، ایک فوجی ذریعے اور ایک غیر ملکی سفارت کار کے مطابق وہ اتوار کے روز ایک فرانسیسی فوجی طیارے کے ذریعے ملک سے فرار ہو گئے تھے۔ ان کی سیاسی تنہائی منگل کو مزید بڑھ گئی تھی، جب ان کی اپنی جماعت کے ارکان (جن کی پارلیمان میں اکثریت ہے) نے بھی ان کے مواخذے کے حق میں ووٹ دیا تھا۔ راجولینا نے پچھلے چند دنوں میں کئی بار خبردار کیا تھا کہ ایک فوجی بغاوت کی کوشش جاری ہے۔ ملک میں 25 ستمبر کو پانی اور بجلی کی قلت کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے، جو تیزی سے کرپشن، بدانتظامی اور بنیادی سہولیات کی کمی کے خلاف ایک بڑے عوامی احتجاج میں تبدیل ہو گئے تھے۔ یہ غصہ نیپال اور مراکش سمیت کئی ممالک میں نوجوانوں کے زیرِ قیادت احتجاجی تحریکوں سے مشابہت رکھتا تھا۔ منگل کو راجدھانی انتاناناریوو کے 13 مئی اسکوائر پر ہزاروں مظاہرین ناچتے، نعرے لگاتے، گاتے اور بینرز لہراتے نظر آئے، جن میں راجولینا کو 'فرانسیسی ایجنٹ' قرار دیا گیا، کیوں کہ ان کے پاس فرانسیسی شہریت بھی ہے۔ بہت سے مظاہرین ملیگاسی پرچم اور جاپانی اینیمی 'ون پیس' کے کھوپڑی اور ہڈیوں والے 'جن زی' احتجاجی نشان اٹھائے ہوئے تھے۔ اسی موقع پر رانڈریا نیریانا اسٹیج پر آئے اور پوچھا کہ کیا آپ فوجی اقتدار سنبھالنے کے لیے تیار ہیں؟ جس پر ہجوم نے خوشی کے نعرے لگائے۔

بگڑتی ہوئی معیشت

کیپسیٹ یونٹ نے ہفتے کے روز اعلان کیا تھا کہ وہ مظاہرین پر فائرنگ نہیں کرے گی، اور بعد میں فوج کی کمان سنبھال لی، اس کے بعد اس نے نیا فوجی سربراہ مقرر کیا، جس پر راجولینا نے اتوار کو 'غیر قانونی بغاوت' کی تنبیہ کی تھی۔ تب سے نیم فوجی جینڈرمیری اور پولیس بھی راجولینا سے علیحدہ ہو چکے ہیں۔ مڈغاسکر کی آبادی تقریباً 3 کروڑ ہے، جس میں سے تین چوتھائی غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں، ملک کی اوسط عمر 20 سال سے کم ہے۔ ورلڈ بینک کے مطابق 1960 میں آزادی سے لے کر 2020 تک مڈغاسکر کا فی کس جی ڈی پی 45 فیصد تک گر گیا ہے۔

جلاوطنی کے بعد یاسر عرفات کے بھتیجے مغربی کنارے واپس

حماس کے سیاسی مستقبل کا نیا نقشہ تیار، محمود عباس کی جماعت میں اصلاحی اقدامات کی ضرورت پر زور

رام اللہ، (ایجنسیاں): فلسطینی رہنما یاسر عرفات کے بھتیجے ناصر القدوہ چار سال بعد خود ساختہ جلاوطنی ختم کر کے مغربی کنارے واپس آ گئے ہیں۔ انہوں نے غزہ کے بعد امن کے قیام کیلئے ایک منصوبہ پیش کیا ہے، جس میں حماس کو سیاسی جماعت میں تبدیل کرنے اور فلسطینی حکومت کی اصلاحات پر زور دیا گیا ہے۔ ناصر القدوہ نے کہا کہ فلسطینی اتھارٹی میں بدعنوانی کے خاتمے اور صدر محمود عباس کی جماعت فتح میں گہرے اصلاحی اقدامات کی ضرورت ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ عوام کا اعتماد بحال کرنا پہلا اور سب سے اہم قدم ہے۔ فلسطینی رہنما نے کہا کہ ہم نے عوام کا اعتماد کھو دیا ہے اور جب تک اسے واپس نہیں لاتے، کوئی بھی منصوبہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔ ناصر القدوہ 2021 میں فتح سے نکالے جانے کے بعد مغربی کنارا چھوڑ گئے تھے۔ انہوں نے اس وقت اپنی آزاد انتخابی فہرست بنائی تھی، جس پر محمود عباس نے ناراضی ظاہر کرتے ہوئے الیکشن ہی منسوخ کر دیا تھا تاہم حال ہی میں صدر عباس نے انہیں عام معافی دے کر دوبارہ جماعت میں شامل کر لیا ہے۔ تجزیہ

کاروں کا کہنا ہے کہ خان یونس میں پیدا ہونے والے ناصر القدوہ کے عرب ممالک سے تعلقات اور حماس سے رابطے انہیں غزہ کی آئندہ حکومت میں اہم کردار دے سکتے ہیں۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی جانب سے حالیہ بیان کے بعد غزہ کی مستقبل کی حکومت پر عالمی توجہ بڑھ گئی ہے۔ ٹرمپ نے کہا ہے کہ جنگ کے خاتمے کے بعد غزہ میں ایک بین الاقوامی زیرِ نگرانی تکنیکی حکومت قائم کی جائے گی، جس کے تحت نئی فلسطینی پولیس تعینات ہوگی۔ القدوہ کے مطابق حماس کو اپنی انتظامی اور عسکری طاقت ایک نئے فلسطینی ادارے کے سپرد کرنی ہوگی تاہم انہیں سیاسی کردار کی اجازت دی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ حماس کے کارکنوں کو یقین دہانی کرائی جانی چاہیے کہ ان کے خلاف کارروائی نہیں ہوگی اور انہیں سیاسی زندگی میں حصہ لینے کا موقع دیا جائے گا۔ انہوں نے مزید تجویز دی کہ غزہ کیلئے ایک 'کونسل آف کمشنرز' بنائی جائے جو فلسطینیوں کے زیرِ انتظام ہو، البتہ بین الاقوامی نگرانی بھی قابلِ قبول ہے۔ ان کے مطابق غزہ کو فلسطینیوں کے ہاتھ میں رہنا چاہیے اور وہاں انتخابات کا انعقاد ضروری ہے۔

ناصر القدوہ نے کہا کہ فلسطینی اداروں میں کرپشن خطرناک حد تک بڑھ گئی ہے، جسے ختم کیے بغیر کوئی بھی نظام کامیاب نہیں ہوگا۔ فلسطینی تجزیہ کار ہانی المصری نے کہا کہ القدوہ کا کردار اہم ہوسکتا ہے لیکن فلسطینی دھڑوں کے درمیان اتفاق رائے کے بغیر کوئی شخص اکیلا کامیاب نہیں ہوسکتا۔

مبینہ طور پر اپوزیشن لیڈر کو نوبیل انعام دینے پر وینزویلا نے ناروے میں سفارت خانہ بند کر دیا

اوسلو، (ایجنسی): جنوبی امریکی ملک وینزویلا نے مبینہ طور پر اپنے ملک کی اپوزیشن لیڈر ماریا

کورینا مچادو کو نوبیل انعام دیے جانے پر یورپی ملک ناروے میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا۔ امن کا نوبیل انعام ناروے جبکہ باقی انعامات سویڈن کی حکومت دیتی ہے لیکن ناروے کی حکومت کا دعویٰ ہے کہ نوبیل انعام کمیٹی پر حکومت کا کوئی اختیار نہیں، کمیٹی آزادانہ فیصلے کرتی ہے۔ خبر کے مطابق وینزویلا کی حکومت نے اپوزیشن لیڈر ماریا کورینا مچادو کو 2025 کا نوبیل امن انعام ملنے کے چند دن بعد ناروے میں اپنا سفارتخانہ بند کر دیا۔ وینزویلا حکومت کے مطابق مذکورہ قدم ان کی خارجہ پالیسی کی 'دوبارہ تشکیل' کا حصہ ہے لیکن یہ اقدام مبینہ طور پر نوبیل انعام کی وجہ سے پیدا ہونیوالے تناؤ سے جڑا ہوا لگتا ہے۔ وینزویلا کا سفارتخانہ بند کیے جانے کو ناروے کی وزارت خارجہ نے 'افسوسناک' قرار دیا ہے۔

امن معاہدے کے تحت حماس نے مزید 4 یرغمالیوں کی لاشیں اسرائیل کے حوالے کر دیں

غزہ، (ایجنسیاں): فلسطینی مزاحمتی تنظیم حماس نے مزید 4 یرغمالیوں کی لاشیں اسرائیلی حکام کے حوالے کر دی ہیں۔ عرب میڈیا رپورٹس کے مطابق یرغمالیوں کی لاشیں ریڈ کراس کی نگرانی میں رات گئے اسرائیل کے حوالے کی گئیں۔ اس طرح غزہ امن معاہدے کے تحت جاری قیدیوں اور لاشوں کے تبادلے کے عمل میں ایک اور مرحلہ مکمل ہو گیا ہے۔ اس سے قبل بھی حماس نے معاہدے کے تحت 4 یرغمالیوں کی لاشیں اور 20 قیدیوں کو اسرائیلی حکام کے حوالے کیا تھا۔ معاہدے کا مقصد انسانی بنیادوں پر قیدیوں کی رہائی اور انسانی جانوں کے ضیاع میں کمی لانا ہے۔ دوسری

جانب امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے غزہ امن معاہدے کے دوسرے مرحلے کا بھی اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے تصدیق کی کہ حماس کی قید سے تمام 20 یرغمالی بخیریت واپس پہنچ چکے ہیں، تاہم یہ عمل ابھی مکمل نہیں ہوا اور مزید اقدامات باقی ہیں۔ اُدھر غزہ میں اسرائیلی بمباری سے تباہ شدہ عمارتوں کے ملبے سے فلسطینی شہریوں کی لاشیں نکالنے کا سلسلہ جاری ہے۔ مقامی طبی ذرائع کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں کے دوران مزید 44 شہدا کی لاشیں نکالی گئی ہیں۔

امریکہ کا چین سے تجارتی تعلقات ختم کرنے پر غور

صدر ٹرمپ کی دھمکی کے بعد عالمی منڈیوں میں شدید عدم استحکام پیدا ہونے کا خدشہ

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اعلان کیا ہے کہ ان کی حکومت چین کے ساتھ تجارتی تعلقات ختم کرنے پر غور کر رہی ہے۔ اس فیصلے کی ممکنہ وجہ چین کی جانب سے امریکی سویابین کی خریداری بند کرنا بتائی جا رہی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ٹرتھ سوشل پر جاری ایک بیان میں ٹرمپ نے کہا کہ چین نے جان بوجھ کر امریکی سویابین خریدنا بند کیا ہے، جو کہ

امریکی معیشت کے خلاف ایک دشمنانہ قدم ہے۔ ٹرمپ نے کہا کہ چین کے اس رویے سے امریکی کسان شدید مشکلات کا شکار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ ان کی حکومت اب چین کے ساتھ کوکنگ آئل سمیت کئی تجارتی معاہدوں پر نظرِ ثانی کر رہی ہے۔ امریکی صدر کا کہنا تھا کہ ہم آسانی سے اپنا کوکنگ آئل خود تیار کر سکتے ہیں، اس کے لیے ہمیں چین پر انحصار کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ ٹرمپ کے اس بیان کے بعد ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ اگر واشنگٹن نے واقعی چین سے تجارتی تعلقات ختم کر دیے تو عالمی منڈیوں میں شدید عدم استحکام پیدا ہو سکتا ہے، خصوصاً زراعت اور خوراک کے شعبے میں۔

جنگ بندی کے باوجود اسرائیل کی جانب سے غزہ میں امداد لانے پر پابندیاں عائد

ہمارے پاس مصر اور اردن میں غزہ کی پوری آبادی کیلئے 3 ماہ کی خوراک موجود ہے، جو منتقلی کی اجازت کی منتظر ہے: یو این آر ڈبلیو اے

غزہ، (ایجنسیاں): فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی (یو این آر ڈبلیو اے) نے کہا ہے کہ اسرائیل غزہ میں امداد داخل ہونے سے روک رہا ہے۔ 'الجزیرہ' کی رپورٹ کے مطابق فلسطینی پناہ گزینوں کیلئے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی 'انروا' نے بتایا کہ اسرائیل انسانی ہمدردی کی بنیاد پر لائی جانے والی امداد کو غزہ میں داخل ہونے سے روک رہا ہے، ایجنسی نے مطالبہ کیا کہ امداد پر عائد پابندی کو فوری طور پر ختم کیا جائے۔ انروا نے ایک بیان میں کہا کہ یو این آر ڈبلیو اے کی امداد، خوراک، صفائی کی کٹس، ادویات اور عارضی خیموں کیلئے ضروری سامان غزہ کے باہر گوداموں میں موجود ہے، جنہیں اسرائیلی ریاست نے اندر آنے سے روک رکھا ہے۔ ادارے نے کہا کہ ہمارے پاس مصر اور اردن میں غزہ کی پوری آبادی کے لیے 3 ماہ کی خوراک موجود ہے، جو منتقلی کی اجازت کی منتظر ہے۔ فلسطینی پناہ گزینوں کے لیے اقوامِ متحدہ کی ایجنسی نے کہا کہ مزید وقت ضائع نہیں کیا جا سکتا، ہمیں فوری اجازت کی ضرورت ہے تاکہ یو این آر ڈبلیو اے کی امدادی اشیا غزہ لانا شروع کی جائیں اور ہماری ٹیمیں انہیں ضرورت مندوں تک پہنچا سکیں، یو این آر ڈبلیو اے کی امداد پر پابندی فوری طور پر ختم کی جانی چاہیے۔

غزہ میں شہادتوں کی تعداد میں اضافہ

غزہ کی وزارتِ صحت نے بتایا کہ گزشتہ 24 گھنٹوں میں 44 لاشیں اور 29 زخمی افراد کو مختلف ہسپتالوں میں پہنچایا گیا ہے۔ وزارت نے بتایا کہ 38 شہید افراد کی لاشیں ملبے کے نیچے سے نکالی گئیں، وزارت صحت نے خدشہ ظاہر کیا کہ متعدد متاثرین اب بھی ملبے تلے دبے ہو سکتے ہیں جن تک ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں پہنچنے سے قاصر ہیں۔ 7 اکتوبر 2023 سے اب تک مجموعی طور پر 67 ہزار 913 افراد شہید جبکہ ایک لاکھ 70 ہزار 134 زخمی ہو چکے ہیں۔

ڈھاکہ میں کیمیکل و گارمنٹس فیکٹری میں خوفناک آگ، 16 افراد جھلس کر جاں بحق

دھماکے کے بعد پورا علاقہ آگ اور دھوئیں سے بھر گیا، اپنے پیاروں کی تلاش میں لوگ پریشان

ڈھاکہ، (ایجنسی): بنگلہ دیش کی راجدھانی ڈھاکہ میں ایک کیمیکل اور گارمنٹس فیکٹری میں لگنے والی خوفناک آگ سے کم از کم 16 افراد ہلاک ہو گئے۔ فائر سروس ڈپارٹمنٹ کے ڈائریکٹر تاج الاسلام چودھری کے مطابق آگ سب سے پہلے فیکٹری کے گودام میں لگی، جو بعد میں قریب واقع کثیر المنزلہ گارمنٹس عمارت تک پھیل گئی۔ تمام لاشیں گارمنٹس فیکٹری سے برآمد ہوئیں۔ عینی شاہدین کے مطابق دھماکے کی آواز سنائی دی جس کے بعد پورا علاقہ آگ اور دھوئیں سے بھر گیا۔ ایک عینی شاہد طاہمنہ شارمین نے بتایا کہ

لوگ خوفزدہ ہو گئے، کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ کیا کریں۔ متاثرین کے اہل خانہ فیکٹری کے باہر اپنے پیاروں کی تلاش میں پریشان دکھائی دیے 19 سالہ عبدالرحمٰن نے بتایا کہ اس کا بھائی روبن فیکٹری میں کام کرتا تھا اور اس کے ایک ساتھی نے بتایا کہ روبن اندر ہی رہ گیا۔ ریسکیو حکام کے مطابق مرنے والوں کو زیادہ تر زہریلے کیمیکل کے دھوئیں سے سانس رکنے کی وجہ سے موت ہوئی۔ فائر فائٹرز نے کئی گھنٹوں کی جدوجہد کے بعد آگ پر قابو پایا تاہم کیمیکل ویئرہاؤس میں ابھی داخل نہیں ہوا گیا۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش میں گزشتہ سال 26 ہزار سے زائد آتشزدگی کے واقعات رپورٹ ہوئے، جن میں زیادہ تر حفاظتی اصولوں کی خلاف ورزی کے باعث پیش آئے۔

رہائی کے بعد بچوں کو زندہ دیکھ کر سکتے میں آ گئے

مجھے بتایا گیا تھا کہ میرے بچے بمباری میں شہید ہو گئے: شادی ابوسیدو کی دردبھری داستان

غزہ، (ایجنسیاں): غزہ سے تعلق رکھنے والے فوٹو جرنلسٹ شادی ابوسیدو نے 20 ماہ طویل اسرائیلی قید و بند کی صعوبتیں جھیلنے کے بعد اپنے بچوں کو زندہ دیکھ کر سکتے میں آ گئے۔ عرب خبر رساں ادارے کے مطابق شادی ابوسیدو کے سکتے میں آنے کی وجہ یہ تھی کہ اسرائیلی جیل میں انھیں ایک نہایت بری خبر سنائی گئی تھی۔ انھیں بتایا گیا تھا کہ ان کے اہل خانہ بچوں سمیت اسرائیل کے حملے میں جاں بحق ہو چکے ہیں اور غزہ مکمل طور پر ختم ہو چکا ہے۔ یہ بات تواتر کیساتھ انھیں اس انداز میں بتائی گئی کہ انھیں بھی سو فیصد یقین ہو گیا تھا کہ اہل خانہ اب جنت مکیں ہو چکے ہیں تاہم غزہ امن منصوبے کے تحت اسرائیلی یرغمالیوں کے بدلے فلسطینی قیدیوں کی رہائی کے نتیجے میں شادی ابوسیدو کو رہائی ملی۔ جب وہ رہا ہونے کے بعد اپنے گھر پہنچے اور بچوں کو زندہ دیکھا تو ایک لمحے کیلئے گہری خاموشی میں ڈوب گئے۔ شادی ابوسیدو اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے اور بچوں سے

گلے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ انھوں نے جذباتی انداز میں کہا کہ میں دو سال بھوکا رہا۔ بھوک کی حالت میں ہی جیل گیا اور بھوکا ہی باہر آیا۔ وہ (اسرائیلی فوجی) کہتے تھے کہ ہم نے تمہارے بچے مار دیے، غزہ ختم ہو گیا۔ شادی ابوسیدو نے مزید کہا کہ جب میں رہائی کے بعد غزہ میں داخل ہوا تو لگا جیسے یہ قیامت کا منظر ہو۔ یہ وہ غزہ نہیں رہا جسے میں جانتا تھا، جسے میں چھوڑ کر جیل گیا تھا۔ شادی ابوسیدو نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اُن ہزاروں فلسطینی قیدیوں کی رہائی کیلئے آواز اٹھائیں جو اب بھی زندہ قبروں میں سسک رہے ہیں۔ یاد رہے کہ شادی ابوسیدو کو مارچ 2024 میں اس وقت گرفتار کیا گیا تھا جب اسرائیلی افواج نے الشفا اسپتال پر حملہ کیا۔

امریکہ کے 5 بڑے میڈیا ہاؤسز سمیت 30 اداروں کا پینٹاگون کی پابندیاں ماننے سے انکار

قومی سلامتی کے نام پر عائد کردہ نئے ضوابط آزادیٔ صحافت کے بنیادی اصولوں کے خلاف قرار، آزاد، شفاف اور ذمہ دار صحافت سے کسی صورت سمجھوتہ نہیں کرنے کا عہد

واشنگٹن، (ایجنسیاں): امریکی میڈیا نے پینٹاگون کی جانب سے قومی سلامتی کے نام پر عائد کردہ نئے ضوابط کو شدید تنقید کا نشانہ بناتے ہوئے انہیں آزادیٔ صحافت کے بنیادی اصولوں کے خلاف قرار دے دیا ہے۔ امریکہ کے پانچ بڑے نشریاتی اداروں اے بی سی، سی بی ایس، سی این این، این بی سی اور فاکس نیوز نے ایک مشترکہ بیان جاری کرتے ہوئے پینٹاگون کے نئے تقاضوں کو مسترد کر دیا ہے۔ یہ بیان سی این این کمیونیکیشنز کے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر شیئر کیا گیا جس میں مؤقف اپنایا گیا کہ نئے قواعد صحافیوں کی قومی سلامتی سے متعلق آزادانہ رپورٹنگ کی صلاحیت کو محدود کرتے ہیں جو عوام کے جاننے کے حق اور شفاف جمہوریت کے اصولوں کے منافی ہے۔ بیان میں مزید کہا گیا

ہے کہ ہم ان ضوابط کو تسلیم نہیں کرتے جو صحافیوں کو امریکہ اور دنیا کو قومی سلامتی سے جڑے اہم معاملات سے آگاہ رکھنے سے روکیں۔ نیویارک ٹائمز نے بھی پالیسی کے الفاظ پر اعتراض اٹھاتے ہوئے کہا کہ ہم پینٹاگون کی بات چیت کی کوششوں کو سراہتے ہیں، لیکن پالیسی میں اب بھی مسائل باقی ہیں اور ہمارا ماننا ہے کہ مزید تبدیلیاں ناگزیر ہیں۔ رائٹرز کے ترجمان کا کہنا ہے کہ اپنی قابلِ اعتماد، غیر جانب دار اور آزاد خبر رسانی کے عزم کے مطابق ہم اس پالیسی پر اپنے تمام ممکنہ آپشنز پر غور کر رہے ہیں۔

اے بی سی نیوز اور فاکس نیوز نے اس معاملے پر فوری طور پر کوئی ردعمل نہیں دیا۔ میڈیا اداروں کے مطابق نئی پالیسی کے تحت محکمہ دفاع کے اہلکاروں کو صحافیوں سے بغیر منظوری رابطہ کرنے پر ممکنہ مجرمانہ عمل سے جوڑا گیا ہے۔ جس سے محکمہ دفاع میں خوف و ہراس کی فضا پیدا ہو سکتی ہے۔ خبر رساں اداروں نے اس مؤقف کا اعادہ کیا کہ وہ آزاد، شفاف اور ذمہ دار صحافت کے اصولوں پر کسی صورت سمجھوتہ نہیں کریں گے اور امریکی فوج و دفاعی اداروں کی رپورٹنگ اسی آزادی کے تحت جاری رکھیں گے۔ ذرائع کے مطابق پینٹاگون کی جانب سے حالیہ ضوابط کا مقصد قومی سلامتی کے حساس معاملات پر معلومات کی اشاعت کو محدود کرنا ہے۔ تاہم میڈیا اداروں کا کہنا ہے کہ اس طرح کی پالیسی احتساب اور شفافیت کے عمل کو متاثر کر سکتی ہے اور عوام کی درست معلومات تک رسائی کا راستہ بند ہو سکتا ہے۔

واضح رہے کہ یہ نئی پابندیاں موجودہ امریکی وزیرِ دفاع پیٹ ہیگسیتھ کے دور میں عائد کی گئی ہیں، جو ماضی میں فاکس نیوز کے میزبان رہ چکے ہیں۔ مبصرین کے مطابق ان کے دور میں میڈیا رسائی پر کنٹرول میں اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، جو شفافیت اور آزادانہ رپورٹنگ کے عالمی اصولوں سے متصادم ہو سکتا ہے۔

پاکستان میں دہائیوں بعد سرد ترین سردی متوقع، ماہرین نے خطرے کی گھنٹی بجادی

خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور شمالی پنجاب میں درجہ حرارت معمول سے کئی ڈگری کم رہنے کا امکان

اسلام آباد، (ایجنسی) پاکستان اس سال دہائیوں کی شدید ترین موسمِ سرما کا سامنا کرے گا، جب کہ ماہرین نے لا نینا کے اثرات کے باعث غیر معمولی درجہ حرارت میں کمی کی پیش گوئی کی ہے۔ اقوام متحدہ اور انٹر سیکٹر کوآرڈینیشن گروپ (آئی ایس سی جی) کی تازہ رپورٹ کے مطابق، خیبر پختونخوا، گلگت بلتستان اور شمالی پنجاب میں درجہ حرارت معمول سے کئی ڈگری کم رہنے کا امکان ہے، جبکہ جنوبی علاقوں میں ہلکی یا معمول کی بارشیں متوقع ہیں۔ ماہرین کے مطابق لا نینا اس وقت بنتی ہے جب بحرالکاہل کے پانی کا درجہ حرارت معمول سے کم ہو جاتا ہے، جس کے نتیجے میں دنیا بھر میں غیر معمولی موسمی تبدیلیاں، بارشوں اور ٹھنڈ میں اضافہ ہوتا ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ سیلاب سے متاثرہ علاقوں میں پہلے ہی غذائی قلت، صحت کے مسائل اور رہائشی مشکلات موجود ہیں اور اب شدید سردی ان مسائل کو مزید بڑھا سکتی ہے۔ مزید بتایا گیا کہ فصلوں کی کٹائی میں تعطل، ڈینگی اور دیگر وبائی امراض میں اضافہ اور پہاڑی علاقوں میں گلیشیائی جھیلوں کے پھٹنے کا خطرہ اس سردی کے موسم کو مزید خطرناک بنا سکتا ہے۔ فوڈ اینڈ ایگریکلچر آرگنائزیشن کی رپورٹ کے مطابق، پنجاب میں 12 لاکھ ہیکٹر زرعی زمین سیلاب کے دوران زیرِ آب آ گئی، جس سے چاول، کپاس اور گنے کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ ربیع سیزن کی بوائی بھی متاثر ہوئی ہے، جس سے خوراک اور روزگار کا بحران گہرا ہو گیا ہے۔ صحت کے ماہرین نے خبردار کیا ہے کہ 229,000 سے زائد گھروں کی تباہی کے باعث لاکھوں افراد کھلے آسمان تلے سرد موسم میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، جس سے نزلہ، زکام، ٹائیفائیڈ، ہیضہ اور ڈینگی کے پھیلنے کا خطرہ بڑھ گیا ہے۔ امریکی نیشنل اوشینک اینڈ ایٹموسفیرک ایڈمنسٹریشن کے مطابق، لا نینا کی موجودہ لہر ستمبر 2025 میں شروع ہوئی اور اس کے فروری 2026 تک برقرار رہنے کا امکان ہے۔

چین میں فوجیوں کو 'انسانی کیلکولیٹر' بنانے کی تربیت شروع

ہائی ٹیک آلات کی خرابی یا تباہی کی صورت میں فوجیوں کو مہارت فراہم کر کے میدانِ جنگ میں فیصلے جاری رکھنے کے لائق بنانے کی کوشش

بیجنگ، (ایجنسیاں): چین نے اپنی فوج میں ایک منفرد تربیتی نظام متعارف کرایا ہے جس کے تحت فوجیوں کو ایسے "انسانی اباکس" میں تبدیل کیا جا رہا ہے جو جدید ٹیکنالوجی ناکام ہونے کی صورت میں روایتی انداز میں حساب کتاب کر سکیں۔ چینی میڈیا کے مطابق یہ پروگرام پیپلز لبریشن آرمی (پی ایل اے) کی اس حکمت عملی کا حصہ ہے جس کا مقصد ہائی ٹیک آلات کی خرابی یا تباہی کی صورت میں فوجیوں کو ذہنی کیلکولیشن کی مہارت فراہم کرنا ہے تاکہ وہ میدانِ جنگ میں فیصلے جاری رکھ سکیں۔

چین کے سرکاری نشریاتی ادارے سی سی ٹی وی نے ایک رپورٹ میں بتایا کہ ایک فوجی مشق کے دوران کیپٹن شو میڈو نے ریڈار سسٹم کی ناکامی کے باوجود چند سیکنڈز میں تین اہداف کی سمت، بلندی اور رفتار کا حساب لگا کر درست نشانہ حاصل کیا۔ یہ تربیت ابتدائی طور پر لاجسٹک سپورٹ اور فوجی سپلائی کے حساب کتاب کے لیے شروع کی گئی تھی، مگر 2019 کے بعد اسے جنگی تربیت میں بھی شامل کر لیا گیا۔ چینی فوج کے ترجمان پی ایل اے ڈیلی کے مطابق اباکس کیلکولیشن تکنیک نہ صرف توپ خانے اور انفنٹری یونٹس کو گولہ باری کے درست اوقات کے تعین میں مدد دیتی ہے بلکہ سپاہیوں کو دباؤ میں توجہ برقرار رکھنے کی تربیت بھی فراہم کرتی ہے۔ ایک فوجی افسر کے مطابق اگر جنگ میں ہائی ٹیک آلات ناکام ہو جائیں تو انسانی ذہن کی کیلکولیشن بہترین متبادل ثابت ہو سکتی ہے۔

سی سی ٹی وی نے بتایا کہ پی ایل اے کی اباکس ٹیم 1994 میں قائم کی گئی تھی جو آٹھ سال کی عمر سے بچوں کو تربیت دیتی ہے۔

کیپٹن شو میڈو نے 11 سال کی عمر میں پروگرام میں شمولیت اختیار کی اور بعد میں کئی قومی و بین الاقوامی مقابلے جیتنے کے بعد اب خود فوجی سپاہیوں کو یہ مہارت سکھا رہی ہیں۔

غزہ میں گزشتہ 24 گھنٹوں میں 25 فلسطینی شہید

غزہ (یو این آئی) فلسطینی وزارت صحت کے مطابق غزہ کی پٹی میں گزشتہ 24 گھنٹوں میں 25 فلسطینی شہید اور 35 زخمی ہوئے۔ عرب میڈیا کے مطابق فلسطینی وزارت صحت نے بتایا کہ اسپتالوں میں لائی گئیں 16 فلسطینیوں کی لاشیں ملبے سے ملی ہیں۔ وزارت صحت کے مطابق ایک فلسطینی زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہید ہوا۔ وزارت صحت کے مطابق اس طرح اسرائیلی حملوں میں 67 ہزار 938 فلسطینی شہید ہوئے۔ جبکہ 7 اکتوبر 2023 کے بعد سے ایک لاکھ 70 ہزار 169 فلسطینی زخمی ہو چکے۔ وزارت صحت کے مطابق گزشتہ 24 گھنٹوں میں اسرائیلی فوج نے 45 نامعلوم فلسطینیوں کی لاشیں حوالے کیں۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

روزنامہ صحافت

پی ایم کسان یوجنا کی حالت

کسانوں کو مالی امداد فراہم کرنے کے لیے شروع کی گئی پردھان منتری کسان سمان ندھی یوجنا کے تحت، ایک خاندان کا صرف ایک فرد ہی اس اسکیم سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ تاہم، مرکزی وزارت زراعت کی توثیق سے پتہ چلا کہ فائدہ اٹھانے والوں کی ایک بڑی تعداد شوہر اور بیوی دونوں ہیں۔ پردھان منتری کسان سمان ندھی مرکزی حکومت کی ایک مہتوا کانکشی اسکیم ہے۔ یہ روپے کی سالانہ تقسیم فراہم کرتا ہے۔ کسان خاندان کے ایک فرد کو تین قسطوں میں 2,000 روپے یہ رقم براہ راست بینیفٹ ٹرانسفر کے ذریعے براہ راست بینک اکاؤنٹ میں جمع کی جاتی ہے۔ آپریشنل رہنما خطوط ایک زمیندار کسان خاندان کو ایک ایسے خاندان کے طور پر بیان کرتے ہیں جو شوہر، بیوی اور نابالغ بچوں پر مشتمل ہوتا ہے جو متعلقہ ریاست یا یونین ٹیریٹری کے زمینی ریکارڈ میں قابل کاشت زمین کے مالک ہوتے ہیں۔ اس اسکیم سے خاندان کا صرف ایک فرد فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ تاہم، اطلاعات کے مطابق، وزارت نے مبینہ طور پر 1.76 لاکھ ایسے معاملات کی نشاندہی کی ہے جہاں نابالغ اور خاندان کے دیگر افراد پی ایم کسان فوائد حاصل کر رہے ہیں۔ وزارت نے 3.334 ملین مشکوک کیسز کی بھی نشاندہی کی ہے جہاں سابقہ زمینداروں کی تفصیلات غلط یا خالی پائی گئیں۔ پی ایم کسان اصولوں کے مطابق، یکم فروری 2019 کے بعد زمین منتقل کرنے والے رجسٹرڈ کسانوں کے لیے رجسٹریشن کے دوران سابق زمیندار کی تفصیلات فراہم کرنا لازمی ہے۔ سابقہ زمیندار اسکیم کے لیے اہل نہیں ہونا چاہیے۔ اس معیار کی بنیاد پر، پی ایم کسان فوائد حاصل کرنے والے سابق اور موجودہ دونوں زمینداروں کے 411,000 مشتبہ معاملات کی نشاندہی کی گئی ہے۔ پی ایم کسان اسکیم وراثت کے ذریعے میوٹیشن کی اجازت دیتی ہے، لیکن تحقیقات کے دوران 883,000 کیسز ایسے پائے گئے جہاں وراثت کے علاوہ میوٹیشن کی وجہ درج کی گئی۔ حکومت سماج کے مختلف طبقات کے لیے نئی اسکیمیں نافذ کرتی ہے۔ تاہم، شاذ و نادر ہی اس بات پر توجہ دی جاتی ہے کہ کیا فوائد اہل لوگوں تک پہنچ رہے ہیں یا نااہل لوگ ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اس سے نہ صرف سرکاری فنڈز کا غلط استعمال ہوتا ہے بلکہ وہ لوگ بھی محروم ہو جاتے ہیں جو اسکیم کے فوائد میں مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سی مہتوا کانکشی سرکاری اسکیمیں اپنے مقاصد حاصل کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ مانیٹرنگ سسٹم کا نہ ہونا اور متعلقہ حکام کی لاپرواہی اس کی بڑی وجوہات ہیں۔ سوال یہ ہے کہ ایسی اسکیموں میں مالی امداد دینے سے پہلے اہلیت کی تصدیق کرنے کی ضرورت کیوں محسوس نہیں کی جاتی؟ یہ پہلی بار نہیں ہوا ہے کہ کسی اہم اسکیم کے نفاذ میں اس طرح کی لاپرواہی سامنے آئی ہو۔ سچ تو یہ ہے کہ کئی فلاحی اسکیموں کے نفاذ میں لاپرواہی اور بدعنوانی کی وجہ سے اسکیموں کا فائدہ اہل افراد تک نہیں پہنچ پاتا ہے جبکہ نااہل لوگوں کی بڑی تعداد ان سے فائدہ اٹھاتی نظر آتی ہے۔ واضح طور پر، حکومت اور انتظامیہ کو اس بات کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے کہ اس طرح کی اسکیموں کی باقاعدگی سے نگرانی کی جائے تاکہ اہل افراد ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔

امیر خان متقی کا دورۂ ہند

محمد براہیم خلیل سبیلی

افغانستان کے وزیر خارجہ مولانا امیر خان متقی کا حالیہ دورہ ہند ایک سفارتی سفر کے ساتھ ساتھ مذہب، تاریخ، عقیدت اور سیاست کے امتزاج کا وہ حسین واقعہ ہے، جس نے برصغیر کی فضاء میں ایک عجیب سی روحانی تازگی پیدا کر دی ہے۔ چند برس پہلے تک دنیا کی بڑی طاقتیں جن طالبان کو دہشت گرد قرار دیتی تھیں آج انہیں طالبان کے نمائندے ہندوستان کی سرزمین پر باضابطہ سرکاری مہمان کے طور پر موجود ہیں۔ دیوبند جیسی علمی و روحانی مرکز میں علمائے کرام اور بزرگان دین سے ملاقات کر رہے ہیں اور دنیا خاموشی سے یہ مناظر دیکھ رہی ہے۔ یہ وہی طالبان ہیں جن کو کبھی عالمی سیاست تسلیم کرنے کیلئے تیار نہیں تھی، آج اس کے وزیر خارجہ نہ صرف عزت و احترام کے ساتھ داخل ہوئے ہیں بلکہ وہ از ہر ہند دارالعلوم دیوبند بھی جاتے ہیں۔ جب وہاں کی سرزمین پر قدم رنجہ فرماتے ہیں تو فضاء میں ایک سکون و وقار کی کیفیت ہوتی ہے، دیوبند کی گلیوں میں جس طرح طلباء اور عوام نے ان کا استقبال کیا وہ ایک تاریخی لمحہ تھا۔ متقی صاحب کا دیوبند آنا ایک رسمی ملاقات نہیں بلکہ ایک فکری نسبت کا اعادہ ہے۔ جب وہ حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم نعمانی مہتمم دارالعلوم دیوبند سے اجازت حدیث کے بعد بغل گیر ہو کر عقیدت واحترام سے ان کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہیں تو دیکھنے والوں کے لئے یہ منظر روحانی لمحہ بن گیا، وہاں موجود بہت سے لوگوں کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ گئے۔ یہ منظر سیاست سے اوپر اٹھ کر ایمان اور عقیدے کی دنیا کا آئینہ دار تھا؛ جس نے پوری دنیا کو یہ پیغام دیا کہ علم و ایمان کی بنیاد کبھی مٹتی نہیں وہ وقت کے طوفانوں کے باوجود ہمیشہ اپنی جڑوں سے وابستہ رہتی ہے۔

دیوبند کا یہ دورہ تاریخی بھی ہے اور علامتی بھی۔ کیونکہ طالبان کی مسلکی و مذہبی سلسلے کی جڑیں اسی دارالعلوم میں پیوست ہیں۔ امیر خان متقی خود اسی مکتب فکر کے پروردہ ہیں۔ جنہوں نے علم وعمل کے چراغ کو سرحدوں سے آگے آ کر روشن کیا۔ افغان علماء صدیوں سے دیوبند کو اپنا مرکز اور مرجع سمجھتے ہیں، اس عقیدے کی بنیاد صرف مذہبی و مسلکی یکسانیت نہیں بلکہ روحانی نسبت بھی ہے۔ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ جنہوں نے تحریک آزادی میں عظیم قربانیاں دیں خصوصاً تحریک ریشمی رومال چلائی۔ ان کے روحانی فرزند حضرت مولانا عبید اللہ سندھیؒ نے افغانستان میں رہ کر وہاں دین و اسلام کی شمع جلائے رکھی۔ انہیں کی قربانیوں نے کابل، قندھار اور جلال آباد وغیرہ میں دیوبندی فکر کو جلا بخشی۔ آج بھی افغان پٹھان شیخ الہند اور ان کے شاگردوں کو اپنا فکری رہنما مانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طالبان قیادت سیاست سے پرے ہو کر دیوبند کے اس عظیم ادارے کو روحانی مرکز کے طور پر بھی دیکھتی ہے۔ امیر خان متقی کا دیوبند جانا گویا ایک شاگرد کا اپنے استاد سے دوبارہ ملاقات کرنا ہے اور ایک فکری بیٹے کا اپنے روحانی باپ کے در پر حاضری دینا ہے۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ متقی اس دورے میں تاج محل کا مشاہدہ کرنا چاہتے تھے؛ لیکن بعض وجوہات کی بنا پر یہ دورہ منسوخ کر دیا گیا۔ تاج محل جسے مغل بادشاہ، شاہ جہاں نے اپنی ملکہ ممتاز محل کی یاد میں تعمیر کروایا تھا، تاریخ بتاتی ہے کہ مغل بادشاہوں کی جڑیں افغانستان سے جڑی ہیں۔ ظہیر الدین بابر جو مغلیہ سلطنت کا بانی تھا سمرقند اور فرغانہ سے آیا تھا۔ اس طرح اس کا تعلق افغانستان کے راستے ہندوستان سے قائم ہوا۔ متقی کی تاج محل دیکھنے کی خواہش اسی تاریخی نسبت کا استعارہ ہے۔ گویا وہ اپنے آباء واجداد کی تاریخی عمارت جو کہ آج بھی اپنے آب و تاب کے ساتھ کھڑی ہے دیکھنا چاہتے ہوں۔

ان کی اس خواہش میں بھی یہ علامت مخفی تھی کہ تاریخ کے ان ادوار میں افغانستان اور ہندوستان ایک دوسرے سے کتنے قریب رہے اور آج پرانے تعلقات پھر سے ایک نئی صورت میں بحال ہوتے دکھائی دے رہے ہیں۔

تاہم اس دورے کی معنویت صرف مذہبی یا تہذیبی نہیں بلکہ سیاسی بھی ہے۔ طالبان حکومت کو آج سب سے بڑی ضرورت بین الاقوامی برادری کی جانب سے تسلیم کیا جانا ہے۔ کیونکہ طالبان دنیا سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتے، انہیں اپنی بقاء اور سالمیت کے لئے دیگر بڑے ممالک سے تعلقات درکار ہیں۔ ہندوستان جو کہ ابھی طالبان حکومت کو تسلیم نہیں کیا ہے نے دو دہائیوں تک افغانستان میں اربوں ڈالر کے بڑے منصوبے چلائے، اب اس حقیقت کو مان چکا ہے کہ طالبان کو مکمل طور پر نظرانداز کرنا ممکن نہیں ہے۔ 2021 میں طالبان کی کابل میں واپسی کے بعد ہندوستان کو اپنے تمام منصوبے چھوڑنے پڑے تھے اور کابل میں اس کا سفارتی مشن بند ہو گیا تھا۔ طالبان کے اقتدار کے بعد ملک کیلئے بڑا چیلنج تھا کہ وہ کسی طرح افغانستان میں اپنی ساکھ کو برقرار رکھے۔ تاہم گزرتے وقت نے یہ ثابت کر دیا کہ افغانستان کے بغیر وسطی ایشیاء تک اس کی رسائی ممکن نہیں ہے؛ لہٰذا حکومت نے خاموش سفارت کے ذریعہ طالبان حکومت سے تعلقات کے دروازے دوبارہ کھولنے شروع کر دیئے۔ یہی پس منظر متقی کے دورے کو خاص اہمیت دیتا ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ملک کا گودی میڈیا جو خواتین کی تعلیم اور حقوق کے معاملے میں طالبان حکومت اور مذہبی شخصیات کے خلاف نفرت کا پیغام پھیلاتا رہتا ہے اس بار خاموش دکھائی دیا۔ کسی بڑی چینل نے طالبان سفیر کے اس دورے پر منفی مہم نہیں چلائی۔ شاید ہندوستان یہ سمجھ چکا ہے کہ اب طالبان ایک علاقائی حقیقت بن چکے ہیں جنہیں نظرانداز کرنا خود ملک کے مفاد کے خلاف ہوگا۔

افغانستان اور ہندوستان کے اس نئے تعلق کے خطے پر کئی اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ روس، چین، ایران، پاکستان اور وسطی ایشیائی ممالک اس خطے کے طاقتور ممالک ہیں۔ ہندوستان بھی یہاں اپنے اثر و رسوخ رکھنا چاہتا ہے تاکہ پاکستان کے کردار کو محدود رکھ سکے۔ طالبان حکومت کے ساتھ تعلقات کی بحالی اسی حکمت عملی کا ایک حصہ ہے۔ ہندوستان جانتا ہے کہ اگر وہ طالبان سے مکمل کنارہ کشی کرتا ہے تو افغانستان پر پاکستان کا اثر غیر معمولی حد تک بڑھ جائے گا؛ جس کے نتیجے میں ملک کے معاشی، سماجی اور سیاسی مفادات خطرے میں پڑ سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ افغان اور ہندوستان کے درمیان اعتماد کی فضاء قائم ہو رہی ہے جو کہ اس کے لئے ضروری ہے۔ اگر اس کا مثبت اثر پڑتا ہے تو وسطی ایشیاء تک ہندوستان کے تجارتی راستے کھل سکتے ہیں۔ ہندوستان ہمیشہ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایران کی چاہ بہادر بندرگاہ کے ذریعہ افغانستان پہنچے مگر طالبان آنے کے بعد یہ منصوبہ تعطل کا شکار ہو گیا تھا۔ اب اگر طالبان حکومت کے ساتھ بہتر تعلقات قائم ہو جاتے ہیں تو یہ اقتصادی راستے دوبارہ کھل سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ امیر خان متقی کا یہ دورہ اپنے ساتھ کئی پیغامات لے کر آیا ہے۔ ایک تو یہ کہ اب طالبان سفارت کاری اور بین الاقوامی سیاست کی زبان سمجھنے لگے ہیں۔ وہ اپنے ماضی کی سخت گیر امیج کو بدلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اب ان کے انداز میں نرمی اور تعلقات کی بحالی کی جھلک دکھائی دے رہی ہے۔ دوسرا پیغام یہ ہے کہ ہندوستان اور طالبان کے درمیان پوشیدہ ہم آہنگی پیدا ہو رہی ہے یا ہو چکی ہے جسے فی الحال دونوں ہی فریق کھل کر ظاہر نہیں کر رہے ہیں۔ تیسرا پیغام یہ ہے کہ ملک کے عوامی ردعمل میں اس دورے کے خلاف وہ شدت نظر نہیں آئی جو چند سال قبل دیکھی گئی تھی۔ نہ میڈیا نے کوئی زیادہ منفی پروپیگنڈہ کیا اور نہ ہی سیاسی پارٹیوں نے اس پر شور مچایا۔ شاید وقت کے دھارے نے سب کچھ بدل کر رکھ دیا ہے یا پھر یہ بھی ممکن ہے کہ اس وقت ملک کا حکمران طبقہ طالبان کے ساتھ عملی اشتراک کا خواہاں ہو اس لئے میڈیا اور دیگر سیاسی پارٹیوں کو خاموش رہنے کی ہدایت دی گئی ہو۔

طالبان کے نقطہ نظر سے بھی یہ دورہ غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ وہ یہ تاثر دینا چاہتے ہیں کہ وہ اب بین الاقوامی برادری کے ذمہ دار رکن ہیں۔ طالبان کے اقتدار سنبھالنے کے بعد عالمی سطح پر سب سے بڑا چیلنج یہی تھا کہ وہ اپنی شناخت کو شدت پسندی سے ہٹا کر منظم، مہذب اور حکمت پر مبنی اسلامی ریاست کے طور پر پیش کریں۔ طالبان اپنا نیا چہرہ دنیا کو دکھانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ وہ صرف جنگجو نہیں بلکہ ان کی شناخت کو ایک مہذب اور اسلامی ریاست کے طور پر ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ دنیا انہیں تنگ نظری یا تشدد کی علامت نہیں بلکہ ایک ایسی اسلامی تحریک کے طور پر دیکھیں جو علم، تمدن، اور تہذیبی وراثت کی پاسدار ہے۔ وہ دنیا کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ اسلامی نظام حکومت تنگ نظری یا ثقافتی امور کا نام نہیں بلکہ عدل، علم، برداشت اور تمدن کے توازن کا مظہر ہے۔ ایک ایسا افغانستان جو اپنے تاریخی ورثے سے جڑا ہوا ہے مگر مستقبل کے امکانات کے ساتھ آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ یہی وہ نیا چہرہ ہے جسکو طالبان عالمی برادری کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ان تمام خوش آئند باتوں کے باوجود اب بھی کئی سوالات باقی ہیں۔ کیا واقعی طالبان اپنی پالیسیوں میں اعتدال لا رہے ہیں؟ کیا ہندوستان ان پر اعتماد کر سکتا ہے؟ کیا یہ دورہ محض سفارتی نرمی کا اظہار ہے یا مستقبل میں کسی بڑے سمجھوتے کی بنیاد؟ کئی ایسے سوالات ہیں جن کو آنے والا وقت ہی واضح کرے گا۔

اگر ہم پڑوس ملک کی بات کریں تو پاکستان اور وہاں کی عوام اس دورہ سے ناخوش ہیں یہی وجہ ہے کہ پاک و افغان کے سرحد پر جاری کشیدگی میں اضافہ ہوا ہے۔ ماضی میں جب طالبان ہر اعتبار سے پریشان تھے تو سب سے زیادہ سفارتی اور سیاسی سہارا پاکستان نے دیا تھا۔ اس لئے پاکستان کی خواہش رہی ہے کہ افغانستان اس کے زیر اثر رہے، تاکہ اسے مغربی سرحد سے کوئی خطرہ نہ ہو اور وہ وسطی ایشیاء تک اپنے تجارتی تعلقات کو بڑھا سکے۔ مگر طالبان کے ہندوستان کے قریب آنے سے پاکستان کے خدشات بڑھ گئے ہیں اسلام آباد کے لئے یہ تعلق ایک چیلنج سے کم نہیں ہے۔ پاکستانی تجزیہ نگاروں کے مطابق ہندوستان طالبان حکومت سے تعلق بڑھا کر افغانستان میں اپنا اثر قائم کرتے ہوئے پاکستان کے تزویراتی دائرے کو محدود کرنا چاہتا ہے۔ اس کے علاوہ ہندوستان کی طالبان کے ساتھ قربت خطے میں نئی سفارتی صف بندی پیدا کر سکتی ہے، جس سے چین، ایران اور روس کی پالیسیوں پر بھی اثر پڑے گا۔

ان سب کے باوجود متقی کا یہ دورہ نئے دور کی شروعات ہے۔ اس نے یہ ثابت کر دیا کہ عالمی سیاست میں کوئی رشتہ مستقل دشمنی یا دوستی پر قائم نہیں رہتا، بلکہ مفادات کے بدلتے رخ ترجیحات کو نئے معنی دیدیتے ہیں۔ دیوبند اور طالبان کا یہ روحانی رشتہ اور افغان و ہند کا نیا سفارتی میل دراصل اس بات کا اعلان ہے کہ تاریخ اپنے بنیادوں کی طرف لوٹ رہی ہے۔ یہ دورہ اس بات کا مظہر بھی ہے کہ مذہب اور سیاست الگ الگ دنیائیں نہیں ہیں بلکہ ایک دوسرے کے ساتھ جڑی حقیقتیں ہیں۔ کبھی کبھی ایک بوسہ، ایک ملاقات اور ایک سفر صدیوں کے فاصلے کو مٹا دیتا ہے۔ کل جنہیں دہشت گرد کہا گیا تھا آج اسی دیار میں مہمان خاص بن کر عز و شرف سے نوازے جا رہے ہیں۔ آخر میں اتنا کہا جا سکتا ہے کہ دنیا بدل رہی ہے، نظریے متحرک ہو رہے ہیں اور شاید وہ وقت قریب ہے جب داڑھی، پگڑی اور جدید سماج دونوں کو یکساں احترام حاصل ہوگا۔ ●

ہند کی مسلم خواتین ہر محاذ پر صف اوّل پر

افق میں ستاروں کی طرح مسلم خواتین درخشاں ستارے کی مانند، ہر شعبہ جات میں خواتین اور مسلم خواتین پیش پیش، کھیلوں کے میدان سے لے کر پارلیمنٹ تک مسلم خواتین کی کامیابی کی داستان رقم

ہندوستان میں مسلم خواتین صفِ اوّل میں نظر آ رہی ہے اور افق پر مسلم دوشیزیں اس طرح چمک رہی ہے جس طرح ستارے بادلوں میں روشن ہے یہ درخشاں ستارے ہر میدان و شعبہ کھیل و سیاست میں بلند و بالا مقام حاصل کر رہی ہے مسلم خواتین اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ہر وہ منزل پر کامیابی سے فتح حاصل کر رہی ہے جو مشکل ترین سفر سے ہو کر گزرتی ہے نامساعد حالات کے باوجود جگی جھوپڑپٹیوں کی مسلم لڑکیاں و دوشیزئیں اپنی کامیابی کی تاریخ رقم کر رہی ہے ہندوستان میں جو مسلم خواتین ہر میدان میں صف اول پر ہے۔

ہندوستان کی رنگا رنگ جمہوریت کے تصویر میں، جہاں روایت اور جدیدیت کی آمیزش سے آوازوں کی ایک ہم آہنگی جنم لیتی ہے، مسلم خواتین خاموش انقلابیوں کی حیثیت سے ابھرتی دکھائی دیتی ہیں۔ وہ اپنے عزم راسخ کو وقار میں ڈھالتے ہوئے ان دقیانوسی تصورات کی مسلط کردہ شیشے کی چھتیں و دیواریں توڑ رہی ہیں۔ محکومی اور خاموشی کے فرسودہ بیانیوں کے سائے سے نکل کر یہ خواتین کلاس رومز، میدانوں، عدالتوں اور بورڈ رومز میں اپنی موجودگی درج کراتی ہیں، اور ان کی کہانیاں قومی گفتمان کے تانے بانے میں سنہری دھاگوں کی طرح پیوست ہوتی جا رہی ہیں۔ گزشتہ دو برسوں میں، بین الاقوامی باکسنگ کے گرد و غبار سے اٹے ہوئے رنگوں سے لے کر پارلیمان کے مقدس ایوانوں تک، انہوں نے نہ صرف ذاتی فتوحات حاصل کی ہیں بلکہ پالیسی مباحث اور میڈیا کی ہلچل کو بھی جنم دیا ہے جو اس سوال کو چیلنج کرتے ہیں کہ معاصر بھارت میں مسلم خاتون ہونے کا مفہوم دراصل کیا ہے۔ ان کے سفر، جو قربانی، مسرت اور سرکشی کی انسانی دھڑکن سے لبریز ہیں، ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ ترقی کوئی دور افتادہ خواب نہیں بلکہ روزانہ جرأت مندانہ عمل کا نام ہے۔

تعلیم کے میدان میں علم ایک سرکش دریا کی مانند بہتا ہے جو شکوک و شبہات کی خشکی کے خلاف اپنی روانی قائم رکھتا ہے۔ نجمہ اختر کو پدم شری سے نوازا گیا، جو ہندوستان کا ایک اعلیٰ شہری اعزاز ہے اور اُن کی تعلیم و سماجی شعبے میں خدمات کا اعتراف ہے۔ اگلے ہی برس نائمہ اختر کو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی وائس چانسلر مقرر کیا گیا، جو ایک بڑی تبدیلی کی علامت ہے، جیسا کہ وہ مسلم تعلیم کے لیے ہندوستان کے معروف اداروں میں سے ایک کی قیادت کرنے والی دوسری خاتون بن گئیں۔ مسلم برادری کی اصلاح کی جھلک اس حقیقت میں دیکھی جا سکتی ہے کہ گزشتہ چند برسوں میں اعلیٰ تعلیم میں مسلم خواتین کے داخلے کی شرح 50 فیصد بڑھ گئی ہے، جیسا کہ اے۔ آئی۔ ایس۔ ایچ۔ ای رپورٹ میں درج ہے۔ اس تعلیمی نشاۃِ ثانیہ کی گونج عمیق تاثیر کے ساتھ ادیبہ انعم کی کہانی میں سنائی دیتی ہے، جو ممبئی کے دھاراوی کی مصروف گلیوں میں ایک رکشہ ڈرائیور کی بیٹی ہے۔ 2024 میں، انعم نے تیسرے ہی کوشش میں سول سروسز کا امتحان پاس کیا اور مہاراشٹر کی پہلی مسلم خاتون انڈین ایڈمنسٹریٹو سروس آفیسر بن کر تاریخ رقم کی۔ گزشتہ برس روزنامہ دی ہندو کو دیے گئے ایک پُراثر انٹرویو میں انعم نے کہا تھا کہ تعلیم اُس کے لیے عیش و عشرت نہیں بلکہ نجات کا وسیلہ تھی۔ اس کے الفاظ اُس کچی مگر سچی کمزوری کو چھو جاتے ہیں جو اُس کی کامیابی کو ایک انسانی رنگ عطا کرتے ہیں۔ وہیں مہاراشٹر میں ڈسٹرکٹ کلیکٹریٹ پر تقرری نے انعم کو پالیسی کی توجہ کے مرکز میں پہنچا دیا ہے، جہاں وہ مدارس میں اصلاحات کی داعی ہیں۔ ایسی اصلاحات جو سائنسی و فنی علوم (ایس ٹی ای ایم) کو اسلامیات کے ساتھ جوڑتی ہیں۔ یہ اقدام 2024 کے کیرالا ماڈل کی یاد دلاتا ہے، جس کے نتیجے میں اصلاح شدہ اداروں میں طالبات کے داخلے کی شرح 20 فیصد بڑھ گئی تھی۔

اگر تعلیم ذہن کو ہتھیار بخشتی ہے اور کھیل روح میں آگ بھڑکاتے ہیں، تو یہاں مسلم خواتین جنگجوؤں کی سی شدت کے ساتھ رکاوٹوں کو پیچھے چھوڑتی ہوئی دوڑ رہی ہیں۔ نِکہت زرّین کی فنی مہارت نے تعصبات کو مؤثر طور پر شکست دے دی ہے۔ تلنگانہ کے نظام آباد سے تعلق رکھنے والی یہ نازک اندام باکسر نے 2023 میں آئی بی اے ویمنز ورلڈ باکسنگ چیمپئن شپ کا دوسرا متواتر طلائی تمغہ جیتا، جب اس نے ویتنام کی نگوین تھی تم کو 5-0 کے اتفاقی فیصلے سے مات دی، اور دہلی کا میدان تالیوں اور نعروں سے گونج اٹھا۔ باکسنگ چیمپئنوں کی خاندانی روایت کے باوجود جن میں اس کے والد بھی شامل ہیں جو ریاستی سطح کے سابق کھلاڑی رہے۔ زرّین نے صبر اور ہمت کے ساتھ اپنی کڑی مشقوں کو اُن قدامت پسند رشتہ داروں کی سرگوشیوں کے درمیان نبھایا جو عورت کے رنگ میں اترنے پر سوال اٹھاتے تھے۔ 2023 میں ہانگژو ایشیائی کھیلوں میں حاصل کردہ کانسہ کا تمغہ اُس کا پہلا بڑا عظمی اعزاز تھا، جس نے اُس کا نام تاریخ میں ثبت کر دیا۔ مگر 2024 اُس کے لیے اور بھی بڑی عظمت لے کر آیا مئی میں ایک اور عالمی خطاب، جس نیا سے 50 کلوگرام زمرے کی ہندوستان کی غیر متنازعہ ملکہ کے طور پر مستحکم کیا۔ اُس برس کی گرمیوں میں جب اُس نے پیرس اولمپکس میں قوم کی نمائندگی کی، اگرچہ وہ کوارٹر فائنل میں رُک گئی، مگر زرّین کا سفر لاکھوں دلوں کو مسحور کر گیا۔ اُس کا لڑائی سے پہلے کا معمول کھجور اور پانی سے روزہ افطار کرنا ایمان سے جڑی استقامت کی ایک وائرل علامت بن گئی۔ ای ایس پی این اور دی ٹائمز آف انڈیا جیسے میڈیا اداروں نے اس کی کہانی کا گہرائی سے تجزیہ کیا، جس سے اقلیتی کھلاڑیوں کے لیے کھیلوں کے بنیادی ڈھانچے پر بحث چھڑ گئی اور 2025 میں خواتین باکسنگ اکیڈمیوں کے لیے کھیلوں کے وزیر خارجہ نے اضافی فنڈز مختص کرنے کا فیصلہ کیا۔ زرّین کی انسانی پہلو عالمی کامیابی کے بعد کوچ روپیش بھائی کے ساتھ اُس کا آنسو بھرا گلے لگانا سرخیاں انسانی رنگ سے بھر دیتا ہے، اور دیکھنے والوں کو یاد دلاتا ہے کہ ہر مار (جھٹکے) کے پیچھے ایک بیٹی ہے جو ہر مشکل اور رکاوٹ کو چیلنج کر رہی ہے۔

اس کھیلوں کے جوش کی بازگشت سنائی دیتی ہے سری نگر کی چشتی جڑواں بہنوں، آنسہ اور آئرہ کی، جن کی وشو (ووشو) کی مہارتوں نے کشمیر کی برف سے ڈھکی وادیاں عالمی شہرت کے آغاز کے میدان میں بدل دی ہیں۔ مارچ 2024 میں، یہ 16 سالہ بہنیں ماسکو اسٹارز ووشو انٹرنیشنل چیمپئن شپ میں طوفان برپا کر گئیں، اور اپنی متعلقہ کیٹیگریز میں سونے کا تمغہ جیتا آنسہ نے 48 کلوگرام تاؤلو ایونٹ میں، اور آئرہ نے 52 کلوگرام میں۔ سری نگر کی معصیت زدہ گلیوں میں پرورش پانے والی، جہاں کھیل کے میدان اکثر احتجاج کے میدان بھی بن جاتے تھے، یہ جڑواں بہنیں اپنے معمولی گھر میں پتلے اور پرانے چٹائیوں پر تربیت حاصل کرتی رہیں، اور اُن کی ماں کی سرگوشی بھرے دعائیں ہی اُن کی واحد ناظرین تھیں۔ آئرہ کی کامیابیاں یہاں ختم نہیں ہوئیں 2023 کے انڈونیشیا جونیئر ورلڈ چیمپئن شپ میں حاصل کردہ کانسہ کے تمغے کے بعد، فروری 2025 میں اُتراکھنڈ میں ہونے والے 38 ویں نیشنل گیمز میں حاصل کی گئی چاندی نے انہیں دنیا کے مقابلوں میں تمغہ جیتنے والی جموں و کشمیر کی پہلی شخصیت بنا دیا۔ ان کی فتوحات نے کشمیری میڈیا میں لہر پیدا کر دیا، گریٹر کشمیر کے فیچرز سے لے کر آل انڈیا ریڈیو کے پروگرامز تک، اور متنازعہ علاقوں میں کھیلوں کے پروگراموں کے لیے پالیسی کی تحریکوں کو جنم دیا۔ ایک ایسے خطے میں جہاں لڑکیوں کی غیر نصابی سرگرمیوں میں شمولیت 10 فیصد سے بھی کم ہے، چشتی بہنوں کی کہانی جب وہ اپنی جڑواں چوٹیوں کو لہراتی ہوئی بے عیب تلوار کی مشقیں انجام دیتی ہیں۔ 2025 میں دیہی ووشو کیمپوں کے لیے ریاستی منصوبہ بندی کو متاثر کیا، جس میں مارشل آرٹس کو ذہنی صحت کی معاونت کے ساتھ جوڑا گیا۔

تجارت کے میدان میں یہ خواتین محض کاروباری نہیں؛ بلکہ معاشی آزادی کی معمار ہیں، جو ثقافتی گوشوں کو سلطنتوں میں بدل رہی ہیں۔ روحا شاداب کی لیڈ بائی فاؤنڈیشن، جو 2023 کی وبائی تباہ کاری کے دوران قائم کی گئی، نے 2025 تک 500 سے زائد مسلم خواتین کو قیادت کے عہدوں تک پہنچایا، وظیفے اور پچ ٹریننگ فراہم کی، جو اس کے ہارورڈ کے سفر کی یاد دلاتی ہے، جہاں اسے مکمل ٹیوشن کے ساتھ داخلہ ملا تھا۔ دہلی کی ایک طبیبہ، جو کبھی کچی آبادیوں میں زخموں کو سلتی تھیں، شاداب نے سماجی کاروبار کی راہ اختیار کی، اور ان کا پروگرام 2024 کے اسکول ایوارڈ برائے اختراع جیتنے میں کامیاب ہوا۔ ایمان رکاوٹ نہیں یہ میرا خاکہ ہے،' اس نے فوربز انڈیا کے ایک پروفائل میں مزاح کے ساتھ کہا، اور اس کی کہانی اقلیتی اسٹارٹ اپس کے لیے بغیر سود مائیکرو لونز پر پالیسی مباحث کو فروغ دے رہی ہے۔ اسی طرح، ممبئی کی بھیڑ بھاڑ والی مارکیٹوں میں عائشہ تبریز چنائے کی ایس۔ اے فوڈز نے 2023 سے پورے ملک کے باورچی خانوں میں ذائقہ بکھیر دیا، اور ماحولیاتی دوستانہ پیکجنگ کے ذریعے 5,000 گھروں تک آرٹسنل میرینیڈز پہنچائے۔ ماہی گیر والد کی بیٹی، چنائے نے اپنے منصوبے کی ابتدا نا پکن پر لکھے نسخے کارڈز کے ساتھ کی آج اس کے بار سٹا جار شہری گروسری کی دکانوں میں عام اشیاء بن چکے ہیں۔ 2024 میں بزنس اسٹینڈرڈ میں اس کا فیچر سرمایہ کاروں کی دلچسپی کو بھڑکا گیا، جس کے نتیجے میں وائبریٹ گجرات سمٹ میں خواتین کی قیادت والے ایک ایکسیلیریٹر فنڈ کا اعلان ہوا۔

یہ مختصر مناظر زرّین کے پسینے سے بھیگے دستانے، مشتاق کے سیاہی میں ڈوبے صفحات، اور اختر کے اصلاحاتی خاکیا یک ایسی ہم آہنگی میں ملتے ہیں جو انصاف کا تقاضا کرتی ہے۔ میڈیا، وائرل ریلز سے لے کر پرائم ٹائم اسپیشلز تک، نے ان کی مرئیت کو بڑھا دیا ہے، ذاتی سفر کو عوامی حساب کتاب میں بدل دیا ہے، اور پالیسی سازوں پر دباؤ ڈال رہا ہے کہ وہ عدم مساوات کا سامنا کریں 2024 کی سچر کمیٹی کی دوبارہ سفارشات برائے منصفانہ فنڈنگ اور قومی فیڈریشنز میں حجاب دوستانہ کھیلوں کے کٹس کے لیے تحریک مگر، تمام اعزازات کے پردے کے پیچھے انسانی درد چھپا ہے۔ راتوں کی شک و شبہات، خاندانی مذاکرات، اور عوامی جگہوں میں ملنے والی نظریں۔ جب بھارت اپنی 2047 کی صدی منانے کی جانب تیز رفتاری سے بڑھ رہا ہے، تو صفِ اوّل کی یہ خواتین ایک سچائی کو روشن کر رہی ہیں۔ دقیانوسی تصورات محض احکام سے نہیں ٹوٹتے، بلکہ جیتی جاگتی مہارت اور اعلیٰ کارکردگی کے بوجھ تلے ہی بکھرتے ہیں۔ اپنی سرکشی میں، یہ صرف چیلنج نہیں کرتیں بلکہ نئے معیارات قائم کرتی ہیں، اور ایک قوم کو دعوت دیتی ہیں کہ وہ اپنی بیٹیوں کی مکمل چمک دمک کا مشاہدہ کرے۔

□□□

دریائے فرات کی خشکی سے بیدار ہونے کی ضرورت

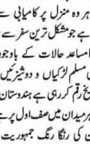

سید شاہ واصف حسن واعظی

گزشتہ سے پیوستہ

کیا یہ دنیا کے ضمیر کو بیدار کرے گا یا صرف وقتی سکون فراہم کرے گا؟ حقیقت یہ ہے کہ جب تک انسانیت کے اندر انصاف کی حرارت اور ایمانی غیرت زندہ نہیں ہوتی، کوئی معاہدہ پائیدار امن نہیں لا سکتا۔ دریائے فرات ہمیں یہی سبق دے رہا ہے کہ اگر انسان نے اپنی روحانی پیاس کو بجھایا نہیں، تو زمین کی پیاس کبھی نہیں بجھے گی۔

مسلم ممالک کے رویے پر نگاہ ڈالیے۔ دولت کے انبار، وسائل کی فراوانی، مگر ضمیر سوئے ہوئے۔ اگر کسی جگہ مظلوموں پر ظلم ہوتا ہے تو ہمیں صرف افسوس کے لفظ یاد آتے ہیں۔ کوئی اجتماعی آواز، کوئی عملی قدم، کوئی مستقل مزاحمت دکھائی نہیں دیتی۔ یہی وہ رویہ ہے جو اللہ کے عذاب کو دعوت دیتا ہے۔ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ 'جب تم دیکھو کہ ظلم عام ہو گیا ہے اور امیر خاموش ہیں، تو سمجھ لو کہ زمین اللہ کے حکم سے حرکت میں آنے والی ہے۔' دریائے فرات کا خشک ہونا گویا زمین کا احتجاج ہے۔ یہ ہمیں پکار رہا ہے کہ جاگو، سوچو، بدلو۔ یہ ندی صدیوں سے عراق، شام اور ترکی کے لاکھوں انسانوں کی حیات کا ذریعہ رہی ہے۔ مگر اب وہ ندی پیاسی ہے۔ اقوام متحدہ کی رپورٹوں میں بتایا گیا ہے کہ پانی کی غیر منصفانہ تقسیم، بندوں کی تعمیر اور سیاسی تنازعات کے سبب اس کا بہاؤ خطرناک حد تک کم ہو گیا ہے۔ جہاں کبھی لہریں ناچتی تھیں، اب ریت کے ٹیلے ہیں۔ یہ منظر صرف ماحولیاتی تبدیلی نہیں بلکہ انسانی بے حسی کا نتیجہ ہے۔

آج اگر ہم فرات کی خشک تہہ میں جھانکیں، تو ہمیں اپنی روح کی ویرانی نظر آئے گی۔ یہی وہ کیفیت ہے جو ہر اس قوم پر طاری ہوتی ہے جو ایمان، عدل اور احساسِ ذمہ داری کو بھول جاتی ہے۔ قرآن میں اللہ نے فرمایا کہ 'جب زمین اپنی خبریں بیان کرے گی تو انسان کہے گا، یہ کیا ہو رہا ہے؟' شاید وہ وقت قریب ہے۔

ہمیں یہ بھی سمجھنا چاہیے کہ قربِ قیامت کی یہ نشانی محض ایک فزیکل تبدیلی نہیں، بلکہ ایک اخلاقی پیغام ہے۔ دریا کے نیچے سے سونا نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا کی دولت سامنے آتی ہے، تو انسانوں کا امتحان شروع ہوتا ہے۔ جو قوم سونے کو خدا بنا لے، وہ اللہ کے غضب سے نہیں بچ سکتی۔ آج دنیا کے اکثر حکمران اسی سونے کی ہوس میں اپنے ایمان اور انسانیت کا سودا کر رہے ہیں۔ یہ وقت خود احتسابی کا ہے۔ ہمیں یہ سوچنا ہوگا کہ ہم نے زمین کے ساتھ، انسانیت کے ساتھ اور اپنے رب کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے۔ اگر ہم نے اپنے دلوں کو زندہ کر لیا، اپنی نیتوں کو درست کر لیا، اور عدل و رحم کے اصولوں کو اپنایا، تو شاید زمین پھر سے زرخیز ہو جائے۔ ورنہ یہی زمین، یہی ندی، ہمارے زوال کی گواہ بن جائے گی۔

دریائے فرات کی یہ خاموش لہریں ہمیں جھنجھوڑ رہی ہیں۔ یہ کہہ رہی ہیں کہ وقت تھوڑا ہے۔ اگر ہم نے جاگنے کا فیصلہ آج نہ کیا، تو کل شاید ہم خود تاریخ کا مردہ باب بن جائیں گے۔ امت کی بقاء اسی میں ہے کہ وہ اپنی غفلت سے بیدار ہو، ظلم کے خلاف آواز اٹھائے، اور انسانیت کے لیے کھڑی ہو۔ کیونکہ جب انسان بدلتا ہے تو زمین بھی سانس لینے لگتی ہے، اور جب زمین بیدار ہوتی ہے تو رحمت اترتی ہے۔ دریائے فرات اب بھی بہہ رہا ہے، مگر اس کی ہر بوند ایک صدا ہے۔ جاگو، سوچو، اور بدلو۔ اگر ہم نے اس صدا کو سن لیا، تو شاید ہم دوبارہ وہ بن جائیں جو کبھی عدل، محبت اور روشنی کے امین تھے۔ لیکن اگر ہم نے خاموشی برقرار رکھی، تو یہ ندی ہماری بے حسی کی گواہی بن کر رہ جائے گی۔

❁❁

سر سیّد نے جدید علوم کے حصول کی روح پھونک کر مسلم سماج میں انقلاب پیدا کیا: مولانا خلیل احمد ندوی نظامی

حیدرآباد: ہندوستان میں مسلم حکمرانی کا سورج غروب ہونے کے بعد سو سال سے زیادہ عرصہ تک مسلمان برطانوی طاقت کے خلاف لڑتے ہوئے اور طرح طرح کی مقابلہ آرائیوں سے کافی حد تک پریشانی کا شکار ہو گئے تھے۔ ان کا سیاسی تسلط ختم ہو چکا تھا' مناصب و مراتب چھن گئے، زمینداری کا خاتمہ ہو چکا تھا' فوج میں بھرتی پر پابندیاں لگا دی گئی تھیں۔ سرکاری ملازمتوں سے محروم کر دیا گیا تھا' ان کی تہذیب وتمدن' رسوم ورواج اور زبان ومذہب پر بھی خطرات منڈلا رہے تھے 1857 کے واقعات ایک نئی قیامتِ صغریٰ کا منظر پیش کر رہے تھے۔ یوں لگتا تھا کہ ملت کی کشتی حوادث کے تھپیڑوں کی تاب نہ لا کر زمانے کے سمندر میں ڈوب جائے گی۔ ایسے سخت ابتلاء وآزمائش کے وقت جس مردِ مجاہد' ہمدرد قوم' مفکر و مدبر کی حکمتِ عملی کام آئی وہ سر سید احمد خان'، بانی علیگڑھ مسلم یونیورسٹی تھے۔ مولانا خلیل احمد ندوی نظامی' سابق ماہر کتبات عربی وفارسی' محکمۂ آثار قدیمہ

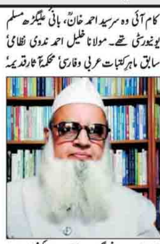

چیئرمین صمدانی گروپ آف ایجوکیشنل اینڈ ووکیشنل انسٹیٹیوٹس' کمپیوٹر ٹریننگ اینڈ لینگو یجس سنٹر NCPUL وفانوسِ آگہی (تاریخ اسلام وثقافتِ اسلامیہ سے نئی نسل کو واقف کرانے کیلئے کل ہند سطح پر انٹر اسکولس رکالجس مقابلہ جات) حیدرآباد نے صمدانی کالج میں بی اے ہسٹری کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا: سرسیدؒ نے انوکھی جدوجہد کے ذریعہ حالات میں سدھار لانے کی کوشش کی۔ دائیں ہاتھ میں فلسفہ ہو' بائیں ہاتھ میں سائنس ہو اور سر پر لا الہ الا اللہ کا تاج ہو۔ خیالات بلند اور ضمیر پاک ہو۔ اس طرح آپؒ نے مسلمانوں میں جدید علوم کا ذوق اُبھار کر اُن کی پستی وپسماندگی کو دُور کیا۔ بیداری کی لہر دوڑائی۔ اخلاقی شخصیت کی تعمیر کے ذریعہ سماجی حالات کی اصلاح کی۔ تہذیب وتمدن کے چراغ دوبارہ روشن کیے۔ علیگڑھ تحریک چلائی' جو ظلمت کی فضاؤں میں روشنی کا مینار ثابت ہوئی۔ انہوں نے اُردو زبان کی خدمت کا بیڑا اُٹھایا۔ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ذریعہ مسلمانوں میں علم کی شمع روشن کر کے سماج کے ہر طبقہ کو تعلیم سے بہرہ ور کرنے میں کلیدی رول ادا کیا۔

پاکستانی فوج کی گولہ باری سے ایک افغان صحافی ہلاک، دوسرا زخمی

نئی دہلی: (یو این آئی) افغان میڈیا رپورٹس کے مطابق پاکستانی سرحدی گولہ باری میں ایک ٹی وی صحافی مارا گیا ہے۔ افغان میڈیا نے بدھ کو اطلاع دی کہ پکتیا نیشنل ٹیلی ویژن نیٹ ورک کے کچھ صحافی سرحد پر پاکستانی حملوں کی رپورٹنگ کے لیے سرحدی علاقوں میں گئے تھے۔ وہ پاکستانی فورسز کے فضائی اور زمینی حملوں کی زد میں آ گئے۔ میڈیا رپورٹس کے مطابق حملوں میں صحافی عبدالغفور عابد ہلاک اور ان کا ساتھی اواب ارمان زخمی ہو گیا۔

مرمو، مودی اور شاہ نے ڈاکٹر کلام کو ان کے یوم پیدائش پر خراج عقیدت پیش کیا

نئی دہلی: (یو این آئی) صدر جمہوریہ دروپدی مرمو، وزیر اعظم نریندر مودی اور وزیرِ داخلہ امت شاہ نے سابق صدر جمہوریہ ڈاکٹر اے۔ پی۔ جے۔ عبدالکلام کے یوم پیدائش پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ صدرِ جمہوریہ کے سکریٹریٹ کے مطابق، محترمہ مرمو نے راشٹر پتی بھون میں ڈاکٹر عبدالکلام کی تصویر پر پھول پیش کر کے انہیں عقیدت پیش کی۔ وزیرِ اعظم نریندر مودی نے ڈاکٹر عبدالکلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ انہیں ایک دور اندیش رہنما کے طور پر یاد کیا جاتا ہے، جنہوں نے نوجوان نسل کے ذہنوں میں جوش و ولولہ پیدا کیا اور قوم کو بڑے خواب دیکھنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے کہا کہ ڈاکٹر کلام کی زندگی ہمیں یہ یاد دلاتی ہے کہ کامیابی کے لیے انکساری اور محنت لازم ہے۔ وزیر اعظم نے امید ظاہر کی کہ ہم ڈاکٹر کلام کے خوابوں کے مطابق ایک مضبوط، خود کفیل اور حساس ہندوستان کی تعمیر جاری رکھیں گے۔ وزیرِ داخلہ امت شاہ نے خراجِ عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا، "ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام جی کو ان کے یوم پیدائش پر سلام پیش کرتے ہیں۔ ایک عظیم سائنسی ذہانت کے حامل ڈاکٹر کلام نے اپنی غیر متزلزل حب الوطنی اور 'انڈیا فرسٹ' کے اصول کے ساتھ سائنس، دفاع اور تکنیکی اختراعات میں ہندوستان کو ناقابلِ یقین بلندیوں تک پہنچایا۔" قابلِ ذکر ہے کہ میزائل مین کے طور پر معروف ڈاکٹر کلام نے 25 جولائی 2002 سے 25 جولائی 2007 تک ہندوستان کے صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دیں۔ اس سے پہلے انہوں نے حکومت کے سائنسی مشیر کے طور پر بھی خدمات انجام دیں۔

پولیس افسران کی خودکشی پر ہریانہ حکومت کو جواب دینا چاہیے: سیلجا

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس کی جنرل سکریٹری شیلجا کماری نے پولیس افسران کی خودکشی کے واقعات پر ہریانہ حکومت کو کٹہرے میں کھڑا کرتے ہوئے کہا کہ ریاست میں انتظامی نظام درہم برہم ہو چکا ہے، اسی وجہ سے پولیس افسران خودکشیاں کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آئی پی ایس پورن کمار کے بعد اب اے ایس آئی سندیپ کی خودکشی اس بگڑے ہوئے نظام کی تازہ مثال ہے۔ محترمہ شیلجا نے بدھ کے روز نامہ نگاروں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ اے ایس آئی سندیپ کی خودکشی نہایت سنگین معاملہ ہے۔ کانگریس شروع سے کہتی آ رہی ہے کہ ہریانہ میں سب کچھ ٹھیک نہیں چل رہا۔ آئی پی ایس افسر کے بعد ایک اور پولیس افسر کی خودکشی کو معمولی واقعہ نہیں سمجھا جا سکتا۔ یہ انتہائی تشویشناک معاملہ ہے اور وزیر اعلیٰ نائب سنگھ سینی کی قیادت والی حکومت کو اس کا جواب دینا چاہیے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ان تمام واقعات کے وجوہات کی گہرائی سے جانچ

ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پولیس افسران کا اس طرح سے خودکشی کرنا ظاہر کرتا ہے کہ ہریانہ حکومت میں کچھ بھی ٹھیک نہیں چل رہا۔ ان واقعات سے صاف ظاہر ہے کہ سرکاری نظام پر اب افسران کا بھی اعتماد نہیں رہا۔ محترمہ شیلجا نے کہا کہ آئی پی ایس وائی پورن کمار کے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ سب کے سامنے آ چکا ہے، لیکن اس کے بعد ایک اور افسر کا خودکشی کرنا اس بات کی علامت ہے کہ پولیس افسران کا خود اپنے نظام پر اعتماد ختم ہو چکا ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ حکومت ان کی مدد کیوں نہیں کر پا رہی اور ایسے حالات کیوں پیدا ہو رہے ہیں کہ پولیس افسران خودکشی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ ہریانہ حکومت کی سب سے بڑی ناکامی ہے کہ اس کے اپنے افسران اس طرح خودکشی کرنے پر مجبور ہیں۔ اگر حکومت واقعی آزاد اور منصفانہ انصاف کی حامی ہے، تو اسے یہ پتہ لگانا چاہیے کہ آخر بار بار ایسے حالات کیوں بن رہے ہیں جن کی وجہ سے پولیس افسران خودکشی پر مجبور ہو رہے ہیں۔

اے پی جے عبدالکلام کے یومِ پیدائش پر وزیر اعلیٰ نتیش کمار کا خراج عقیدت

پٹنہ: (یو این آئی) بھارت رتن اور ملک کے سابق صدر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کے یوم پیدائش پر وزیر اعلیٰ نتیش کمار نے انہیں پر خلوص خراج عقیدت پیش کیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے سرکاری سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے ڈاکٹر کلام کی زندگی اور ان کے شاندار

کردار کو یاد کیا۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے پیغام میں لکھا ہے کہ "بھارت رتن اور ملک کے سب سے محبوب سابق صدر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام جی کے یوم پیدائش پر انہیں پر خلوص خراجِ عقیدت۔ ان کی زندگی، قوم کی تعمیر میں ان کا شاندار کردار اور نوجوانوں کو متاثر کرنے والی ان کی شخصیت ہمیں ہمیشہ تحریک دیتی رہے گی۔" وزیر اعلیٰ مسٹر نتیش کمار نے ڈاکٹر کلام کو ایک دور اندیش سائنس داں، عظیم ماہر تعلیم اور مثالی محب وطن قرار دیا، جن کی سوچ اور بصیرت آج بھی ملک کی ترقی میں رہنما کا کردار ادا کر رہی ہے۔ اپنے پیغام میں وزیر اعلیٰ نے یہ بھی کہا کہ آج کے نوجوانوں کو ڈاکٹر کلام کے افکار ونظریات سے سبق لینا چاہئے اور ایک خود کفیل، باصلاحیت اور حساس بھارت کی تعمیر میں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے۔

شیوراج نے 'مہیلا کسان دِوس' کی مبارکباد پیش کی

نئی دہلی: (یو این آئی) زراعت و کسانوں کی فلاح و بہبود کے مرکزی وزیر شیوراج سنگھ چوہان نے بدھ کے روز 'مہیلا کسان دِوس' کے موقع پر ملک کی تمام خاتون کاشتکاروں کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ آج کے دور میں کھیتی باڑی میں "ڈرون دیدی"، "کرشی سکھی" اور "پشو سکھی" جیسی ذمہ داریاں بہت اہم ہو گئی ہیں۔ مسٹر چوہان نے "ایکس" پر لکھا، "کہ مہیلا کسان دِوس کے موقع پر تمام کسان بہنوں کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات! ہندوستان گاؤں کے بغیر ادھورا ہے، گاؤں کھیتی کے بغیر اور کھیتی خواتین کے بغیر ممکن نہیں۔ ازل سے ہماری بہنیں زراعت میں سب سے اہم کردار ادا کرتی آئی ہیں۔" مرکزی وزیرِ زراعت

نے مزید لکھا کہ بدلتے وقت اور کھیتی کے جدید طریقوں میں خاتون کسانوں کا کردار انتہائی اہم ہو گیا ہے۔ اب "ڈرون دیدی" ہیں جو کھیتوں میں دواؤں کا چھڑکاؤ کرتی ہیں، "کرشی سکھی" ہیں جو کسانوں کو جدید زرعی تربیت دیتی ہیں، "بینک سکھی" ہیں جو بینکوں سے رابطہ قائم کرتی ہیں، اور "پشو سکھی" ہیں جو مویشی پروری اور دودھ کی پیداوار میں نمایاں کردار ادا کر رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کسانوں کی خام پیداوار کی پروسیسنگ کا کام بھی خواتین ہی کر رہی ہیں، اور یہ "کسان دیدیاں" "کسان پیداوار تنظیموں (ایف پی اوز) کے ذریعے ان مصنوعات کو عوام تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کر رہی ہیں۔ قابلِ ذکر ہے کہ ہر سال 15 اکتوبر کو "مہیلا کسان دِوس "یعنی خاتون کاشتکاروں کا دن منایا جاتا ہے۔

بی جے پی نے 12 امیدواروں کی دوسری فہرست جاری کی علی نگر سے میتھلی ٹھاکر اور بکسر سے آنند مشرا کو ٹکٹ ملا

پٹنہ: (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے بدھ کو اسمبلی انتخابات کے لیے اپنے 12 امیدواروں کی دوسری فہرست جاری کر دی ہے۔ بی جے پی کے قومی جنرل سکریٹری ارون سنگھ نے آج 12 امیدواروں کی دوسری فہرست جاری کی۔ فہرست کے مطابق لوک گلوکارہ میتھلی ٹھاکر کو علی نگر سے امیدوار بنایا گیا ہے۔ مس میتھلی ٹھاکر کل ہی بی جے پی میں شامل ہوئی تھیں۔ وہیں بکسر سے سابق آئی پی ایس افسر آنند مشرا کو امیدوار بنایا گیا ہے۔ مسٹر مشرا 19 اگست کو 'جن سوراج' چھوڑ کر بی جے پی میں شامل ہوئے تھے۔ فہرست کے مطابق حیا گھاٹ سے رام چندر پرساد کو ٹکٹ دیا گیا ہے۔ اسی طرح مظفر پور سے رنجن کمار، گوپال گنج سے سبھاش سنگھ، بنیاپور سے کیدار ناتھ سنگھ کو امیدوار بنایا گیا ہے۔ اسی طرح چھپرہ سے مسز چھوٹی کماری، سونپور سے ونئے کمار سنگھ، روسڑا (محفوظ) سے ویریندر کمار، باڑھ سے ڈاکٹر سیا رام سنگھ، اگیاں (محفوظ) سے مہیش پاسوان اور شاہ پور سے راکیش اوجھا کو بی جے پی نے اپنا امیدوار نامزد کیا ہے۔

جاپان، اڈیشہ نے اسمارٹ زراعت پر تبادلہ خیال کیا

بھونیشور: (یو این آئی) آٹھ رکنی جاپانی وفد نے اسمارٹ ایگریکلچر ٹیکنالوجی، آبپاشی، پانی کے انتظام اور گندے پانی کے علاج میں اوڈیشہ حکومت کے ساتھ ممکنہ تعاون پر تبادلہ خیال کیا ہے۔ وفد نے یہاں اڈیشہ ترقیاتی کمشنر اور ایڈیشنل چیف سکریٹری انو گرگ سے ملاقات کی۔ اس میٹنگ میں جاپان کی وزارت اقتصادیات، تجارت اور صنعت (ایم ای ٹی آئی) کے سینئر حکام نے شرکت کی۔ جاپان کے کاروباری اور صنعتی شعبوں کے دیگر نمائندوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ اگست 2024 کے بعد وفد کا اڈیشہ کا یہ دوسرا دورہ تھا۔

جھارکھنڈ میں منرل فاؤنڈیشن ٹرسٹ میں 1500 کروڑ کا گھپلہ ہوا: بی جے پی

نئی دہلی: (یو این آئی) بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) نے بدھ کے روز جھارکھنڈ کے متعدد اضلاع میں منرل فاؤنڈیشن ٹرسٹ میں 1500 کروڑ روپے کے گھپلے کا الزام عائد کیا ہے۔ بی جے پی کے ترجمان توہن سنہا نے پارٹی ہیڈکوارٹرز میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہا کہ جھارکھنڈ میں تقریباً 1500 کروڑ روپے کا معدنیات سے متعلق گھپلہ سامنے آیا ہے۔ مسٹر سنہا نے کہا کہ ہیمنت سورین کی حکومت نے ایک بار پھر قبائلی علاقوں کو بدحالی کی طرف لے جانے اور قبائلیوں کو لوٹنے کی کوشش کی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سلسلے میں 8 ستمبر کو سینئر بی جے پی رہنما بابولال مرانڈی نے سب سے پہلے اس گھپلے کا انکشاف کیا تھا، جس کے بعد جھارکھنڈ ہائی کورٹ نے اس معاملے پر توجہ دی۔ مسٹر سنہا نے کہا کہ اس میں 13 اکتوبر کو سماعت کے دوران ہائی کورٹ نے ریاستی حکومت کو اگلے چار ہفتے میں سماعت سے پہلے اپنا موقف پیش کرنے کی ہدایت دی ہے۔ مسٹر سنہا نے بوکارو کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ یہاں مختص 600 کروڑ روپے میں سے تقریباً 500 کروڑ کی بے قاعدگیاں سامنے آئیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ تو محض ایک نمونہ ہے، اصل کہانی تو تحقیقات کے بعد سامنے آئے گی اور کانگریس حمایت یافتہ ہیمنت سورین حکومت کی ایک اور بدعنوانی کا انکشاف ہوگا۔ مسٹر سنہا نے ہندوستانی معیشت کو 'ڈیڈ اکنامی' قرار دینے والے راہل گاندھی کے الزامات پر بھی نکتہ چینی کرتے ہوئے کہا کہ یہ بے بنیاد اور حقائق سے عاری ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستان میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری اور جی ایس ٹی کے تحت زبردست خریداری اس کا جواب ہے۔

چھتیس گڑھ میں 27 نکسلیوں کی خود سپردگی

سکما: (یو این آئی) چھتیس گڑھ کے سکما ضلع میں بدھ کو 27 سرگرم ماؤنوازوں نے سکیورٹی فورسز کے سامنے خود سپردگی کی۔ ان میں پیپلز لبریشن گوریلا آرمی بٹالین 01 کے دو کٹر نکسلائٹ شامل ہیں، جن پر بڑے انعام کا اعلان کیا گیا تھا۔ ذرائع کے مطابق خود سپردگی کرنے والے گروپ پر 50 لاکھ روپے کا انعام تھا۔ ان میں ایک ماؤنواز کیلئے 10 لاکھ روپے، تین دیگر پر 8 لاکھ، ایک پر 3 لاکھ روپے، دو دیگر پر 2-2 لاکھ روپے اور نو دیگر کے پر ایک ایک لاکھ روپے کا انعام تھا۔ ہتھیار ڈالنے والے 27 ماؤنوازوں میں 10 خواتین اور 17 مرد شامل ہیں۔ ان میں سٹی ونگ کمیٹی کا ایک ممبر، پارٹی کے 15 ممبران اور فرنٹ تنظیموں سے وابستہ 11 ممبران شامل ہیں۔ اس خود سپردگی کے پیچھے چھتیس گڑھ حکومت کی "سرنڈر بحالی کی پالیسی"، "نیاد نیلا نار یوجنا" اور اندرونی علاقوں میں سکیورٹی کیمپوں کا بڑھتا ہوا دبدبہ مانا جا رہا ہے۔ اس کامیابی میں ڈسٹرکٹ فورس، ڈسٹرکٹ سکیورٹی گارڈ، اسپیشل انٹیلی جنس برانچ، اسپیشل ٹاسک فورس، سینٹرل ریزرو پولیس فورس کی مختلف بٹالین اور کوبرا 203 بٹالین نے اہم کردار ادا کیا۔

گریٹ نکوبار کے کیمبل بے میں فوج نے تاریخی اگنی ویر بھرتی ریلی کا انعقاد کیا

نئی دہلی: (یو این آئی) ہندوستانی فوج نے ملک کے انتہائی جنوبی حصے گریٹ نکوبار کے کیمبل بے میں پہلی بار اگنی ویر بھرتی ریلی کا انعقاد کر کے اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ کوئی بھی امیدوار جغرافیائی فاصلے یا محلِ وقوع کی وجہ سے پیچھے نہ رہ جائے۔ منگل کے روز منعقد ہونے والی اس تاریخی بھرتی ریلی کو فوج نے قومی یکجہتی اور شمولیت کی علامت کے طور پر پیش کیا۔ یہ پروگرام علاقائی بھرتی دفتر، چنئی کے زیرِ اہتمام کامیابی کے ساتھ مکمل ہوا۔ یہ تاریخی اقدام ہندوستانی فوج کے اٹل عزم، پیشہ ورانہ ہم آہنگی اور نظم وضبط کا مظہر ہے۔

مشکل موسم اور دور دراز رابطے کے باوجود، ہوائی، سمندری اور زمینی راستوں پر مربوط کوششوں نے اس بھرتی ریلی کے ہموار انعقاد کو یقینی بنایا، جو حقیقی سہ فریقی ہم آہنگی اور سول ملٹری تعاون کا ثبوت ہے۔ آرمی، نیوی، ایئر فورس اور مقامی انتظامیہ کی مشترکہ کاوشوں نے ایونٹ کی کامیاب تکمیل کو یقینی بنایا۔ بھرتی ریلی میں مقامی نوجوانوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی، جن میں کئی نوجوان نکوبار ضلع کے دور دراز علاقوں سے آئے تھے۔ ان کا جوش و ولولہ اور عزم اس بات کا ثبوت تھا کہ جزائر کے باشندوں میں گہری حب الوطنی موجود ہے اور فوج کے آؤٹ ریچ پروگرام کامیابی سے ان تک پہنچ رہے ہیں۔ ریلی سے قبل فوج کی جانب سے رجسٹریشن مہم اور آگاہی سیشنز منعقد کیے گئے جنہوں نے امیدواروں کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی کی۔ یہ تاریخی بھرتی ریلی نہ صرف مسلح افواج اور مقامی برادریوں کے درمیان تعلقات کو مضبوط کرتی ہے بلکہ اعتماد، تعاون اور قومی فخر کے جذبے کو بھی فروغ دیتی ہے۔ کیمبل بے میں منعقدہ یہ تاریخی پروگرام اختیار وشمولیت کی علامت ہے، جو ہندوستانی فوج کے متحدہ اور شمولیاتی نظریے کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ اقدام دور دراز علاقوں کے نوجوانوں کو بھی قومی خدمت میں شامل ہونے کی ترغیب دینے کی سمت میں ایک اہم قدم ہے۔

اشوک گہلوت نے جیسلمیر بس حادثے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا

جے پور: (یو این آئی) راجستھان کے سابق وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے سینئر لیڈر اشوک گہلوت نے جیسلمیر ضلع میں بس حادثے کی تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ واضح رہے کہ جیسلمیر ضلع میں کل بس میں آگ لگنے سے 20 افراد کی موت ہو گئی تھی۔ مسٹر گہلوت نے مطالبہ کیا کہ ریاستی حکومت کو کمپنی سے بات کر کے اس کی تحقیقات کرانی چاہیے۔ بدھ کے روز اس واقعے کے بارے میں میڈیا کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر گہلوت نے کہا، "یہ ایک بہت بڑا حادثہ تھا جس میں 20 افراد کی موت ہوئی۔ مسٹر گہلوت نے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ یہ تحقیقات کا معاملہ ہے۔ بس میں آگ کیوں لگی اس کی تحقیقات کی جانی چاہئے۔ مسٹر گہلوت نے مرنے والے افراد پر گہرا دکھ ظاہر کیا اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی۔

گڈکری نے پڈوچیری میں 2000 کروڑ مالیت کے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا

نئی دہلی/ پڈوچیری: (یو این آئی) سڑک ٹرانسپورٹ اور شاہراہوں کے وزیر نتن گڈکری نے بدھ کے روز 2000 کروڑ روپے سے زیادہ کی لاگت کے تین قومی شاہراہ پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا۔ سرکاری ذرائع کے مطابق مسٹر گڈکری نے نیشنل ہائی وے 32 پر اندرا گاندھی اسکوائر اور راجیو گاندھی اسکوائر کے درمیان چار کلومیٹر کے ایلیویٹڈ کوریڈور کی تعمیر کے ساتھ ساتھ نیشنل ہائی وے A-332 پر 14 کلومیٹر ای سی آر روڈ کو بہتر بنانے اور 38 کلومیٹر نیشنل ہائی وے کے فور لین سیکشن پودیان کوپون ہائی وے کا سنگ بنیاد رکھا مرکزی وزیر نے ایک تقریب کے دوران ان پروجیکٹوں کا افتتاح اور سنگ بنیاد رکھا جس میں ریاستی گورنر کے کیلاسناتھن، وزیر اعلیٰ رنگا سوامی، مرکزی وزیر ایل مروگن سمیت کئی سینئر ریاستی وزراء، اراکین پارلیمنٹ، ایم ایل ایز اور اعلیٰ حکام نے

شرکت کی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ یہ پروجیکٹس سڑک کی حفاظت کو بڑھانے اور اندرا گاندھی اسکوائر سے راجیو گاندھی اسکوائر تک شہری علاقوں میں ٹریفک کی بھیڑ کو کم کرنے کے لیے ڈیزائن کیے گئے ہیں، جس سے سفر کا وقت 35 منٹ سے کم کر کے صرف 10 منٹ رہ گیا ہے۔ اس سے پڈوچیری کے شہری علاقوں میں بھیڑ اور ایندھن کی بچت میں بھی کمی آئے گی۔ گاڑیاں تیز رفتاری سے سفر کریں گی، اخراج اور آپریٹنگ لاگت کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ آلودگی پر بھی قابو پائیں گی۔ مرکزی وزیر کے ذریعہ افتتاح کی گئی سڑکیں مانا کولا ونایا گر مندر، نتراج مندر، نوا گرہ مندر، اور سری اروبندو آشرم کے مسافروں کے لیے بہتر رابطہ فراہم کریں گی۔ ویلو پورم سے کڈالور، چدمبرم اور ناگا پٹنم تک سفر کرنے والے موٹر سائیکل اب مصروف پڈوچیری شہر کو بائی پاس کر سکیں گے، جس سے سفر کا وقت تقریباً 50 منٹ کم ہو جائے گا۔

درگاپور اجتماعی عصمت دری کیس میں متاثرہ کا دوست پوچھ گچھ کے بعد گرفتار

درگاپور: (یو این آئی) مغربی بنگال میں درگاپور میڈیکل کالج اجتماعی عصمت دری معاملے میں متاثرہ کے دوست واصف علی کو پوچھ گچھ کے بعد گرفتار کر لیا گیا ہے۔ سرکاری ذرائع نے بدھ کو یہ اطلاع دی۔ 10 اکتوبر کی رات کو یہ واقعہ منظر عام پر آنے کے بعد سے وہ زیر تفتیش تھا۔ درگاپور- آسنسول پولیس کمشنر سنیل چودھری نے کہا کہ آئی کیو سٹی میڈیکل کالج کے قریب پارتنگ جنگل میں ملزمان کے ساتھ جرم کا منظر دوبارہ پیدا کرنے کے کچھ ہی گھنٹے کے بعد منگل کی رات میڈیکل کے طالب علم واصف کو گرفتار کیا گیا تھا، اس کے ساتھ ہی 11 اکتوبر سے اب تک چھ مشتبہ افراد کو گرفتار کیا جا چکا ہے۔ مسٹر چودھری نے کہا کہ واصف ہماری تفتیش کے دائرہ سے باہر نہیں ہے اور اس معاملے میں اس کے کپڑوں کی بھی جانچ کی جائے گی۔ تحقیقات کے دوران ملنے والے شواہد کی بنیاد پر ہم اس کے خلاف کارروائی کریں گے۔ ذرائع نے بتایا کہ واصف کو کل رات کرائم سین کو دوبارہ بنانے اور پولیس کی طرف سے پوچھ گچھ کے بعد گرفتار کیا گیا تھا۔ لازمی طبی معائنے کے بعد اسے آج عدالت میں پیش کیا جائے گا۔ آسنسول- درگاپور نارتھ کے ڈپٹی کمشنر آف پولیس ابھیشیک گپتا نے کرائم سین پر واردات کا منظر دوبارہ پیدا کرنے کے دوران انہوں نے متعلقہ ٹیم کی قیادت کی اور واصف علی، ایس کے نصیر الدین اور اسی کے ریاض الدین کو ساتھ لے کر اس مقام پر گئے، جہاں ایم بی بی ایس سال دوئم کی طالبہ کے ساتھ مبینہ طور پر اجتماعی عصمت دری کی گئی تھی۔ اس سے قبل پولیس نے بجرا گاؤں میں نصیر الدین اور ریاض الدین کے گھروں سے ان کے کپڑے ضبط کر لیے تھے۔ متاثرہ لڑکی نے جوڈیشل مجسٹریٹ کے سامنے بند کمرے میں بیان دیتے ہوئے قبول کیا تھا کہ 10 اکتوبر کی رات تقریباً 9 بجے جب وہ واصف کے ساتھ کیمپس سے باہر نکلی تھی، تو اس نے متاثرہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کی تھی، جس کے بعد واصف کو گرفتار کیا گیا۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ متاثرہ کا بیان اسپتال کے بند کمرے میں ریکارڈ کرنے کے لیے خصوصی انتظامات کیے گئے تھے جہاں وہ زیر علاج تھی۔ یہ بیان دو گھنٹے سے زائد جاری رہا۔ آسنسول- درگاپور پولیس کمشنر نے کہا کہ متاثرہ کے بیان اور دیگر تکنیکی ثبوتوں کی بنیاد پر، صرف ایک شخص نے اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی، اور جائے وقوعہ پر موجود دیگر چار لوگوں کے مخصوص کرداروں کی چھان بین کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پانچوں کے خلاف پہلے ہی اجتماعی عصمت دری کا مقدمہ درج کیا جا چکا ہے۔ متاثرہ کے والد نے واقعہ کی مرکزی تفتیشی بیورو (سی بی آئی) سے تحقیقات کا مطالبہ کیا اور ریاستی پولیس کی تحقیقات پر عدم اطمینان کا اظہار کیا۔ انہوں نے کہا، "میں وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے سی بی آئی تحقیقات کی درخواست کرتا ہوں اور ہمیں یقین ہے کہ اس سے مزید باتیں واضح طور پر سامنے آئیں گی۔ ہمیں ابھی تک ہماری بیٹی کے خلاف کیے گئے جرم سے متعلق تحقیقاتی رپورٹ موصول نہیں ہوئی ہے۔ پولیس کمشنر نے کہا کہ پولیس ہمیشہ متاثرہ کے والدین کے ساتھ ہے اور اگر وہ درخواست کریں گے تو انہیں 24 گھنٹے سکیورٹی فراہم کرے گی۔ ہم اس جرم میں مشتبہ افراد کے مخصوص کردار کی تفتیش کر رہے ہیں۔

لیہہ میں کانگریس کونسلر سمیت 7 افراد رہا

سری نگر: (یو این آئی) لداخ انتظامیہ نے کانگریس کے کونسلر اسٹینزن تسپنگ سمیت 7 افراد کو رہا کر دیا ہے جن کو 24 ستمبر کو لیہہ میں ہونے والے پرتشدد احتجاج کے بعد حراست میں لیا گیا تھا۔ لیہہ بار ایسوسی ایشن کے صدر محمد شفیع لاسو کے مطابق منگل کے روز لیہہ میں پر تشدد احتجاج کے سلسلے میں گرفتار تمام 7 افراد کو ضمانت دے دی گئی جن میں کانگریس کونسلر اسٹینزن تسپنگ، لیہہ ایپکس باڈی (ایل اے بی) کی خاتون صدر، انجمن معین الاسلام کے یوتھ صدر اور لداخ بدھسٹ ایسوسی ایشن (ایل بی اے) کے ارکان شامل ہیں۔ تسپنگ کی گرفتاری اس وقت متنازع بن گئی تھی جب تشدد کے بعد سوشل میڈیا پر ایک نقاب پوش شخص کی لاٹھی اٹھائے تصویر وائرل ہوئی تھی۔ بی جے پی نے دعویٰ کیا تھا کہ تصویر میں نظر آنے والا شخص تسپنگ ہے تاہم کانگریس لیڈر نے اس الزام کی سخت تردید کی تھی۔ کرگل ڈیموکریٹک الائنس کے لیڈر سجاد کرگلی نے کہا کہ لیہہ خود مختار پہاڑی ترقیاتی کونسل کے کونسلر اسٹینزن تسپنگ جنہیں حالیہ لیہہ تشدد میں 'جھوٹے مقدمے میں پھنسایا گیا تھا، کو ضمانت مل گئی ہے۔ انہوں نے کہا:" اس سے بعض میڈیا اداروں اور سیاسی لیڈروں کی بے بنیاد پروپگنڈا مہم بے نقاب ہو گئی، اب یہ واضح ہے کہ یہ گرفتاریاں لداخ کی پرامن جمہوری تحریک کو بدنام کرنے کی ایک کوشش کا حصہ تھیں۔ ان کا کہنا تھا: ہم سونم وانگچک اور چھٹی شیڈول اور ریاستی درجے کے مطالبے کے لئے سرگرم کارکنوں سمیت زیر حراست تمام لیڈروں کی رہائی کا مطالبہ کرتے ہیں"۔ لاسو نے بتایا:" اب تک تقریباً 70 گرفتار افراد میں سے 50 سے زیادہ کو ضمانت دی جا چکی ہے۔ دریں اثنا ایل اے بی اور کے ڈی اے جو لداخ کے ریاستی درجے اور چھٹے شیڈول میں شمولیت کے مطالبے کی قیادت کر رہے ہیں، نے لداخ بھر میں دو گھنٹے کے پرامن خاموش مارچ اور شام کے وقت بلیک آؤٹ کے اعلان کا فیصلہ کیا ہے تاہم اس پروگرام کی تاریخ ابھی طے نہیں ہوئی ہے۔ یہ نیا احتجاجی اعلان اس وقت سامنے آیا جب مرکز اور لداخ کے لیڈروں کے درمیان طویل عرصے سے زیر التوا مطالبات پر مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔ ان تنظیموں نے 24 ستمبر کے واقعے کی عدالتی تحقیقات کا بھی مطالبہ کیا ہے۔

ویشنو نے ریل سازوسامان سے متعلق 16 ویں بین الاقوامی نمائش کا افتتاح کیا

نئی دہلی: (یو این آئی) ریلوے کے وزیر، اشونی ویشنو نے بدھ کے روز یہاں بھارت منڈپم میں ریل ساز و سامان سے متعلق 16 ویں بین الاقوامی نمائش کا افتتاح کیا۔ تین دن تک جاری رہنے والی یہ نمائش ایشیا کی سب سے بڑی اور دنیا کی دوسری سب سے بڑی ریل نمائش ہے۔ اس میں دنیا کے 15 سے زائد ممالک کی 400 سے زیادہ کمپنیاں اپنی جدید مصنوعات کی نمائش کر رہی ہیں۔ اس موقع پر جدید ریل اور میٹرو مصنوعات، اختراعات اور پائیدار حل پیش کیے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر مسٹر ویشنو نے کہا کہ گزشتہ 11 برسوں میں وزیرِ اعظم نریندر مودی نے ریلوے کی جدید کاری پر خاص توجہ دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مسافروں کو جدید سہولیات فراہم کرنے کے لیے ریلوے ہر سال تقریباً 2 لاکھ 56 ہزار کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کر رہا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پچھلے 11 برسوں میں تقریباً 35 ہزار کلومیٹر نئے ریل ٹریک بنائے گئے ہیں اور 46 ہزار کلومیٹر ٹریک کی برقی کاری کی گئی ہے۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ ریلوے ایک بڑے برآمدی مرکز کے طور پر بھی ابھر رہی ہے اور حال ہی میں ہندوستان میں تیار کردہ انجن افریقہ کو برآمد کیا گیا ہے۔ یہ نمائش کنفیڈریشن آف انڈین انڈسٹری (سی آئی آئی) کے زیرِ اہتمام ریلوے کی شراکت سے منعقد کی جا رہی ہے، جس میں ہندوستان، آسٹریلیا، چیک جمہوریہ، چین، فرانس، جرمنی، اٹلی، جاپان، نیدرلینڈ، روس، سوئٹزرلینڈ، اسپین، برطانیہ اور امریکہ کی 400 سے زیادہ کمپنیاں اپنی ریل سے متعلق مصنوعات کی نمائش کر رہی ہیں۔ اس موقع پر کنفیڈریشن کے ڈائریکٹر جنرل چندر جیت بنرجی نے کہا کہ یہ نمائش ہندوستان کی ریل ٹیکنالوجی اور مینوفیکچرنگ صلاحیتوں کو اجاگر کر رہی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ اجلاس شراکت داری کے نئے مواقع پیدا کرے گا اور ہندوستان کو عالمی سرمایہ کاروں سے جوڑنے میں مددگار ثابت ہوگا۔ ریلوے کی وزارت اس نمائش میں "امرت بھارت" اور "تجس کو چز" "وندے بھارت ریل گاڑی" "کولکاتہ میٹرو" اور "نمو بھارت ریل گاڑی" کے ماڈلز بھی پیش کر رہی ہے۔

وسئی ویرار سٹی میونسپل کے سابق کمشنر کی گرفتاری غیر قانونی

169 کروڑ روپے کے رشوت معاملے میں بامبے ہائی کورٹ کا فیصلہ، عدالت نے سابق افسر انیل پوار کی رہائی کا حکم دیا

ممبئی: بامبے ہائی کورٹ نے وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن (وی وی سی ایم سی) کے سابق کمشنر انل پوار کو رہا کرنے کا حکم دیا ہے، جن پر جولائی 2025 تک شہری سربراہ کی حیثیت سے خدمات انجام دیتے ہوئے غیر قانونی تعمیرات کی منظوری کے لیے 169 کروڑ روپے کی رشوت لینے کا الزام ہے۔

ایک رپورٹ کے مطابق، ہائی کورٹ نے انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کے ذریعہ پوار کی گرفتاری کو ہی 'غیر قانونی' قرار دیا۔ ای ڈی نے اس سال جولائی میں آئی اے ایس افسر کو گرفتار کیا تھا، یہ الزام لگاتے ہوئے کہ پوار نے وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن کمشنر کے طور پر اپنی تعیناتی کے دوران تین سالوں میں 169 کروڑ روپے کی رشوت لی تھی۔ وہ جنوری 2022 سے جولائی 2025 تک وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن کمشنر کے عہدے پر فائز رہے۔

تحقیقاتی ایجنسی نے بدھ کو ممبئی کی ایک عدالت میں داخل کی گئی چارج شیٹ میں کہا کہ وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن کمشنر کے سابق کمشنر نے عمارت کے منصوبوں کو منظوری دینے اور وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن کمشنر حدود میں غیر قانونی تعمیرات کی اجازت دینے کے لیے رشوت اور کمیشن میں کم از کم 169 کروڑ روپے کمائے۔

ای ڈی نے خصوصی پی ایم ایل اے کورٹ کے جج آر بی روٹے کے سامنے اپنی چارج شیٹ میں 18 افراد اور کمپنیوں کا نام لیا ہے۔ پوار کے علاوہ ایجنسی نے منی لانڈرنگ کی تحقیقات میں وسئی ویرار سٹی میونسپل کارپوریشن کمشنر ٹاؤن پلانر وائی شیوا ریڈی اور دو بلڈر سیتارام اور ارون گپتا کو گرفتار کیا ہے۔

گوریگاؤں کی رہائشی عمارت اور کرافورڈ مارکیٹ میں آتشزدگی

ممبئی: ممبئی کے گوریگاؤں علاقے میں بدھ کی صبح ایک رہائشی عمارت میں آگ لگنے کے بعد ایک خاندان کے دو افراد دم گھٹنے کی وجہ سے اسپتال میں داخل ہوئے، جب کہ ایک اور واقعے میں، جنوبی ممبئی کے کرافورڈ مارکیٹ میں معمولی آگ بھڑک اٹھی۔ ممبئی فائر بریگیڈ (ایم ایف بی) کے گوریگاؤں فائر سائیٹ کے اہلکاروں نے بتایا کہ آگ صبح تقریباً 4 بجے گراؤنڈ پلس سیون منزلہ رہائشی عمارت کی دوسری منزل پر واقع ایک فلیٹ کے بیڈروم کے اندر لگی۔

ابتدائی تحقیقات کے مطابق آگ بجلی کی تنصیب کے اندر سے شروع ہوئی اور ایئر کنڈیشنگ ڈکٹ سے پھیل گئی۔ گھریلو آتش گیر اشیاء جیسے لکڑی کا فرنیچر، بستر اور کتابوں کی موجودگی نے آگ کو مزید بھڑکا دیا، ایک اہلکار نے بتایا کہ آگ صبح 4;15 بجے کے قریب بجھائی گئی۔ بتایا جاتا ہے کہ اپارٹمنٹ میں رہنے والے خاندان کے دو افراد، جس نے سوتے ہوئے دھواں سانس لیا، دم گھٹنے سے بے ہوش ہوگیا۔ اس کے فوراً بعد، انہیں پڑوسیوں نے بچایا اور ممبئی کے کوکیلا بین اسپتال لے جایا گیا، جہاں ان کی حالت بہتر بتائی گئی ہے۔

ایک دوسرے معاملے میں کرافورڈ مارکیٹ میں ایک دکان میں آگ لگنے کی اطلاع ملی جہاں دکان کا سامان جل کر راکھ میں تبدیل ہوگیا۔

ممبئی میں بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرائے جائیں

ایم وی اے لیڈران کا چھ مطالبات پر مشتمل میمورنڈم الیکشن کمیشن کو پیش، ووٹر لسٹ سے جن ناموں کو نکالا گیا اور جن ناموں کو شامل کیا گیا ان کی تازہ ترین فہرست جاری کرنے کا مطالبہ

ممبئی: مہاراشٹر میں اپوزیشن جماعتوں کے نمائندوں نے انتخابی عمل میں مبینہ طور پر بے ضابطگیوں کا مسئلہ اٹھاتے ہوئے منگل کو چیف الیکٹورل آفیسر ایس چوکلنگم سے ملاقات کی۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ ووٹر لسٹ میں موجود تضادات کو دور کیا جائے اور انتخابات شفاف طریقے سے کرائے جائیں۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا کہ ممبئی میں انتخابات بیلٹ پیپر کے ذریعے کرائے جائیں۔ مزید برآں، اپوزیشن نے آئندہ بلدیاتی انتخابات میں ووٹر تصدیق شدہ پیپر آڈٹ ٹریل (وی وی پی اے ٹی) کے استعمال کو بند کرنے پر سوال اٹھایا۔ طویل بحث کے بعد اپوزیشن نے الیکشن کمیشن کے اہلکار کو یادداشت پیش کی۔ عہدیدار نے ان کے تمام سوالات کے حل کے لیے ایک میٹنگ طلب کی ہے۔

میٹنگ کے بعد وفد میں شامل شرد پوار کی پارٹی کے رہنما جینت پاٹل نے کہا کہ ہم مطالبہ کرتے ہیں کہ ریاستی الیکشن کمیشن اور ریاستی چیف الیکٹورل آفیسر دونوں ہم سے ملاقات کریں اور ہمارے تحفظات کو دور کریں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ووٹر لسٹ میں کئی نام ڈپلیکیٹ ہیں۔ ایک کیس میں ایک گھر میں 170 ووٹرز رجسٹرڈ تھے۔

یہ بے ضابطگیوں کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ ادھو سینا کے ترجمان ایم پی سنجے راوت نے کہا کہ الیکشن کمیشن کے ساتھ ان کی بات چیت نامکمل ہے۔ اب یہ بات چیت ابھی جاری رہے گی کیونکہ الیکشن کمیشن کو کچھ اور وقت درکار ہے۔ راؤت نے کہا کہ حکمراں بی جے پی کو میٹنگ کا حصہ بننا چاہیے تھا، کیونکہ یہ ضروری ہے کہ الیکشن کمیشن آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کرائے۔

وفد میں این سی پی (ایس پی) کے صدر شرد پوار، شیوسینا (یو بی ٹی) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے، اور مہاراشٹر نو نرمان سینا (ایم این ایس) کے رہنما راج ٹھاکرے کے ساتھ جینت پاٹل، بالا صاحب تھورات، انیل دیسائی، انیل پرب، جینت پاٹل (شیکاپ)، ششی کانت شندے، رہیپ ادیش، رہیپ اُدی، شِلّپ، شِگنت شِندے، سَنڈیپ اُدی، سنڈی اُدی، شِنڈے اور کامریڈ پرکاش ریڈی شامل تھے۔

الیکشن کمیشن سے ایم وی اے کا مطالبہ

2024 کے انتخابات میں بڑی تعداد میں نام نکالے گئے۔ ہٹائے گئے ناموں کی مکمل معلومات ویب سائٹ پر جاری کی جائیں۔ اکتوبر 2024 اور جولائی 2025 کے درمیان شامل کیے گئے نئے ووٹرز کی تازہ ترین فہرست جاری کریں۔ کمیشن پر معلومات چھپانے کا الزام ہے۔ یکم جولائی 2025 کی ووٹر لسٹ کی بنیاد پر انتخابات کرانے کا فیصلہ 18 سال کے نئے ووٹرز کو پانچ سال انتظار کرنے پر مجبور کر دے گا۔ دوسری ریاستوں سے آنے والے شہریوں کی جانب سے دو جگہوں پر ووٹر کے طور پر رجسٹر ہونے پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا۔ کمیشن کو ڈی ڈپلیکیشن کا عمل اپنانے کو کہا گیا۔ بلدیاتی انتخابات میں وی وی پی اے ٹی کا استعمال نہ کرنے کے فیصلے پر سوالیہ نشان لگ گیا۔ اگر عوام ای وی ایم پر بھروسہ نہیں کرتے ہیں تو وی وی پی اے ٹی ہی واحد شفاف آپشن ہیں۔ جہاں وی وی پی اے ٹی کا استعمال ممکن نہیں ہے وہاں تقسیم کے نظام کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ یہ بھی سفارش کی گئی کہ ممبئی جیسی جگہوں پر بیلٹ پیپر کے ذریعے انتخابات کرائے جائیں۔

مہاوکاس اگھاڑی کے پاس کوئی ثبوت ہے تو فراہم کرے: دیویندر فڑنویس

ممبئی: ایم این ایس کے صدر راج ٹھاکرے اور مہاوکاس اگھاڑی کے لیڈر آج اکٹھے ہوئے اور ریاست کے چیف الیکٹورل آفیسر ایس چوکلنگم اور ریاستی الیکشن کمشنر دنیش واگھمارے سے ملاقات کی۔ اس ملاقات کے دوران اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں نے ووٹر لسٹوں میں گڑبڑی کے حوالے سے کچھ ثبوت پیش کئے۔ اس میٹنگ کے بعد اپوزیشن جماعتوں نے پریس کانفرنس کی اور ووٹر لسٹوں میں گڑبڑی ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے ثبوت پیش کئے۔ ان کے الزامات کے بعد وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کا ردعمل سامنے آیا ہے۔ دیویندر فڑنویس نے اس معاملے پر اپوزیشن کو نشانہ بنایا ہے۔ اگر اپوزیشن کے پاس کوئی ثبوت ہے تو وہ ثبوت فراہم کرے۔ وہ قانون کو سمجھنا نہیں چاہتے اور صرف بیانیہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میں آج تمام پروگراموں میں ہوں لیکن سنا ہے کسی نے ہمیں بھی للکارا ہے۔ جی ہاں، ہم بھی تعاون کے لیے تیار ہیں۔ الیکشن اچھے ہونے چاہئیں۔ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ اگر ووٹر لسٹوں میں کوئی ترمیم کرنی ہے تو ہمیں مکمل حمایت حاصل ہے۔

ان کا دو روزہ جلسہ ایک ناکامی ہے۔ انہیں کچھ سمجھ نہیں آتا کہ وہ کس سے کیا مطالبہ کریں۔ مجھے لگتا ہے کہ یہی وجہ ہے کہ صرف شرد پوار ہی یہ سمجھتے ہیں۔ دیویندر فڑنویس نے دعویٰ کیا کہ انہیں کل ہی اس کا احساس ہوا اور اسی وجہ سے شرد پوار آج ان کے ساتھ الیکشن کمیشن سے ملنے نہیں گئے۔

این سی پی ایم ایل اے سنگرام جگتاپ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ

متنازع بیان دینے کے معاملے میں شرد پوار کی پارٹی نے ممبرا میں ایف آئی آر درج کرنے کا مطالبہ کیا

انوار الحق خان

ممبرا: مہاراشٹر کے احمد نگر میں این سی پی (اجیت پوار گروپ) کے رکن اسمبلی سنگرام جگتاپ کے حالیہ متنازع بیان کے خلاف مختلف علاقوں میں شدید ناراضگی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اسی سلسلے میں ممبرا میں راشٹروادی کانگریس پارٹی (شرد پوار گروپ) کے یوتھ ونگ کے عہدیداران اور کارکنان نے سنگرام جگتاپ کے خلاف ڈاکٹر امبیڈکر اسمارک پر احتجاجی مظاہرہ کیا۔ مظاہرین میں بیشتر غیر مسلم کارکنان و لیڈران شامل تھے جنھوں نے کہا ہم مسلم اکثریتی شہر میں رہتے ہیں اور یہاں ہم سب محفوظ و بھائی بھائی کی طرح ہیں۔ واضح ہو کہ گذشتہ روز این سی پی اجیت پوار کے ایم ایل اے سنگرام جگتاپ نے ایک متنازعہ اور فرقہ پرستی پر مبنی بیان دیتے ہوئے سماج میں زہر بونے کا کام کیا، جگتاپ نے کہا تھا کہ "دیوالی کے موقع پر ہندوؤں سے اپیل کی تھی کہ وہ مسلمانوں کی دکانوں سے خریداری نہ کریں تاکہ انہیں کوئی منافع نہ ملے۔" اس اشتعال انگیز بیان کے بعد سے ریاست میں چہار سو اجیت پوار اور انکی پارٹی کی بدنامی ہو رہی ہے ساتھ ہی اپوزیشن نے بھی جم کر گھیر رکھا ہے۔ اسی بات کو لیکر ممبرا میں این سی پی یوتھ نے مسلمانوں کے خلاف نفرت پھیلانے کے رجحان کی سخت مذمت کرتے ہوئے احتجاج کیا۔

ممبرا کے شریفہ روڈ پر اور پولیس اسٹیشن کے پاس ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر اسمارک پر کارکنان نے ہاتھوں میں بینرز تھامے جگتاپ کے خلاف نعرے بازی کی اور سنگرام جگتاپ کے خلاف فوری کارروائی کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر پروین پوار نے کہا کہ ممبرا شہر ہندو مسلم بھائی چارے کی ایک زندہ مثال ہے، جہاں تمام مذاہب کے لوگ محبت اور امن کے ساتھ رہتے ہیں۔ ہم یہاں ایک دوسرے سے خرید و فروخت ہی نہیں بلکہ ایک دوسرے کے دکھ درد میں بھی شامل ہوتے ہیں، ہم نے کہیں کسی قسم کا اعتراض یا تعصب نہیں دیکھا لیکن بی جے پی جب سے ملک میں اقتدار میں آئی ہے اسکا تعصب اور پر امن فضا میں زہر گھولنے کا کام زیادہ ہوگیا ہے۔

مہاراشٹر کی آٹھ اسکیمیں بند، کیا اب 'لاڈلی بہن یوجنا' کی باری؟

چھگن بھجبل کے تشویش کے بعد نائب وزیر اعلیٰ ایکناتھ شندے نے دعویٰ کیا کہ اسکیم کو بند نہیں کیا جائے گا

ممبئی: مہاراشٹر اسمبلی انتخابات میں مہایوتی کی زبردست جیت کے پیچھے 'مکھیہ منتری ماجھی لاڈکی بہن یوجنا' (لاڈلی بہن یوجنا) کو ایک بڑا عنصر سمجھا جاتا تھا۔ خواتین نے مہایوتی کو بھاری ووٹ دیا۔ تاہم، جس طرح سے شندے کے دور میں شروع کی گئی اسکیموں کو ریاست میں پچھلے ایک سال کے دوران بند کر دیا گیا ہے، اس نے لاڈکی بہن یوجنا کے مستقبل پر سوالات کھڑے کر دیے ہیں۔ ایسے خدشات کا اظہار نہ صرف اپوزیشن رہنما بلکہ حکومتی وزراء بھی کر رہے ہیں۔ چھگن بھجبل نے ماجھی لاڈکی بہن یوجنا کے لیے فنڈنگ کی کمی کا حوالہ دیتے ہوئے کہا تھا کہ اس اسکیم کو بند کرنا پڑے گا۔ اب ڈپٹی سی ایم شندے نے کہا ہے کہ اس اسکیم کو بند نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے یہ بیان منگل کو اجیت پوار کی موجودگی میں دیا۔

اپوزیشن کا الزام ہے کہ مہاراشٹر حکومت کے خزانے 'وزیر اعلیٰ ماجھی لاڈکی بہن' (لاڈلی بہن) اسکیم کی وجہ سے خالی ہو گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، بہت سی اہم اسکیمیں کاغذی کارروائی تک ہی محدود رہ گئی ہیں، جب کہ چیف منسٹر دیویندر فڑنویس کی قیادت والی مہایوتی حکومت ایک ایک کر کے پچھلی ایکناتھ شندے کی قیادت والی حکومت کے دوران شروع کی گئی کئی منافع بخش اسکیموں کو بند کر رہی ہے۔ شیوسینا یو بی ٹی لیڈر اور مہاراشٹر قانون ساز کونسل میں اپوزیشن کے سابق لیڈر امباداس دانوے نے پیر کو اپنے سوشل میڈیا اکاؤنٹ پر ایک پوسٹ شیئر کرتے ہوئے لکھا کہ عام آدمی کو فائدہ پہنچانے والی

اسکیموں کو بند کر کے، فڑنویس حکومت اپنے اتحادیوں کے فیصلوں کو پھاڑ رہی ہے۔

سیاسی حلقوں میں چرچا ہے کہ مراٹھواڑہ میں تباہ کن سیلاب نے حکومت کو مالی طور پر دباؤ میں ڈال دیا ہے۔ نتیجتاً لاڈلی بہن اسکیم کو فنڈنگ کی کمی کا سامنا ہے۔ منگل کو شندے نے کہا کہ اس اسکیم کو بند نہیں کیا جائے گا، جب کہ کانگریس نے کسانوں کے پیکیج اور لاڈلی بہنوں کے لیے 2100 روپے کے معاملے پر مہایوتی حکومت سے سوال کیا۔ کانگریس نے دعویٰ کیا کہ حکومت دونوں ہی معاملات میں گمراہ کر رہی ہے۔ مہاراشٹر میں لاڈلی بہن اسکیم نے ایک سال مکمل کر لیا ہے۔ اسکیم سے نااہل استفادہ کنندگان کو ہٹانے کے لیے ریاست بھر میں ای-کے وائی سی کا انعقاد کیا جا رہا ہے، لیکن اس سے ان خواتین کے لیے مشکلات پیدا ہو رہی ہیں جن کے شوہر ان کے والد کے بعد انتقال کر چکے ہیں۔ نئے رہنما خطوط میں شوہر یا والد کا آدھار کارڈ ہونا لازمی قرار دیا گیا ہے۔

یہ اسکیمیں بند کردی گئی ہیں

- آنند کا شیدھا
- میرا اسندر اسکول بند
- ایک روپے میں فصل کی بیمہ
- صفائی مانیٹر
- یوجن دوت اسکیم
- چیف منسٹر تیرتھ درشن اسکیم
- ایک ریاست ایک یونیفارم
- پیارے بھائی کے لیے اپرنٹس شپ

بلڈر کو 1.47 کروڑ کا دھوکہ 25 افراد کے خلاف مقدمہ

نوی ممبئی: الوے میں تین پلاٹوں پر مشتمل ایک فرضی اراضی سودے میں ایک بلڈر کو 1.47 کروڑ کا دھوکہ دینے کے الزام میں پیر کو 25 لوگوں کے خلاف مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس کے مطابق بلڈر نے ملزم کے ساتھ کئی سال قبل الوے میں تین پلاٹ خریدنے کا معاہدہ کیا تھا۔ مقدمے کے تفتیشی افسر کا کہنا تھا کہ ملزمین نے مبینہ طور پر بلڈر کو بتایا کہ پلاٹ فروخت کے لیے ہے اور کئی سالوں سے قسطوں کی ادائیگی کرتے رہے۔ زیر بحث تین پلاٹ سیکٹر 19، الوے (400 مربع میٹر)، سیکٹر 3، الوے (300 مربع میٹر)، اور سیکٹر 17، الوے (700 مربع میٹر) میں ہیں۔ 1.47 کروڑ کی کل ادائیگی حاصل کرنے کے باوجود، ملزم نے پلاٹوں کی ملکیت بلڈر کو منتقل نہیں کی۔ اس کے بعد اس سال مارچ میں بلڈر نے پلاٹوں کے ملکیتی ریکارڈ کی جانچ کی اور پتہ چلا کہ وہ کسی اور کے نام پر رجسٹرڈ ہیں۔

بی ایم سی کی محفوظ اور آلودگی سے پاک دیوالی منانے کی اپیل

ممبئی: جیسے جیسے دیوالی، روشنیوں کا تہوار، قریب آ رہا ہے، بی ایم سی اور ممبئی فائر بریگیڈ تمام شہریوں سے اس خوشی کے موقع کو اپنے اردگرد اور ماحول کا خیال رکھنے کے ساتھ منانے کی اپیل کرتی ہے۔ تہوار سے لطف اندوز ہونے کے دوران، بچوں کی حفاظت پر، خاص طور پر پٹاخے جلانے کے وقت خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ مزید برآں، بی ایم سی پر زور دیتا ہے کہ آواز اور فضائی آلودگی کو کم کرنے کے لیے پٹاخوں کو ذمہ داری سے استعمال کیا جانا چاہیے۔ دیوالی کے دوران، شاندار تقریبات، جن کی خصوصیت پٹاخوں، دیاوں، لیمپوں اور برقی سجاوٹ کے وسیع استعمال سے ہوتی ہے، شہر کو تہوار کی خوشی سے بھر دیتے ہیں۔ تاہم، اس جوش کے درمیان، بہت سے لوگ انجانے میں آگ لگنے کا خطرہ بڑھا دیتے ہیں، جو لکشمی پوجا کی رات بڑھ جاتا ہے۔ فائر حکام کا کہنا ہے کہ صرف اس رات کو اوسطاً 30 سے 40 آگ لگتی ہیں۔ اس سے نمٹنے کے لیے فائر بریگیڈ کچی آبادیوں اور چالوں میں فعال طور پر آؤٹ ریچ پروگرامز کا انعقاد کرتا ہے، جو کہ رہائشیوں کو حادثات سے بچنے کے لیے آگ سے حفاظت کے ضروری طریقوں سے آگاہ کرتا ہے۔ آگ لگنے یا ایمرجنسی کی صورت میں، رہائشیوں کو سختی سے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ فوری طور پر فائر بریگیڈ سے 101 یا سٹیزن ہیلپ لائن 1916 پر فوری مدد حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں۔

گھاٹ کوپر میں دو افراد نے جیولری شاپ کو لوٹ لیا

فرار ہونے سے روکنے کی کوشش کرنے پر اسٹور مالک پر چاپڑ سے حملہ، زخمی شخص اسپتال میں داخل، ملزمین کی تلاش جاری

ممبئی: بدھ کی صبح ممبئی کے مضافاتی گھاٹ کوپر علاقے میں دو نامعلوم افراد، ایک کے پاس چاپڑ اور دوسرے کے پاس بندوق تھی، نے مبینہ طور پر ایک زیورات کی دکان کو لوٹ لیا۔ حملہ آوروں کو چوری شدہ زیورات لے کر فرار ہونے سے روکنے کی کوشش کرتے ہوئے اسٹور کا مالک چاپڑ سے گردن میں زخمی ہوگیا۔ پولیس کے مطابق یہ واقعہ گھاٹ کوپر (مغربی) میں واقع درشن جیولرس میں صبح تقریباً 10:30 بجے پیش آیا۔ ایک افسر نے کہا کہ یہ واضح نہیں ہے کہ ملزم کتنے زیورات لے کر گیا، کیونکہ شکایت کنندہ اسپتال میں داخل تھا اور اسے یہ دیکھنے کا موقع نہیں ملا کہ آیا اس کی دکان سے کیا کچھ غائب ہے۔ ڈپٹی کمشنر آف پولیس (زون 7) راکیش اولا نے کہا کہ یہ ایک ڈکیتی تھی۔ ہم نے ایف آئی آر درج کر لی ہے اور ملزم کی تلاش کر رہے ہیں۔ شکایت کنندہ نے پولیس کو بتایا کہ اس نے اپنی دکان کھولی تھی اور ملازم صفائی کر رہا تھا جب دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے مبینہ طور پر اپنے ہاتھ میں چاپڑ پکڑا ہوا تھا جبکہ دوسرے کے پاس بندوق تھی۔ شکایت کے مطابق ملزم زیورات کی ٹرے لینے لگے اور جانے ہی والے تھے کہ شکایت کنندہ نے انہیں روکنے کی کوشش کی۔ پولیس نے بتایا کہ ملزم نے مبینہ طور پر شکایت کنندہ کی گردن پر چاپڑ سے حملہ کیا۔ افراتفری کے دوران ملزمان نے کچھ ٹرے دکان کے اندر اور کچھ باہر گرا دیں جب مقامی لوگ جمع ہو گئے اور ان کا پیچھا کیا۔

ذرائع کے مطابق موٹر سائیکل پر آنے والے دو ملزمین کے علاوہ ایک تیسرا مشتبہ شخص دکان کے باہر پہرہ دے رہا تھا۔ پولیس نے بتایا کہ جب لوگوں نے ان کا پیچھا کرنا شروع کیا تو ملزمین میں سے دو موٹر سائیکل پر فرار ہو گئے جبکہ تیسرا پیدل فرار ہوگیا۔

ایم آئی ایم ہر طبقے کی سیاسی نمائندگی کو یقینی بنانے کیلئے پرعزم

سائن کولیواڑا میں زبردست عوامی ریلی سے پارٹی لیڈران کا خطاب، سیوڑی وڈالا میں دفتر کا افتتاح

ممبئی: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین (اے آئی ایم آئی ایم) ممبئی میں مسلسل آؤٹ ریچ اور تنظیمی مضبوطی کے پروگرام منعقد کر رہی ہے۔ اسی سلسلے میں پارٹی کے مہاراشٹر کے صدر امتیاز جلیل، قومی ترجمان، ایڈوکیٹ وارث پٹھان اور ممبئی کے صدر حاجی فاروق شابدی کی موجودگی میں سیوڑی-وڈالا علاقے میں اے آئی ایم آئی ایم کے دفتر کا افتتاح کیا گیا۔ اس موقع پر پارٹی کارکنان اور مقامی شہریوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

پارٹی قائدین نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا کہ اے آئی ایم آئی ایم عوامی حقوق اور شہری ترقی سے متعلق مسائل کو مضبوطی سے اٹھاتی رہے گی۔ اس کے بعد اے آئی ایم آئی ایم کی جانب سے سائن کولیواڑا اسمبلی حلقہ میں ایک عوامی ریلی کا انعقاد کیا گیا جس میں ہزاروں لوگوں نے جوش و خروش سے شرکت کی۔

جلسہ عام میں اپنے خطاب میں قائدین نے کہا کہ اے آئی ایم آئی ایم سماج کے ہر طبقے کی سیاسی نمائندگی کو یقینی بنانے کے لیے مسلسل کام کر رہی ہے۔

امتیاز جلیل نے کہا کہ ہم عوام کی توقعات کو سیاست کا مرکز بنانا چاہتے ہیں۔ جبکہ مسٹر وارث پٹھان نے کہا کہ اے آئی ایم آئی ایم کی سیاست انصاف، ایمانداری اور مساوات پر مبنی ہے۔ حاجی فاروق شابدی نے کہا جہ ممبئی کے مختلف علاقوں میں ہونے والے یہ واقعات آنے والے بی ایم سی انتخابات کے پیش نظر تنظیم کی فعالیت کو مضبوط کر رہے ہیں۔ اے آئی ایم آئی ایم کے ان واقعات نے ممبئی کے سیاسی ماحول میں ایک نئی گونج پیدا کر دی ہے، اور بڑی عوامی شرکت پارٹی کے بڑھتے ہوئے اثر کو ظاہر کرتی ہے۔

سڑکوں پر گڑھوں کی وجہ سے ہونے والی اموات پر بڑا فیصلہ

میونسپل کارپوریشن 6 لاکھ روپے تک کا معاوضہ ادا کرے گی: بامبے ہائی کورٹ

ممبئی: بمبئی ہائی کورٹ نے سڑکوں پر گڑھے یا کھلے مین ہولز سے ہونے والی اموات پر ایک بڑا فیصلہ جاری کیا ہے۔ ہائی کورٹ نے کہا کہ اگر سڑکوں پر گڑھے یا کھلے مین ہولز کی وجہ سے کسی کی موت ہو جاتی ہے تو میونسپل کارپوریشن اور دیگر سرکاری ایجنسیاں متاثرین کے اہل خانہ کو 6 لاکھ روپے کا معاوضہ فراہم کریں گی۔ عدالت نے یہ بھی کہا کہ اگر کوئی زخمی ہوتا ہے تو چوٹ کی شدت کے لحاظ سے 50000 روپے سے 2.5 لاکھ روپے تک کا معاوضہ دیا جائے گا۔

عدالت نے کہا کہ معاوضہ نہ دینا شہریوں کے محفوظ سڑکوں کے بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے۔ یہ فیصلہ 2013 میں ممبئی کی سڑکوں کی خراب حالت اور گڑھوں کی وجہ سے ہونے والی اموات کا از خود نوٹس لینے کے بعد جاری کیا گیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ یہ معاوضہ سرکاری اداروں کے لیے جاگنے کا کام کرے گا۔ عدالت نے یہ بھی واضح کیا کہ یہ معاوضہ کسی دوسرے قانونی علاج کے علاوہ اور آزاد ہوگا۔ عدالت نے کہا کہ دیگر قوانین کے تحت ریلیف حاصل کرنے والا کوئی بھی شکار بھی اس کی درخواست کر سکتا ہے۔

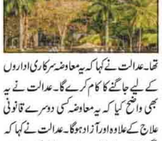

پی آئی ایل شہری اداروں، سرکاری ایجنسیوں، اور سڑکوں کی دیکھ بھال کے ذمہ دار ٹھیکیداروں کی طرف سے نمایاں کوتاہیوں کو اجاگر کرتی ہے۔ عدالت نے مشاہدہ کیا کہ حکومتی رہنما خطوط اور شکایت کا طریقہ کار کاغذ پر موجود ہے، لیکن شہری اب بھی گڑھوں کی وجہ سے زخمی اور جان سے ہاتھ دھو رہے ہیں۔

بار بار ہونے والی ان غلطیوں کا سنجیدگی سے نوٹس لیتے ہوئے ہائی کورٹ نے مہاراشٹر حکومت کو شہر، علاقائی اور ریاستی سطح پر مستقل رابطہ اور جائزہ کمیٹیاں تشکیل دینے کی ہدایت دی۔ ان کمیٹیوں میں میونسپل کارپوریشنز، ایم ایم آر ڈی اے، ایس ایس آر ڈی سی، اور محکمہ تعمیرات عامہ کے سینئر افسران کے ساتھ ساتھ آئی آئی ٹی بمبئی اور سنٹرل روڈ ریسرچ انسٹی ٹیوٹ جیسے تکنیکی اداروں کے نمائندے شامل ہوں گے۔

گروکل میں نابالغ کے ساتھ جنسی زیادتی کرنے والا بابا گرفتار

چھیڑ چھاڑ کے تعلق سے کسی کو بتانے پر متاثرہ کے والد اور بھائی کو جان سے مارنے کی دھمکی، ملزمین کے خلاف پاکسو کے تحت مقدمہ درج

ممبئی: مہاراشٹر کے ایک گروکل کے سربراہ اور گرو پر ایک نابالغ کے ساتھ جنسی زیادتی کا الزام لگایا گیا ہے۔ اس خبر نے لوگوں کو چونکا دیا ہے۔ یہ پورا واقعہ ریاست کے رتناگیری ضلع کے وارکاری گروکل میں پیش آیا۔ گروکل کے سربراہ بھگوان کوکرے مہاراج اور استاد پرتیش پربھاکر کدم پر ایک طالبہ کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کا الزام ہے۔ دونوں کے خلاف مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

بتایا جاتا ہے کہ مہاراشٹر کے مختلف حصوں سے لڑکے اور لڑکیاں روحانی تعلیم حاصل کرنے کے لیے اس گروکل میں داخلہ لیتے ہیں۔ متاثرہ لڑکی بھی اس گروکل کی طالبہ تھی۔ اس نے اس سال 12 جون کو شمولیت اختیار کی۔ پہلے 10 دن سب کچھ ٹھیک رہا لیکن اس کے بعد کوکرے نے لڑکی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔

اس حوالے سے متاثرہ کا بیان جاری کر دیا گیا ہے۔ اس نے کہا کہ جب بھی میں کمرے میں اکیلی ہوتی، وہ اندر آتا، مجھے گھونسا مارتا اور میرے سینے کو چھوتا۔ اس معاملے میں شکایت کنندہ کا الزام ہے کہ متاثرہ کو اس معاملے کی اطلاع دینے پر سنگین نتائج کی دھمکیاں دی گئیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اس معاملے پر کھل کر بات کرنے سے قاصر تھیں۔

متاثرہ نے بتایا کہ پرتیش پربھاکر کدم نے اسے بولنے سے منع کیا تھا، یہ کہتے ہوئے کہ کوکرے کے کنکشن اس کے والد کو فریم کرنے اور اسے اور اس کے بھائی کو مارنے کے لیے استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ اسے بتایا گیا کہ اس کی پڑھائی روک دی جائے گی۔

پیر کو لڑکی نے اپنے والد کو سارا واقعہ بتایا جس کے بعد پولیس میں شکایت درج کرائی گئی۔ پولیس نے بچوں کے جنسی جرائم سے تحفظ (پاکسو) ایکٹ کی دفعہ 12 اور 17 کے تحت مقدمہ درج کیا ہے۔ شکایت کے بعد ملزم کو گرفتار کر کے دو روزہ ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔

ممبرا کے ممتاز شاہ این سی پی تھانے کے جنرل سیکریٹری و ترجمان نامزد

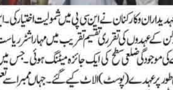

تھانے: این سی پی اجیت پوار پکش کے تیز طرار کارکن ممتاز شاہ کو ادیتی تٹکرے کے ہاتھوں تھانے شہر (ضلع) کا جنرل سیکریٹری اور پارٹی کا ترجمان مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس موقع پر کانگریس کے کئی عہدیداران و کارکنان نے این سی پی میں شمولیت اختیار کی۔ این سی پی (اجیت پوار) کا تھانے میں منعقدہ ایک کارکن کے عہدوں کی تقرری تقسیم تقریب میں مہاراشٹر ریاست کی خواتین اور بچوں کی ترقی کی وزیر ادیتی تٹکرے کی موجودگی ضلعی سطح کی ایک جائزہ میٹنگ ہوئی۔ جس میں نئے تعینات ہونے والے عہدیداروں کو اعزازی طور پر عہدے (پوسٹ) الاٹ کیے گئے۔ جہاں ممبرا سے تعلق رکھنے والے این سی پی کے دیرینہ کارکن کو جو پارٹی کے الگ ہونے کے بعد جتیندر اوہاڈ اور اپنے دیرینہ دوست شمیم خان کا ساتھ چھوڑ کر نجیب ملا کے ساتھ چلے گئے تھے انھیں بھی پارٹی نے نئے و بڑے اہم عہدوں سے نوازا۔ اس موقع پر یہاں نجیب ملا کے علاوہ چیف ترجمان اور ریاستی جنرل سکریٹری آنند پرانجپے، خواتین ضلع صدر ونیتا گوتپاگر، خواتین ضلع ورکنگ صدر منیشا بھگت، نیشنل یوتھ جنرل سکریٹری محسن شیخ، یوتھ ضلع صدر رویرو واگھمارے، یوتھ ڈسٹرکٹ ورکنگ صدر سندیش پاٹل، اسٹوڈنٹ صدر کوستوبھ گائیکواڑ کے ساتھ ساتھ دیگر سابق کارپوریٹرس، وارڈ کے صدور، ورکنگ صدور، ڈسٹرکٹ ایگزیکیٹو کمیٹی ممبران اور دیگر عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔ ممتاز شاہ نے کہا کہ میں پہلے ممبرا کلوا اسمبلی حلقہ کا جنرل سیکریٹری تھا میرے کاموں کو دیکھتے ہوئے نجیب ملا اور پارٹی نے میری ذمہ داریوں میں اضافہ کیا میں پارٹی اور انکی توقع پر کھڑا اترنے کی حتی الامکان کوشش کروں گا۔

فضول خرچیاں چلتی رہیں تو آگے چل کر ہماری نسلوں میں نہ تعلیم رہ سکتی ہے اور نہ دین ایمان بچ سکتا ہے

جمعیۃ علماء ہند یونٹ دیوبند کے تحت اصلاح معاشرہ اور نشہ مکت مہم کا باقاعدہ آغاز

دیوبند (عارف عثمانی) جمعیۃ علماء ہند یونٹ دیوبند کے تحت اصلاح معاشرہ اور نشہ مکت مہم کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے، اسی سلسلے میں جمعیۃ علماء ہند یونٹ دیوبند نے مغل مسجد محلہ لہسواڑہ میں مولانا مفتی کوکب عالم قاسمی صدر جمعیۃ علماء دیوبند و استاذ دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں اصلاح معاشرہ کے پروگرام کی شروعات کی گئی۔ پروگرام کا آغاز مولانا قاری محمد الطاف تلاوت سے ہوا جب کہ معروف نعت خواں قاری احسان محسن ثانی شاعر اسلام قاری محمد معروف نعت نبی پیش کی۔ کلیدی خطاب پیش کرتے ہوئے مولانا مفتی سید خبیب حسینی مدنی نے شادی، بیاہ کے رسم ورواج کے متعلق تفصیلی بیان کرتے ہوئے کہا کہ منگنی کی رسمیں، منڈھے کی رسم، سہرے کی رسم اور بے جا جہیز کا لینا دینا اور لمبے لمبے خرچ کے شادی ہال بک کر کے شادی کرنے سے شریعت کے خلاف بھی ہوتا ہے اور سماج کے غریب اور بے سہارا لوگوں کی دل آزاری بھی ہوتی ہے۔ جتنا پیسہ آپ لوگ شادی کے اندر پانی کی طرح غلط طریقے سے بہا کر خرچ کرتے ہیں اس پیسے اور اپنی گاڑھی کمائی کو اپنے بچے اور بچیوں کی دینی اور دنیوی اچھی تعلیم دلوا کر وہاں پر اپنے مال کو لٹانے کا فائدہ آئندہ نسلوں کو ضرور ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ اگر یوں ہی فضول خرچیاں چلتی رہیں تو آگے چل کر ہماری نسلوں میں نہ تعلیم رہ سکتی ہے اور نہ دین ایمان بچ سکتا ہے۔ مولانا مفتی کوکب عالم نے کہا کہ اس وقت ہمارا نوجوان جوا، سٹہ، گانجہ، سلفا، بیڑی، حقہ، کھینی گٹکا وغیرہ دنیا بھر کی شرابوں کا استعمال کر کے اپنے جسم کو اور اپنی روح اور ایمان و عمل کو پورے معاشرے کو، خاندان کو، گھرانوں کو تباہ کر کے مذہب اسلام کو بدنام کرنے میں مصروف ہے۔ کاش یہ نوجوان اور نئی نسل نشہ کی لت سے باہر آئے تو مسلمان پھر سے ذلت کی زندگی سے نکل کر اپنے سماج میں اور پورے ملک میں عزت، عظمت اور ہر طرح کی دینی اور دنیوی، کاروباری و ترقی سنت نبویؐ کے وعدے کے مطابق سکون اور اطمینان قلب کے ساتھ حاصل کر سکتا ہے۔ مفتی کوکب عالم نے کہا کہ اس وقت سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ جمعیۃ علماء ہند کے تمام عہدے داران، اراکین، ممبران حضرات آپسی سارے اختلافات کو ختم کر کے ادھر ادھر کے جوڑ توڑ کی باتوں کو ختم کر کے معاشرے کو سنبھالیں اور اپنے طور پر جہاں تک ہو سکے حسد کینہ اور بغض سے باز رہ کر زیادہ سے زیادہ ملت اسلامیہ ہند کو دین اسلام اور معاشرے کو اچھا کرنے میں مدد کرے۔ کون کیا کر رہا ہے، کیسا کر رہا ہے اس کو اللہ پر چھوڑ دو۔ اجلاس کی نظامت مولانا مفتی خادم حسین قاسمی جنرل سکریٹری جمعیۃ علماء (ہند) دیوبند نے کی۔ اجلاس میں مولانا محمد راشد مظاہری، محمد افضال، حاجی محمد انعام، محمد کلیم، محمد مصطفیٰ، محمد ناصر قریشی، محمد اقبال، حافظ محمد یوسف، محمد شمیم، محمد لئیق، عبدالقادر، عبدالقیوم کے علاوہ کثیر تعداد میں عوام شریک رہے۔ اور آئندہ کے لیے اصلاح معاشرہ کے کارواں کو آگے بڑھانے کے لیے عزم مصمم کیا۔ مفتی کوکب عالم کی دعاء پر مجلس اختتام کو پہنچی۔

شہر کانگریس کمیٹی مرادآباد کی وارڈ، بلاک و منڈل کمیٹیوں کا اعلان

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) شہر کانگریس کمیٹی مرادآباد کے صدر حاجی جنید اکرام قریشی عرف بنٹی کے ذریعہ اتر پردیش کانگریس کمیٹی کو بھیجی گئی مرادآباد شہر کے وارڈ، بلاک اور منڈل کمیٹیوں کے لئے نامزد کیے گئے عہدیداروں کی فہرست کو منظوری دے دی گئی ہے۔ حاجی جنید اکرام قریشی نے بتایا کہ میونسپل کارپوریشن مرادآباد کے ۷۰ وارڈوں میں ۶۴ وارڈوں میں صدر نامزد کر دئے گئے ہیں۔ چھ وارڈوں ۱۲، ۱۴، ۱۹، ۲۲، ۳۴ اور ۴۳ میں ابھی وارڈ صدر نامزد نہیں کیے گئے ہیں۔ ان تمام ناموں کو ریاستی دفتر سے منظوری دیدی گئی ہے۔ علاوہ ازیں شہر کانگریس کمیٹی مرادآباد کے تحت بلاک جگر مرادآبادی کے مہاتما گاندھی منڈل کا صدر انشو شرما، سردار پٹیل منڈل کا صدر رئیس، سرسید نگر بلاک کے اندرا گاندھی منڈل کا صدر ستپال سنگھ، پیتل نگری بلاک کے ڈاکٹر ذاکر حسین منڈل کا صدر محمد قاسم، نواب مجو خان بلاک کے ڈاکٹر من موہن سنگھ منڈل کا صدر جاوید انصاری، پیتل نگری بلاک کے اے پی جے عبدالکلام منڈل کا صدر اتل شرما، نواب مجو خاں بلاک کے لال بہادر شاستری منڈل کا صدر فیضان خان، پیتل نگری بلاک کے چندر شیکھر آزاد منڈل کا صدر ندیم، بلاک جگر مرادآبادی کے منڈل بسمل خان کا صدر جان محمد، نواب مجو خان بلاک کے منڈل پرنب مکھرجی کا صدر فیضان انصاری، سرسید نگر بلاک کے منڈل محمد علی جوہر کا صدر دیویندر، سرسید نگر بلاک کے منڈل فخر الدین علی احمد کا صدر پنکج کمار، سرسید نگر بلاک کے منڈل بھگت سنگھ کا صدر یوگیش کمار، بلاک جگر مرادآبادی کے منڈل سبھاش چندر بوس کا صدر راجیند رکشیپ، سرسید نگر بلاک کے منڈل این ڈی تیواری منڈل کا صدر سونو شرما، جگر مرادآبادی بلاک کے سنجے گاندھی منڈل کا صدر وجے سنگھ، جگر مرادآبادی بلاک کے لالا لاجپت رائے منڈل کا صدر شمشل، مرادآباد بلاک کے منڈل ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا صدر ایڈوکیٹ فہیم سیفی، نواب مجو خان بلاک کے منڈل راجیو گاندھی کا صدر محمد استخار کو بنایا گیا ہے۔

ڈی ایم نے محکمہ کے افسران کو متعدی بیماریوں سے بچاؤ کے لیے ہدایات جاری کیں

خصوصی کمیونیکیبل ڈیزیز کنٹرول مہم (5 اکتوبر سے 31 اکتوبر) کے تحت جائزہ میٹنگ منعقد

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ کی صدارت میں کلکٹریٹ آڈیٹوریم میں ایک جائزہ میٹنگ منعقد ہوئی جس میں خصوصی کمیونیکیبل ڈیزیز کنٹرول مہم (5 اکتوبر سے 31 اکتوبر) کے تحت ضلع میں متعدی بیماریوں کے پھیلاؤ کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے مختلف محکموں کی کوششوں کی پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔ ضلع مجسٹریٹ نے تمام بلاک ڈیولپمنٹ افسران کو ہدایت دی کہ وہ متعلقہ مرکز صحت کے انچارجوں کے ساتھ تال میل قائم کریں اور ہر ہفتے گاؤں کے لحاظ سے صفائی ستھرائی، اینٹی لاروا اسپرے اور آنگن واڑی مراکز اور پرائمری اسکولوں کے اردگرد جھاڑیوں کو صاف کرنے کا جائزہ لیں۔ انہوں نے کہا کہ آنگن واڑی مراکز اور پرائمری اسکولوں کے اردگرد گندگی اور جھاڑیوں سے بچوں کی صحت کے مسائل کا خطرہ ہے۔ لہٰذا، بلاک ایجوکیشن آفیسر اور بلاک ڈیولپمنٹ آفیسر کو اس بات کو یقینی بنانا چاہئے کہ پرائمری اسکولوں اور آنگن واڑی مراکز کے اردگرد صفائی کا کام پوری سنجیدگی کے ساتھ انجام دیا جائے۔ انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ وہ شہری اور دیہی علاقوں میں گندگی اور پانی جمع ہونے سے متعلق عوام کی شکایات پر فوری کارروائی کریں۔ ڈی ایم نے کہا کہ ضلع پنچایت راج افسر کو چاہئے کہ وہ گرام پنچایتوں میں باقاعدگی سے صفائی ستھرائی اور اینٹی لاروا ادویات کے چھڑکاؤ کو یقینی بنائیں اور ساتھ ہی گاؤں کے باہری علاقوں میں کچرے کے ڈھیروں کو ٹھکانے لگانے کے لئے مؤثر اقدامات کریں اور موجود کچرے کے ڈھیروں کو گڑھوں میں بھر کر تلف کیا جائے۔ ساتھ ہی صفائی کی اہمیت اور صحت کے مسائل اور گندگی کے مضر اثرات کے بارے میں عوام میں شعور بیدار کرنے پر بھی زور دیا جائے، تاکہ وہ اپنے اردگرد صفائی کو برقرار رکھنے میں زیادہ سنجیدہ ہوں۔ میٹنگ میں چیف ڈیولپمنٹ آفیسر محترمہ مرنالی اویناش جوشی، سی ایم او ڈاکٹر کلدیپ سنگھ اور دیگر متعلقہ محکموں کے افسران موجود رہے۔

اسلامیہ گروپ آف کالج میں طالبات کیلئے بیداری پروگرام کا انعقاد

پروگرام کا مقصد طالبات میں خوداعتمادی پیدا کرنا اور خودانحصاری کا جذبہ پیدا کرنا ہے: نریندر کمار شرما

دیوبند (عارف عثمانی) دیوبند کے اسلامیہ گروپ آف کالج میں مشن شکتی کے تحت بیداری پروگرام منعقد کیا گیا، اس بیداری پروگرام میں کوتوالی دیوبند کے انچارج نریندر کمار شرما نے اپنی ٹیم کے ساتھ شرکت کی۔ انہوں نے طالبات سے خطاب کے دوران سائبر جرائم، خواتین کی حفاظت کے قانون اور نہایت اہم ہیلپ لائن نمبرات 1090، 112، 181، اور 1930، کے بارے میں تفصیلی جانکاری دی۔ انہوں نے خصوصاً طالبات سے کہا کہ اس پروگرام کا اصل مقصد طالبات میں خوداعتمادی پیدا کرنا اور انہیں اپنی حفاظت کے طور طریقے بتانا اور خودانحصار بنانا ہے۔ انہوں نے طالبات سے بتایا کہ کسی بھی ایمرجنسی میں پولیس سے فوری طور پر رابطہ کیا جاسکتا ہے، نریندر کمار شرما نے خواتین کے استحصال سے متعلق قانون سے بھی واقف کرایا اور سائبر جرائم جیسے کے۔ وائی۔ سی۔ فریب دہی۔ یو پی آئی جعلسازی اور سوشل میڈیا ہیکنگ سے بچنے کے طریقہ بتائے، وہیں طالبات نے بھی اس سلسلہ میں سوالات پوچھ کر اپنی دلچسپی کا مظاہرہ کیا۔ اسلامیہ ڈگری کالج دیوبند کے پرنسپل نے بھی اپنے خطاب کے دوران طلبہ و طالبات کو بیدار رہنے اور بیان کئے گئے قوانین کے تحت اپنے حقوق کے استعمال کرنے پر زور دیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر بشریٰ شفیق، راہل دیوتیاگی، ڈاکٹر انور پاشا، ڈاکٹر محمد اخلاق، پروین کمار، ترون کمار، ڈاکٹر انجیلا شابھار دواج، خالدہ زویا، ام فرح، فصل الرحمٰن، سرویز علی، شوراج سنگھ اور صاحب علی کے علاوہ بڑی تعداد میں طالبات موجود رہیں۔

عوامی نمائندوں کے خطوط پر کی گئی کارروائی کی صورتحال کا لیا جائزہ

اتر پردیش قانون ساز کونسل کی پارلیمانی اسٹڈی کمیٹی کی ضلعی عہدیداروں کے ساتھ میٹنگ

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) سرکٹ ہاؤس کے آڈیٹوریم میں اتر پردیش قانون ساز کونسل کی پارلیمانی اسٹڈی کمیٹی کے چیئرمین کرن پال کشیپ اور رکن بھورن لال موریہ ورکن ہنسراج وشوکرما کے ذریعہ سرکٹ ہاؤس کے آڈیٹوریم میں ضلعی عہدیداروں کے ساتھ منعقدہ میٹنگ میں موجودہ حکومت کے قیام کے بعد مختلف محکمانہ دفاتر کو ممبران پارلیمنٹ اور قانون ساز اسمبلی کے ارکان کے ذریعہ بھیجے گئے خطوط پر عہدیداروں کی طرف سے کی گئی کارروائی کی صورتحال کا تفصیلی جائزہ لیا گیا۔ چیئرمین نے میونسپل کارپوریشن مرادآباد، تمام میونسپلٹیوں اور نگر پنچایتوں کے ساتھ ساتھ محکمہ پنچایتی راج، محکمہ تعمیرات عامہ، ٹیوب ویل، سیکنڈری ایجوکیشن، ہائر ایجوکیشن، پولیس، صحت، سماجی بہبود، ریونیو، حیوانات، گنے، بنیادی تعلیم، جنگلات، ارضیات اور ایم ڈی اے کے افسران سے ترقیاتی کاموں کے بارے میں تفصیلی معلومات طلب کیں، ساتھ ہی عوامی نمائندوں کی طرف سے بھیجے گئے خطوط کی اقسام اور ضروری ہدایات بھی فراہم کی گئیں۔ انہوں نے کہا کہ معزز ممبران پارلیمنٹ اور معزز ممبران قانون ساز اسمبلی کی طرف سے بھیجے گئے مختلف خطوط پر کی گئی کارروائی سے روشناس کرائیں۔ دفاتر میں ریکارڈ کو مؤثر طریقے سے برقرار رکھا جائے اور ریکارڈ کی درستگی پر خصوصی توجہ دی جائے۔ محکمہ ٹیوب ویل کے افسر کو ہدایت دی کہ حکومت کسانوں کو آبپاشی کے لیے پانی کی بروقت دستیابی کو یقینی بنانے کے لیے بہت حساس ہے۔ لہٰذا آبپاشی، کھاد، بیج یا دیگر زرعی مسائل کے حوالے سے عوامی نمائندوں کی طرف سے کوئی خط و کتابت موصول ہو تو متعلقہ افسر سخت کارروائی کرے۔ محکمہ پولیس کے کام کے حوالے سے عوامی نمائندوں سے موصول ہونے والے خطوط کا جائزہ لیتے ہوئے، چیئرمین نے سینئر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے کہا کہ وہ سائبر کرائم اور آن لائن بیٹنگ جیسی مجرمانہ کارروائیوں کو مؤثر طریقے سے روکنے کے لیے مقامی سطح پر ضروری اقدامات کریں۔ ایس ایس پی نے چیئرمین کو ضلع میں سائبر کرائم اور دیگر آن لائن ذرائع سے ہونے والے مختلف قسم کے جرائم کی کڑی نگرانی اور کی گئی کارروائی کی صورتحال کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کیا۔ محکمہ سماجی بہبود کے جائزہ کے دوران، چیئرمین نے ضلع مجسٹریٹ انوج سنگھ کو بتایا کہ خاندانی فائدہ کی اسکیم حکومت کی طرف سے متاثرہ خاندانوں کو فوری مالی فوائد فراہم کرنے کے لیے چلائی جاتی ہے، اس لیے وقت کی پابندی پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ انہوں نے چیف ویٹرنری آفیسر سے ضلع میں گائے کی پناہ گاہوں کی حالت اور ان کاؤ شیلٹرز میں سبز چارے اور بھوسے کی فراہمی کو بہتر بنانے کے لیے کیے جانے والے کام کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے یہ بھی درخواست کی کہ ضابطے کے مطابق آوارہ جانوروں کے تحفظ کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں۔ انہوں نے شوگر ملوں کی طرف سے کسانوں کو گنے کے واجبات کی ادائیگی کے بارے میں بھی دریافت کیا اور ضلع مجسٹریٹ کو بتایا کہ معزز وزیر اعلیٰ نے ادائیگی میں غفلت برتنے والی شوگر ملوں کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت کی ہے۔ اس لیے جو شوگر ملز کاشتکاروں کو وقت پر ادائیگی نہیں کر رہی ہیں انہیں فوری ادائیگی کرنے کا حکم دیا جائے۔ ضلع مجسٹریٹ نے چیئرمین کو گنے کے واجبات کے لیے ضلع میں شوگر ملوں کے خلاف کی گئی کارروائی کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کیں۔ انہوں نے محکمہ آلودگی کنٹرول کے افسران سے ضلع میں صنعتی یونٹس سے خارج ہونے والے گندے پانی کو ٹریٹ کرنے کے لیے مقرر کردہ معیارات پر سختی سے عمل کرنے کے بارے میں دریافت کیا۔ انہوں نے کہا کہ ضلع میں صنعتی یونٹس میں نصب سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹس کے آپریشن کی نگرانی کی جائے تاکہ آلودگی پر قابو پانے کے لیے مقرر کردہ معیارات کی سختی سے تعمیل کو یقینی بنایا جا سکے۔ انہوں نے ضلع آیورویدک اور یونانی افسر سے آیورویدک اور یونانی اسپتالوں کی آپریشنل حالت کے بارے میں دریافت کیا۔ ضلع آیوروید اور یونانی افسر نے بتایا کہ ضلع میں 14 آیورویدک اور 1 یونانی اسپتال کام کرتے ہیں۔ چیئرمین نے زور دیا کہ آیوروید اور آیورویدک ادویات کی اہمیت اور افادیت کو فروغ دینے پر خصوصی زور دیا جائے۔

شروتی شرما و آردھیا ایک دن کیلئے ایس ڈی ایم و تحصیلدار بنائی گئیں

مشن شکتی مہم بیٹیوں میں قیادتی رول نبھانے کے جذبہ کو بیدار کر رہی ہے: ایس ڈی ایم یوراج سنگھ

دیوبند (عارف عثمانی) مشن شکتی مہم کے تحت دیوبند کی ہونہار طالبات کو ایک دن کے لئے مختلف ڈیپارٹمنٹ میں اعلیٰ عہدوں پر فائز کیا گیا۔ ان ہونہار بیٹیوں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے بعد عوامی مسائل کو سنا اور ان مسائل کے حل کے لئے متعلقہ کارکنان و ملازمین کو ضروری ہدایات دیں، دیوبند کے قدیم عصری تعلیم کے ادارہ ایچ اے وی انٹر کالج کی طالبہ شروتی شرما کو ایک دن کے لئے ایس ڈی ایم بنایا گیا۔ دیوبند کے ایس ڈی ایم یوراج سنگھ نے شروتی شرما کو عارضی طور پر عہدہ کی ذمہ داری سپرد کی۔ اپنی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے شروتی شرما نے ایس ڈی ایم دفتر کی متعدد فائلوں کا معائنہ کیا۔ اس دوران فریادی خواتین کے علاوہ دیگر کئی افراد اپنی شکایات و مسائل لے کر ایس ڈی ایم دفتر پہنچے، شروتی شرما نے ان کے مسائل کو نہایت سنجیدگی کے ساتھ سنا اور ان کے تصفیہ کے لئے متعلقہ ملازمین کو ہدایات دیں، اسی طرح تحصیلدار کے دفتر میں ایچ اے وی انٹر کالج کی طالبہ آرادھیہ راجپوت کو ایک دن کے لئے تحصیلدار بنایا گیا۔ دیوبند کے تحصیلدار پشپانکر دیو نے عہدہ کی ذمہ داری سپرد کی۔ اس موقع پر افسران نے مہیلا شکتی کرن اور مشن شکتی سے متعلق تفصیلی معلومات فراہم کرائی۔ وہیں دوسری جانب دو طالبات دیپ مالا کشیپ اور پریا دپرلا کو ایک دن کے لئے نائب تحصیلدار بنایا گیا جنہوں نے شکایت کنندگان کی شکایات اور مسائل کو بغور سنا اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ بہت جلد ان کے مسائل کو حل کر دیا جائے گا۔ دیوبند کے ایس ڈی ایم یوراج سنگھ نے کہا کہ مشن شکتی مہم بیٹیوں میں قیادتی رول ادا کرنے کے جذبہ کو بیدار کرنے کا کام کر رہی ہے۔ اس طرح کے اقدامات سے ہونہار بیٹیوں کو سماجی اور انتظامی طریقۂ کار کو سمجھنے کا موقع ملے گا۔

میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو یوم پیدائش پر یاد کیا

سماجوادی پارٹی مرادآباد کے ضلع و شہر دفتر میں پیش کیا گیا خراج عقیدت

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) ہندوستان کے سابق صدر اور بھارت رتن ایوارڈ یافتہ میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا یوم پیدائش سماجوادی پارٹی مرادآباد کے ضلع و شہر دفتر میں منایا گیا۔ اس موقع پر ایک سمپوزیم کا انعقاد کیا گیا، جس میں ملک کی ترقی میں انکے تعاون کو یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ شہر سماجوادی پارٹی کے مقبرہ واقع کیمپ دفتر میں سابق صدر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام آزاد کا یوم پیدائش میں منایا گیا۔ اس پروگرام کی صدارت شہر صدر اقبال انصاری نے کی اور جنرل سکریٹری گجیندر سنگھ یادو نے نظامت کے فرائض انجام دئے۔ مقررین نے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کیا اور ان کی پیدائش پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ان کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ اقبال انصاری نے ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام آزاد کے 95 ویں یوم پیدائش پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ملک کی ترقی میں انکے تعاون کو یاد کیا اور انکی زندگی سے سبق لینے کی تلقین کی۔ اس موقع پر سلیم وارثی، ڈاکٹر سوم ویر سنگھ یادو، ارباز خان ایڈووکیٹ، راشد انصاری، عاصم خان، محمد لئیق، محمد وسیم، ساجد نبی، ناظر انصاری، ڈاکٹر حسن سلمانی، مسرور خان، محمد قاسم سلمانی، ظہیر حسن، حاجی گڈو، داؤد انصاری، اشفاق انصاری، سرتاج انصاری، عارف انصاری، سرتاج سیفی، اکرم انصاری، شکیل انصاری وغیرہ موجود رہے۔ دوسری جانب پارٹی کے ضلع دفتر چکر کی ملک پر ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کا یوم پیدائش منایا۔ اس موقع پر ان کی تصویر پر پھول چڑھا کر خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے مقررین نے کہا کہ ڈاکٹر کلام 15 اکتوبر 1931 کو رامیشورم، تامل ناڈو میں زین العابدین اور عائشہ اماں کے گھر پیدا ہوئے۔ انہوں نے ہندوستان کی نوجوان نسل کو خواب دیکھنے اور ان خوابوں کو حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ سماج وادی پارٹی کے ضلع صدر جیویر سنگھ یادو نے کہا کہ ڈاکٹر کلام نے ہندوستان کو خود کفیل بنانے کا خواب دیکھا اور اسے حاصل کرنے کے لئے سخت محنت کی۔ وہ دنیا بھر میں ایک بہترین استاد، ایک عظیم سائنسدان اور ایک سادہ صدر کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ اس دوران حاجی رضوان، سابق وزیر جگلکشور بالمیکی، لکھن سنگھ سینی، جنرل سکریٹری فرقان علی، اطہر حسین انصاری، ویدپرکاش سینی، نوشاد پاشا، پردیپ یادو یوگیندر یادو، آشکار پاشا، گل احمد، سنیتا سنگھ، سریندرا پرشاد، ویندرا شرما، قیوم سنگھ، جگری ملک، لقمان خان، شریف سلمانی، زاہد حسین، قیام الدین سیفی، شارق قریشی، بھورا قریشی، محمد الیاس وغیرہ نے شرکت کی۔

ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو یوم ولادت پر پیش کیا خراج عقیدت

مرادآباد (ذاکر علی بیگ) نیشنل سوشل آرگنائزیشن (این ایس او) کے نائب صدر حاجی شفاعت احمد خان نے سابق صدر جمہوریہ ہند و بھارت رتن ایوارڈ یافتہ میزائل مین ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو ان کے یوم ولادت پر یاد کرتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز ہندوستان کے تئیں انکی خدمات کو ہمیشہ عقیدت کے ساتھ یاد رکھا جائیگا۔ موصوف ایک اعلیٰ درجہ کے سائنس داں ہی نہیں بلکہ وہ ایک اچھے استاد بھی تھے۔ ان کی غیر معمولی صلاحیتوں نے ہی انہیں ملک کے اعلیٰ ترین عہدے تک پہنچایا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنی نسلوں کو ان جیسی شخصیات کی حیات و خدمات سے روشناس کرانا چاہئے تاکہ ان میں کچھ کرنے کا جذبہ پیدا ہو اور وہ تعلیم یافتہ بن کر ملک و قوم کا نام روشن کریں۔ علاوہ ازیں محمد معظم، منصور الرحمٰن، ڈاکٹر ہلال، مسرت حفیظ ایڈوکیٹ، زاہد حسین، سہراب خان، محمد انور، عشرت حسین، راحت زماں خان، حیدر علی، زاہد پرویز، ڈاکٹر سلمان وغیرہ نے بھی ڈاکٹر اے پی جے عبدالکلام کو خراج عقیدت پیش کیا۔

اُردو کی ممتاز قلم کار علمی خانوادے سے تعلق رکھنے والی شہناز کنول کا انتقال

نماز جنازہ دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے ادا کرائی

دیوبند: 15 اکتوبر (عارف عثمانی) ممبئی ہی سے شائع ہونے والے اہم اور منفرد اُردو جریدے "گگن" کے مدیر شمس کنول کی بیوہ 78 سالہ شہناز کنول آج علی گڑھ میں انتقال کر گئیں۔ آل انڈیا ایجوکیشنل موومنٹ کے سکریٹری ڈاکٹر عبید اقبال عاصم نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ شہناز کنول مرحومہ قاسمی خانوادہ سے تعلق رکھنے والی مشہور ادیبہ ہونے کے ساتھ ساتھ دینی امور اور مذہبی روایات کی پابند نیک نفس خاتون تھیں گذشتہ دس دنوں سے وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے میڈیکل کالج میں داخل تھیں جہاں انہیں وینٹی لیٹر پر رکھا گیا تھا مرحومہ سے نسبت رکھنے والی سلمٰی عابد اور ان کی شوہر عابد علی نے ان کی بھرپور نگہداشت کی لیکن وقت موعود آنے کے باعث 14 اکتوبر شام پانچ بجے مرحومہ کی روح قفس عنصری سے پرواز کر گئی۔ مرحومہ کی نماز جنازہ دارالعلوم وقف دیوبند کے مہتمم مولانا محمد سفیان قاسمی نے ادا کرائی مرحومہ کی نماز جنازہ میں یونیورسٹی سے وابستہ بہت سے افراد نے شرکت کی۔ مرحومہ کے حقیقی بھائی سلمان منصور سے تعزیت کرنے والوں میں پروفیسر کفیل احمد قاسمی سابق ڈین فیکلٹی آف آرٹس، پروفیسر سعود عالم قاسمی سابق ڈین فیکلٹی آف دینیات، پروفیسر راحت ابرار سابق ڈائریکٹر اردو اکیڈمی و پبلک ریلیشنز آفیسر اے ایم یو علی گڑھ، پروفیسر ابوسفیان اصلاحی، مولانا اشہد جمال ندوی سکریٹری ادارہ تحقیقات و تصنیف اسلامی کے علاوہ علی گڑھ و ملک کے بہت سے سرکردہ ادیب و دانشور حضرات کے نام شامل ہیں۔ واضح ہو کہ شہناز کنول خود ایک اچھی اور مشرقی روایات کے افکار کی حامل ادیبہ تھیں، ممبئی کے دور گزشتہ کے صحافتی حلقے کی ایک ممتاز شخصیت مولانا حامد الانصاری غازی (مدیر مدینہ۔ روزنامہ جمہوریت۔ ممبئی) اور ہاجرہ نازلی جیسی مشہور فکشن نگار کی دختر نیک اختر شہناز کنول کے چار ناول شائع ہو چکے ہیں،، جبکہ اُن کی کوئی تیس سے زاید کہانیاں مختلف رسائل و جرائد میں طبع ہو چکی ہیں، محترمہ شہناز کنول کی دو کتابیں سفری روداد پر مشتمل ہیں جن میں سے ایک کا نام 'پیاروں کا پردیس' ہے۔ معروف ادیب رخشندہ روحی نے انکی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اُن کی پیدائش 9 رجنوری 1947 کو دیوبند میں ہوئی تھی۔ انکی تعلیم ممبئی کے ایک مشہور نسواں 'کمو جعفر اسکول' میں ہوئی، یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ تین برس کی عمر سے ممبئی جیسے شہر میں رہنے والی اس خاتون کے ہاں کسی بھی طور 'ممبیا پن' اثر انداز نہیں ہو سکا اور وہ پوری طرح مشرقی زبان و تہذیب کی امین بنی رہیں۔ انہوں نے مشرقی ہند کی معاشرتی زندگی کو نہ صرف دیکھا تھا بلکہ اُس پورے معاشرے کا خود بھی حصہ رہی تھیں۔ وہ ایک نیک دل اور سوچتا ہوا مگر اپنی حدود کو پہچاننے والا صالح ذہن ہی نہیں رکھتی تھیں بلکہ اپنی تحریر واطوار سے اُس کی مبلغ بھی تھیں۔ "گگن" جیسے جریدے کے مدیر اور آزاد منشی شمس کنول کی بیگم ہوتے ہوئے بھی وہ اپنے خاندانی روایاتِ احسن کی امانت دار رہیں۔ ان کا نکاح اُن کے نانا مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری طیبؒ نے پڑھایا تھا۔ بابری مسجد کی شہادت کے بعد جب ممبئی فرقہ وارانہ شعلوں میں گھرا ہوا تھا تو اُس سے دل برداشتہ اپنے شوہر شمس کنول کے ساتھ وہ علی گڑھ منتقل ہو گئی تھیں، جہاں انہوں نے آج آخری سانسیں لیں، وہ ادھر ایک عرصے سے بیمار تھیں اور چند دنوں قبل انہیں ہسپتال میں داخل کیا گیا تھا، جہاں وہ کومہ کی حالت میں تھیں۔ 1959 میں ابنائِ علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی کے سابق صدر عابد اللہ غازی (مرحوم) اور سعودی گزٹ (جدہ) جیسے اخبار کے ممتاز صحافی طارق غازی (مرحوم)، ارشد غازی (مرحوم)، سلمان غازی، اور خالد غازی جیسے اصحاب کی بہن شہناز کنول کے جسدِ خاکی کو کل (بدھ) ظہر بعد علی گڑھ ہی میں سپرد لحد کیا گیا۔

فلائی اوور کے نیچے بوری میں ملی لاش

لکھنؤ: (پی این ایس) بدھ کی صبح لکھنؤ کے وکرم نگر اوور برج کے نیچے کچرے کے ڈھیر سے ایک 35 سالہ شخص کی برہنہ لاش ایک لال جالی دار بوری میں ملی۔ آس پاس کے لوگ دنگ رہ گئے اور پولیس کو اطلاع دی۔ پولیس موقع پر پہنچ گئی۔ لاش کے ہاتھ پاؤں رسی سے بندھے ہوئے تھے، اس کا گلا گلا گھونٹ دیا گیا تھا اور اس کا منہ ٹیپ چپکا ہوا تھا۔ اے ڈی سی پی ویسٹ دھنجے کشواہا، انسپکٹر پارا، اور ایک فارنسک ٹیم پہنچی اور مکمل جانچ کی۔ حکام کے مطابق متوفی کے سر اور جسم کے کئی حصوں پر تیز دھار ہتھیاروں کے گہرے نشانات پائے گئے ہیں۔ ابتدائی طور پر، اس کیس کو شبہ ہے کہ اسے قتل کیا گیا اور پھر اسے نمٹا دیا گیا۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے اہم شواہد اکٹھے کر لیے ہیں جب کہ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔

مولانا کلب جواد پر ہوئے جان لیوا حملے کی سخت مذمت

علمائے کرام کا احترام کرنا ہر فرد قوم پر لازم وضروری ہے: مجمع علماء وواعظین پوروانچل

املو(اعظم گڑھ)،(پریس ریلیز): سوشل میڈیا کے ذریعہ یہ جان کر بے حد افسوس ہوا کہ مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی امام جمعہ شاہی آصفی مسجد لکھنؤ پر کچھ شر پسند عناصر نے جان لیوا حملہ کیا ہے۔ علماء کا مقام و مرتبہ اسلام کی نظر میں نہایت محترم و مقدس ہے۔ کہا جاتا ہے کہ لوگوں میں علماء کی مثال ایسے ہے جیسے آسمان میں ستارے ہوتے ہیں کہ جن کے ذریعے راستہ معلوم کیا جاتا ہے۔ یعنی علماء لوگوں کے راہنما ہوتے ہیں۔ علمائے کرام کا احترام کرنا ہر فرد قوم پر لازم وضروری ہے۔ واضح رہے کہ نظریاتی اختلافات علماء اور عوام سب میں پائے جاتے ہیں، اس میں کوئی قباحت نہیں ہے مگر حد سے زیادہ تجاوز کرنا، نزاع اور جھگڑے فساد کی شکل اختیار کرنا قطعاً جائز نہیں ہے۔ مجمع علماء وواعظین پوروانچل کے ترجمان مولانا ابن حسن املوی واعظ کی طرف جاری ایک پریس ریلیز میں کہا گیا کہ قرآن مجید میں ارشاد الٰہی ہے: اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ تم ہمت ہار دو گے اور تمھاری ہوا اکھڑ جائے گی۔۔۔"(سورہ انفال آیت 46) بنابریں ہم مجمع علماء وواعظین پوروانچل کی جانب سے مجلس علمائے ہند کے جنرل سکریٹری مولانا سید کلب جواد نقوی امام جمعہ شاہی آصفی مسجد لکھنؤ پر کچھ شرپسند عناصر کے ذریعہ کئے گئے حالیہ حملے کی سخت مذمت کرتے ہیں اور تمام علماء وخطباء و واعظین و ذاکرین سے مودبانہ التماس کرتے ہیں کہ آپسی اختلافات کو نزاعی شکل اختیار کرنے سے روکیں اور باہمی اتحاد و یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔

امو با لکھنؤ کی جانب سے یوم سرسید 17 اکتوبر کو

لکھنؤ: علی گڑھ مسلم یونیورسٹی اولڈ بوائز ایسوسی ایشن (اموبا) لکھنؤ کی جانب سے حسب روایت امسال بھی یوم سرسید نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منایا جائے گا۔ اس سال کی تقریب کو خاص اہمیت حاصل ہے، کیونکہ اموبا لکھنؤ اپنی گولڈن جوبلی (1975–2025) یعنی پچاس سالہ خدمات کا جشن بھی اسی موقع پر منا رہی ہے۔ یوم سرسید کی یہ پر وقار تقریب 17 اکتوبر بروز جمعہ شام 6:30 بجے سے اندرا گاندھی پرتشٹھان، گومتی نگر، لکھنؤ میں منعقد ہوگی۔ تقریب کے مہمانِ خصوصی ممتاز علیگ جسٹس آگسٹین جارج مسیح، معزز جج سپریم کورٹ آف انڈیا ہوں گے۔ جبکہ مہمانِ خاص کی حیثیت سے پروفیسر سید وسیم اختر، بانی و چانسلر، انٹیگرل یونیورسٹی، لکھنؤ شرکت کریں گے جنھیں تعلیم کے شعبے میں نمایاں خدمات پر" پدم بھوشن ڈاکٹر کلب صادق میموریل ایوارڈ فار ایکسی لنس ان ایجوکیشن" سے نوازا جائے گا۔ مہمانِ اعزازی کے طور پر پروفیسر اسد اللہ خاں، پروفیسر آف بایو ٹیکنالوجی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، علیگڑھ شریکِ تقریب ہوں گے۔ تقریب کا اختتام روایتی سرسید ڈنر پر ہوگا۔ اس موقع پر اموبا لکھنؤ کے ارکان نے علیگ برادری اور محبانِ علی گڑھ سے پرزور اپیل کی ہے کہ وہ اس تاریخی تقریب میں شریک ہو کر سرسید احمد خاں کی تعلیمات، خدمات اور مشن کو خراجِ عقیدت پیش کریں اور اموبا لکھنؤ کے پچاس شاندار برسوں کی کامیابیوں کا جشن منائیں۔

سرسید نے مسلمانوں کو سر اٹھا کر چلنے کا موقع فراہم کیا

آل انڈیا بزم جوہر کے زیر اہتمام یوم سرسیّد کا اہتمام، مشاعرے کا انعقاد

لکھنؤ: آل انڈیا بزم جوہر کے زیر اہتمام مولانا محمد علی جوہر فاؤنڈیشن ہال امین آباد میں یوم سرسیّد کا اہتمام کیا گیا۔ جس کی صدارت ایم، اے، حبیب ایڈوکیٹ نے کی۔ جبکہ نظامت کے فرائض آفتاب اثر ٹانڈوی نے بحسن و خوبی انجام دئے۔ جلسہ کا آغاز حافظ ارشد طالب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدہٗ عرفان لکھنوی اور سلیم تابش نے نعت پاک پیش کی۔ جلسے میں مہمانان خصوصی ڈاکٹر انیس انصاری، ڈاکٹر مسیح الدین خاں، رحمت لکھنوی، فعت شیدا صدیقی نے شرکت کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں اترپردیش مسلم سماج کے صدر اور سوشلسٹ رہنماں ایم، اے، حبیب ایڈوکیٹ نے سرسیّد کو اپنی عقیدت کے خراج پیش کرتے ہوئے انہیں علم اور علم کی مشعل راہ بتایا۔ جس کی روشنی نہ صرف ہندوستان بلکہ پوری اپنی تابنا کیوں سے ہمیشہ روشن کرتی رہے گی۔ ان کے مطابق ہندوستان ایک دلہن کے مانند ہے اس کے دو خوبصورت آنکھیں ہیں۔ سرسیّد کے افکار و خیالات کو اپنی ترقی راہ پر گامزن ہو سکتے ہیں اور وطن عزیز میں رخ ومحبت اور یگانگت کی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔

مولانا سکندر اصلاحی نے کہا آج لوگ ان کی مذہبی فکر کو نشانہ بنا کر انہیں مہتم کرنے کی مذموم کوششیں کسی خاص مقصد کے تحت کر رہے ہیں۔ جو قابل مذمت ہے۔ سر سیّد نے ہندوستانی مسلمانوں کو سماج میں سر اٹھا کر زندگی گزارنے کا موقع فراہم کیا انیس انصاری نے خراج اس طرح پیش کیا انھوں نے کہا سرسیّد نے انتہائی دانشمندی اور دور اندیشی کا ثبوت دیتے ہوئے حکومت وقت سے مسلمانوں کے تعلیمی مسائل کو حل کرنے ہمشال اور انتہائی کامیاب کوشش کی جس کے نتیجہ میں ان کے ادارہ علی گڑھ فارغ التحصیل میں طلبہ بیک وقت تین ممالک کے سربرار رہے۔ سرسیّد قومی یکجہتی کے علم بردار تھے۔ ڈاکٹر مسیح الدین خان کہا کہ سرسیّد اپنے افکار کے ذریعے ہندوستانی قوم کو اپنے تحریک دی اور دوسری طرف تعلیمی میدان میں قلم کے ذریعے رہنمائی فرمائی انگریزی اور سائنسی تعلیم کو لازمی قرار دیا۔ محمد وصی صدیقی نے کہا سرسیّد احمد خاں نے مجتہد انسانیت اور جدید علوم اور روشن دماغ سے قوم اور ملت کو نئی راہ دکھائی انھوں نے مزید کہا کہ سرسیّد کی خدمات نسل نو میں متعارف کرانا ہماری ذمہ داری ہے۔ رحمت رسول رحمت لکھنوی نے کہا کہ سرسیّد احمد خاں نے جو تعلیمی کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں انہیں ہم فراموش نہیں کر سکتے۔ آخر میں مشاعرہ ہوا جس میں منتخب اشعار نذر قارئین ہیں:

حصار ٹوٹ ہی جائے گا ظلمتِ شب کا
مرے چراغوں میں شامل مرا لہو بھی تو ہو
(رحمت لکھنوی)

جہالت گمرہی کے سب اندھیرے دور کرنے کو
چلی ہے لیکے اک عزم جواں تحریک سرسیّد
(رفعت شیدا صدیقی)

وہ اپنے آپ میں اک بزم تھے تنظیم تھے یارو!
اسی تنظیم کے سردار بھی تھے سرسیّد
(آفتاب اثر ٹانڈوی)

اس کے علاوہ عرفان لکھنوی، سلیم تابش، ارشد طالب، ثابت لکھنوی نے اپنے کلام پڑھے۔ آخر میں آفتاب اثر ٹانڈوی نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

علی گڑھ تحریک کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت: راحت ابرار

علی گڑھ: (پی این ایس) تعلیمی امور میں سرسید کے افکار اور عملی اقدامات نے علی گڑھ تحریک کی شکل اختیار کی، جس کی اہمیت اور افادیت ہر دور میں تسلیم کی گئی اور آج بھی وہی معنویت برقرار ہے۔ ان خیالات کا اظہار ڈاکٹر راحت ابرار نے کیا، وہ مرکز پیشہ ورانہ فروغ برائے اردو اساتذہ (اردو اکادمی) کے زیر اہتمام یوم سرسید کے موقع پر ایک خصوصی خطبہ بعنوان علی گڑھ تحریک کی صداقت میں خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے زور دیا کہ علی گڑھ تحریک کے اغراض و مقاصد کو فروغ دینا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ڈاکٹر راحت ابرار نے مزید کہا کہ سرسید نے زندگی کے تمام شعبہ جات میں اپنا نمایاں نقش چھوڑا اور انہیں جدید ہندوستان کے معماروں میں شمار کیا جاتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ سرسید 1857 کے واقعات اور حالات کے پیداوار تھے اور ان کی سیاسی بصیرت تحریک کی فکری جہت میں نمایاں کردار ادا کرتی ہے۔ ڈاکٹر زبیر شاداب خان نے اپنے صدارتی کلمات میں سرسید کو وقت کا سب سے بڑا نباض اور مستقبل شناس قرار دیا۔ انہوں نے کہا کہ سرسید نے مسلمانوں کے لیے جدید تعلیم کی ضرورت پر زور دیا تاکہ وہ سائنس اور عصری علوم سے مکمل واقف ہو سکیں۔ مزید برآں، علی گڑھ تحریک کا ایک اہم مقصد مسلمانوں کے اقتصادی و معاشی حالات اور تہذیبی اقدار کو فروغ دینا بھی تھا۔ اسی طرح، اس تحریک نے مسلمانوں میں سیاسی شعور بیدار کرنے میں بھی ایک کلیدی کردار ادا کیا۔ جلسے کی نظامت ڈاکٹر مشتاق صدف نے کی اور تقریب کا آغاز ڈاکٹر عرفان احمد کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس موقع پر جناب جانی فاسٹر نے علی گڑھ پر ایک خوبصورت نظم پیش کی۔ علاوہ ازیں، پروفیسر خورشید احمد، پروفیسر ضیاالرحمان صدیقی، ڈاکٹر ابو صالح، ڈاکٹر عمر رضا، ڈاکٹر معید رشیدی، ڈاکٹر رفیع الدین، ڈاکٹر مامون رشید، ڈاکٹر ابوبکر صدیقی اور طلبا و طالبات نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

درگاہ وارث پاک امن و بھائی چارے کی علامت: اکھلیش

ایس پی سربراہ نے مزار پاک پر چڑھانے کیلئے چادر بھیجی

لکھنؤ: (پریس ریلیز) سماج وادی پارٹی کے قومی صدر اکھلیش یادو نے آج پارٹی دفتر لکھنؤ میں صوبائی سکریٹری قیوم پردھان کو مدعو کر کے دیوئی شریف میں جاری عرسِ حضرت وارث علی شاہؒ کے موقع پر اپنی جانب سے عقیدت و احترام کی علامتی چادر سپرد کی۔ اکھلیش یادو نے اس موقع پر کہا کہ "دیوئی شریف امن، محبت اور بھائی چارے کی سرزمین ہے۔ حضرت وارث پاکؒ کا پیغام آج بھی ہمیں انسانیت، اخوت اور باہمی احترام کا سبق دیتا ہے۔" انہوں نے مزید کہا کہ "یہ عرس صرف ایک روحانی اجتماع نہیں بلکہ انسانوں کے درمیان محبت، یکجہتی اور خیر سگالی کا پیغام لے کر آتا ہے۔ میری دعا ہے کہ اس مقدس موقع پر ریاست اور ملک میں امن و آشتی برقرار رہے اور ہر دل کو سکون و سلامتی نصیب ہو۔" انہوں نے قیوم پردھان سے کہا کہ وہ پارٹی کی جانب سے درگاہ پر چادر پیش کریں اور سب کے لیے خیر و برکت، امن و سلامتی اور خوشحالی کی دعا کریں۔ قیوم پردھان نے اس موقع پر پارٹی صدر کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ "اکھلیش یادو جی نے ہمیشہ مذہبی ہم آہنگی، روحانی روایتوں اور مشترکہ تہذیب کے احترام کا مظاہرہ کیا ہے۔ دیوئی شریف کا عرس محض ایک مذہبی تقریب نہیں بلکہ صدیوں پرانی گنگا۔جمنی تہذیب اور قومی اتحاد کی روشن مثال ہے۔" عرسِ دیوئی شریف میں ملک و بیرونِ ملک سے زائرین کی آمد کا سلسلہ جاری ہے، جہاں حضرت وارث پاکؒ کے آستانے سے امن، محبت اور انسانیت کا پیغام عام کیا جا رہا ہے۔ سماج وادی پارٹی کی جانب سے بھیجی گئی یہ چادر اس بات کی علامت ہے کہ سیاست سے بڑھ کر انسانیت اور اخوت کے رشتے کو ہمیشہ مقدم رکھا جائے۔ عرس کے موقع پر قیوم پردھان کی قیادت میں پارٹی کا خصوصی وفد دیوئی شریف روانہ ہوا، جو اکھلیش یادو کی جانب سے نذرانۂ عقیدت پیش کرے گا اور امن و اتحاد کے پیغام کو عام کرے گا۔

پارہ علاقے سے نوجوان کی لاش برآمد

لکھنؤ: (پی این ایس) لکھنؤ کے پارا تھانہ علاقے میں بدھ کی صبح ایک چونکا دینے والا واقعہ پیش آیا، جہاں وکرم نگر اوور برج کے نیچے سے بوری میں بھری ایک نوجوان کی برہنہ لاش ملی۔ مقتول کے گلے میں رسی بندھی تھی اور جسم پر زخموں کے نشانات تھے جو واضح طور پر قتل کی واردات کا اشارہ دے رہے تھے۔ لاش سبزی منڈی کے قریب کچرے کے ڈھیر سے برآمد ہوئی۔ مقامی لوگوں نے صبح ایک مشکوک بوری کو دیکھا اور اسے کھولا تو نوجوان کی لاش برآمد ہوئی۔ واقعے کی اطلاع ملتے ہی پولیس جائے وقوعہ پر پہنچی، علاقے کو گھیرے میں لے کر شواہد کو حاصل کر لیا۔ اسٹیشن ہاؤس آفیسر سریش سنگھ نے بتایا کہ متوفی کی عمر 28 سے 30 سال کے درمیان ہے۔ پولیس کو شبہ ہے کہ قتل کسی اور جگہ ہوا اور لاش اوور برج کے نیچے پھینک دی گئی۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ سے ریشے، مٹی اور فنگر پرنٹس اکٹھے کئے۔ قریبی سی سی ٹی وی کیمروں کی فوٹیج کی جانچ کی جا رہی ہے تاکہ معلوم کیا جا سکے کہ لاش کب اور کون سی گاڑی لے کر آئی۔ اے ڈی سی پی ویسٹ دھنجے کشواہا نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور یقین دلایا کہ پورے معاملے کو جلد ہی حل کر لیا جائے گا۔ لاش کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا گیا ہے۔

اولیاء شریعت محمدیؐ کے مطابق زندگی گذارتے ہیں

خانقاہ عارفیہ میں عرسِ محبوبِ سبحانی ومحبوبِ الٰہی کے موقع پر علما ومشائخ کا خطاب

کوشامبی: عارف باللہ شیخ ابوسعید احسان اللہ محمدی مدظلہ العالی کی سرپرستی میں منعقد اس روحانی اجتماع میں علمائے کرام و مشائخ عظام نے شرکت فرمائی اور کتاب وسنت اور سیرتِ پیمبر کی روشنی میں ایمان، عمل، امن اور محبت کو فروغ دینے پر زور دیا۔ اس کے لیے انہوں نے اولیائے کرام کی حیات و تعلیمات سے ایمان افروز واقعات و نکات پیش کیے۔ خانقاہ عالیہ عارفیہ، سید سراواں، کوشامبی کے روح پرور اور ایمان افروز ماحول میں منعقد عرسِ محبوبانِ الٰہی نہایت عقیدت، احترام اور تزک و احتشام کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ 2 روزہ عرس کی تقریبات میں ایمانی و اصلاحی خطابات کے 6 سیشن ہوئے، جب کہ دونوں دن بعد نماز عشا سماع کی محافل منعقد ہوئیں۔ صلاۃ وسلام، دعا اور تقسیمِ لنگر پر عرس کا اختتام ہوا۔

13 اکتوبر کی صبح پہلے اجلاس میں دعا کی قبولیت کے حوالے سے مفتی آفتاب رشکِ مصباحی نے کہا: "دعا اُسی وقت قبول ہوتی ہے جب بندہ محض زبان سے نہیں بلکہ اپنے پورے وجود سے اللہ کی طرف متوجہ ہو۔ دعا کی قبولیت کے لیے اخلاص، صدقِ مقال، حلال کمائی اور دل کی حاضری لازمی شرطیں ہیں۔ دعا عبادت کا مغز ہے، مگر اس مغز کو صرف وہی پاتا ہے جس کا دل گناہوں سے پاک ہو۔" ڈاکٹر ذیشان احمد مصباحی نے شیخ عبدالقادر جیلانی کے حوالے سے بتایا: "شیطان کی ہتھکنڈوں سے بچنے کے لیے ضروری ہے کہ ایک شیخ کامل کی صحبت میں اس طرح رہے جیسے مردہ بدستِ زندہ۔" مزید فرمایا کہ آج کے دور میں پیر و مرید کا رشتہ ظاہری رسومات میں الجھ کر اپنی روحانی اصل کھو چکا ہے، جب کہ صوفیہ نے ہمیشہ علم، اخلاص اور خدمتِ خلق کو سلوک کا زینہ بنایا۔ 13 اکتوبر کو بعد از عصر مولانا محمد ذکی نے ولایت کی حقیقت، مقام اور معیار پر نہایت واضح اور مدلل انداز میں گفتگو کی۔

14 اکتوبر کی صبح مولانا ضیاء الرحمٰن علیمی صاحب نے "محبوبِ سبحانی اور محبوبِ الٰہی کی زندگی میں آزمائشیں" کے عنوان پر ایمان افروز خطاب کیا۔ مفتی امام الدین سعیدی صاحب نے بھی روحانی تربیت اور اصلاحِ نفس پر مدلل گفتگو کی۔ آپ نے محبوبِ الٰہی کے روحانی سفر کو نہایت عمدہ انداز میں سامعین کے گوش گزار فرمایا، جس سے محفل میں کیف و سرور کا سماں بندھ گیا۔ عرس کی اختتامی نشست میں مولانا عارف اقبال مصباحی، مفتی کتاب الدین رضوی کا خطاب ہوا۔

تھانوں میں خواتین کے مسائل ترجیحی بنیاد پر سنے جائیں

کمیشن کی وائس چیئرپرسن اپرنا یادو کی ہدایت

بہرائچ: (نامہ نگار) نائب صدر (نائب وزیر سطح)، اترپردیش ریاستی خواتین کمیشن، مسز اپرنا یادو نے کلکٹریٹ کے احاطے میں واقع عوامی سماعت کے کمرے میں ایک درجن سے زیادہ متاثرہ خواتین کے مسائل سنے۔ عوامی سماعت کے دوران موجود پولیس افسران کو ہدایت کی گئی کہ تمام تھانوں میں خواتین کے مسائل ترجیحی بنیادوں پر سنے جائیں تاکہ انہیں جلد انصاف مل سکے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کے ساتھ کسی بھی سطح پر ناانصافی نہیں ہونی چاہیے اور جب بھی خواتین کو ہراساں کرنے کا کوئی معاملہ سامنے آئے تو فوری کارروائی کی جائے۔ خواتین کی عوامی سماعت کے دوران نائب صدر مسز یادو نے پیاگ پور تھانہ کے تحت گاؤں گونڈورا آرکاپور کے رہائشی، ہردی تھانے کے تحت گاؤں بھیروا کی رہنے والی محترمہ شبانہ بیٹی محمد ہاسم، صابر کی بیوی صابر، روپیڈیہا پولیس اسٹیشن کے تحت گاؤں رائے پورداکلیان پور کی رہنے والی مسز علی راجب بیوی اور مسٹر علی راجپوت کے مقدمات کی سماعت کی۔ دیوی بیوی مرحوم انیل کمار ساکنہ خیر ہنیا، گاؤں بھمنی سیدا ساکنہ رسیا تھانہ، مسز آرتی دیوی بیوی دیپو بیٹی دیواری، لکشمی نارائن ساکنہ مورتیہا تھانہ گاؤں آہیر نکوٹی، سی دختر علی احمد ساکنہ کوتوالی، مسٹر نوجڑس کی بیوی محمد کیلا ساکنہ۔ موتی پور تھانہ کی مسز ریشتی زوجہ ملک، بونڈی تھانہ کے گاؤں تندوال، تلک رام کی بیوی سمن، بونڈی تھانہ کے گاؤں بیتورا سرسٹھ ساکنہ، پھول متی بیوی تروینی، کھٹیہا چوکی کے تحت وکاس ساہنی کی خوشبو بیوی، رانی پور گوبر ہی ساکنہ ویش گنیش تھانہ۔ پریم ناتھ کی بیوی اوشا دیوی، نندنی ورما بیوی سنیل کمار ساکنہ لکھاری، متیرا تھانہ اور بلبل نواز ساکنہ متیرا تھانہ، شہناز بیوی عرفان کے مقدمات کی سماعت کرتے ہوئے موقع پر موجود افسران کو ضروری ہدایات دیں۔ سرکل آفیسر مکی پوروا مسز ہرشیتا تیواری، چیف میڈیکل آفیسر ڈاکٹر سنجے کمار، ڈسٹرکٹ پروبیشن آفیسر ونود رائے، ڈسٹرکٹ سپلائی آفیسر نریندر تیواری، سوشل ویلفیئر آفیسر شردھا پانڈے، پی ڈی ڈی آر ڈی اے منیش کمار، ڈسٹرکٹ پروگرام آفیسر نہاریکا وشوکرما، خواتین پولیس اسٹیشن صدر منجو یادو اور دیگر متعلقہ افسران موجود تھے۔

اڑان اکیڈمی کے اسکالرشپ امتحان میں طلبا میں جوش

علی گڑھ: اڑان اکیڈمی کا فاؤنڈیشن اور AMU انٹری شپ سکالرشپ ٹیسٹ 2025 کو کل شہر بھر سے طلباء کی پرجوش شرکت دیکھی گئی۔ اکیڈمی کے احاطے میں منعقد ہونے والے اس ٹیسٹ کا مقصد فاؤنڈیشن اور AMU داخلہ جاتی امتحان 2026 کی تیاری کرنے والے طلباء کو وظائف فراہم کرنا تھا۔ یہ تقریب ایک بڑی کامیابی تھی، جس میں طلباء نے ریاضی، سائنس، اور استدلال میں اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ یہ ایک عمدہ تجربہ تھا، اور مجھے اچھا رینک حاصل کرنے کا اعتماد ہے، یاسر عباد، ایک شریک طالب علم نے کہا۔ اڑان اکیڈمی کے ڈائریکٹر، جناب حسین نے شرکت پر اطمینان کا اظہار کیا۔ ہمیں اس ردعمل پر بہت خوشی ہے اور ہم جلد ہی نتائج کا اعلان کرنے کے منتظر ہیں۔

تقریب کے مہمان خصوصی جناب پروفیسر مرزا محمد محسن صاحب تھے، اور مہمان اعزازی جناب پروفیسر محمد نوید خان اور ڈاکٹر شجاعت حسین صاحب تھے۔ یہ تقریب ابوذر سر اور مظاہر سر کی نگرانی میں کامیابی سے مکمل ہوئی، جس میں نگرانی کے لئے دیگر فیکلٹی ممبران بھی موجود تھے، جن میں فضا زہرہ زیدی، ساجد حسین، حسن جمیل، اور سید اسد عباس شامل تھے۔ اعلیٰ کارکردگی دکھانے والوں کو بیگ، تمغے، ٹرافی، اور سرٹیفکیٹ سے نوازا گیا۔ فاؤنڈیشن اور AMU داخلہ جاتی امتحان 2026 کے لئے ٹیوشن فیس پر 10% سے 100% تک وظائف دیے گئے، جو ان کے رینک پر مبنی تھے۔ وظیفہ ٹیسٹ نے طلباء اور والدین میں جوش پیدا کیا ہے، جس میں بہت سے لوگ اکیڈمی کے اقدام کی تعریف کر رہے ہیں۔ نتائج 12 اکتوبر کو قرار دیے گئے تھے۔ اس وظیفہ کے اقدام سے متعدد ہونہار طلبا کے مستقبل روشن ہونے کی امید ہے جس سے اڑان اکیڈمی کی تعریف ہو رہی ہے۔

شعبہ اُردو لکھنؤ یونیورسٹی میں ادبی مذاکرہ آج

لکھنؤ۔ (پریس ریلیز) انشائیہ نگار شاعر وادیب عزادار حسین ساجد جلال پوری کی تصانیف 'رنگ رنگ کے شاعر' و 'رنگ رنگ کی صنعت' کا اجرا اور ادبی مذاکرہ کل بتاریخ 16/ اکتوبر بروز جمعرات کو شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی ہونا قرار پایا ہے۔ اس ادبی جلسے میں صدر محفل کی حیثیت سے پروفیسر عصمت ملیح آبادی شرکت کریں گے اور کلیدی خطبہ صدر شعبہ اردو پروفیسر عباس رضا نیر صاحب کا ہوگا۔ مہمان خصوصیت خصوصی کی حیثیت سے پروفیسر صابرہ حبیب سابق صدر شعبہ انگریزی لکھنؤ یونیورسٹی شرکت کریں گی۔ جلسے میں اظہار خیال کے لیے ڈاکٹر جانثار عالم صاحب اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو لکھنؤ یونیورسٹی کے علاوہ ڈاکٹر سردار مہدی اور ریسرچ اسکالر غلام عباس ہلوری شامل ہیں۔ اظہار تشکر کے فرائض ڈاکٹر محمد ریحان گیسٹ فیکلٹی شعبہ اردو کریں گے اور نظامت کے فرائض کیف غازی انجام دیں گے۔ صدر شعبہ اُردو پروفیسر نیر جلال پوری نے تمام طلبہ اور ریسرچ اسکالرز کو اس جلسے میں شرکت کرنے کی گزارش کی ہے۔

ڈیوائن ڈینٹل کیئر کلینک کا افتتاح

لکھنؤ (نامہ نگار) عالم باغ واقع گریجویٹ ایم ایل سی اونیش کمار سنگھ نے ڈیوائن ڈینٹل کیئر کلینک کا افتتاح کیا۔ کلینک کے چیف فزیشن ڈاکٹر کیرتی سنگھ بھی موجود تھے۔ کلینک کا افتتاح کرنے کے بعد، مہمان خصوصی اونیش کمار نے کہا کہ اس علاقے میں ڈینٹل کلینک کا کھلنا آس پاس کے لوگوں کے لیے بہت آسان اور فائدہ مند ہوگا اور یہ کلینک دانتوں کے تمام قسم کے مسائل کو دور کرے گا۔ ڈاکٹر کیرتی سنگھ نے کہا کہ دانتوں کے سب سے سنگین مسائل کا علاج بھی کم قیمت پر کیا جائے گا۔ ڈیوائن ڈینٹل کیئر ہر منگل کو مریضوں کی سہولت کیلئے مفت دانتوں کا کیمپ بھی لگایا جائے گا۔ پروگرام میں بنیادی طور پر ایم ایل سی گریجویٹ اونیش کمار سنگھ، راشٹریہ لوک دل

پروفیشنل فورم کے ریاستی صدر، امبوج پٹیل ہائی کورٹ کے وکیل، پنکج کمار، منیش پٹیل، سمیت سنگھ، اشونی پرتاپ سنگھ، آر کے پٹیل، منیجر ایس کے سنگھ اور دیگر معززین موجود تھے۔

پٹاخہ فیکٹری میں دھماکہ، ایک درجن افراد زخمی

سلطانپور: جے سنگھ پور کوتوالی کے تحت موضع میاں گنج میں پٹاخوں کا کام کرنے والے محمد یسین کے گھر آج صبح پٹاخوں میں آگ لگ جانے کے سبب دھماکہ ہو گیا جس سے گھر کی ایک چھت اڑ گئی اور دیواروں میں دراریں آ گئیں اس دھماکہ میں یسین کے گھر کے پانچ افراد زخمی ہوئے جب کہ پڑوس کے بھی سات افراد معمولی طور پر زخمی ہوئے۔ یسین کے گھر والے پانچ افراد کی حالت اچھی نہ دیکھ کر سی ایچ جے سنگھ پور سے ضلع اسپتال بھیج دیا گیا ہے۔

وقف املاک کو پورٹل پر درج کرانے کیلئے سکریٹریوں کی تقرر

سلطانپور: ضلع اقلیتی بہبود افسر کے دفتر سے جاری ایک پریس نوٹ میں سلطانپور کے وقف متولیان سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ اپنی وقف املاک کی تفصیل امید پورٹل پر درج کرا دیں۔ اس ضمن میں ضلع سلطانپور میں وقف بورڈ نے تین سکریٹریوں تنویر احمد موبائیل نمبر 8009728086، مرزا اکرم بیگ موبائیل نمبر 9335716353 اور حاجی انور کو بطور سکریٹری نامزد کرتے ہوئے درخواست کی ہے کہ ان سکریٹریوں کے توسط سے وقف متولیان اپنی اپنی وقف جائداد کو امید پورٹل پر درج کرا لیں۔ نیز ضلع اقلیتی بہبود دفتر میں تعینات وقف معاملات کے ملازمین بالکرن اور آشیش شرما سے بھی ملاقات کر کے اپنی املاک درج کرا سکتے ہیں۔

کرامت کالج میں سیرت النبی کوئز کمپیٹیشن کا انعقاد

لکھنؤ: کرامت حسین مسلم گرلز پی جی کالج لکھنؤ کے مینجر سید نوید احمد کی سرپرستی اور پرنسپل ڈاکٹر ہما خواجہ کی رہنمائی میں شعبہ عرب کلچر کے زیر اہتمام سیرت النبی کے عنوان پر کوئز مقابلے کا انعقاد ہوا جس میں کالج کی طالبات نے بڑے جوش وخروش کے ساتھ حصہ لیا۔ اس مقابلے میں شامل تمام طالبات کو جلد ہی سرٹیفکیٹس سے نوازا جائے گا۔ نیز نمایاں نمبر حاصل کرنے والی طالبات کو پرکشش انعامات سے سرفراز کیا جائے گا۔ یہ کوئز مقابلہ شعبہ عرب کلچر کی صدر ڈاکٹر شعیزی یونس، ڈاکٹر زینب اخلاق اور افسانہ خاتون کی نگرانی میں ہوا۔

قابض اسرائیل اب بھی غزہ میں قحط کو نسل کشی کے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے: یورومیڈ

غزہ: یورومیڈیٹرینین ہیومن رائٹس مانیٹر نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل غزہ کی پٹی میں امداد کی مسلسل بندش اور غذائی قلت کے ذریعے قحط کو ایک منظم نسل کشی کے ہتھیار کے طور پر استعمال کر رہا ہے، اور غزہ میں بھوک کا خطرہ بدستور برقرار ہے۔

اپنے بیان میں انسانی حقوق کے ادارے نے کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں داخل ہونے والی اشیائے خورد و نوش اور امدادی سامان کی محدود مقدار، محصور فلسطینیوں کی حقیقی ضروریات کے صرف ایک معمولی حصے کے برابر ہے۔

بیان میں مزید کہا گیا کہ ''ہم قابض اسرائیل کی جانب سے انسانی امداد میں مزید کمی کے اشاروں اور رفح کراسنگ کو بند رکھنے پر گہری تشویش کا اظہار کرتے ہیں، جس کی آڑ میں وہ اپنے ہلاک فوجیوں کی لاشوں کی عدم حوالگی کا بہانہ بنا رہا ہے۔''

مانیٹر کے مطابق قابض اسرائیل نے گذشتہ جمعہ کے روز جنگ بندی کے بعد صرف دو دن کے دوران 173 ٹرکوں کو امداد لے جانے کی اجازت دی، جب کہ پیر کے روز کسی بھی ٹرک کو داخلے کی اجازت نہیں دی گئی اور منگل کو بھی یہ عمل یہودی مذہبی تہواروں کے بہانے معطل رہا۔

ادارے نے کہا کہ قابض اسرائیل کی طرف سے امداد کے حجم پر مکمل کنٹرول اور جنگ بندی معاہدے پر عمل درآمد سے گریز اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ وہ نسل کشی کے جرائم پر مصر ہے۔ ادارے نے واضح کیا کہ انسانی امداد کی فراہمی کوئی رعایت یا اختیار نہیں بلکہ ایک بین الاقوامی قانونی ذمہ داری ہے جس پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا جا سکتا۔

مانیٹر نے اس امر پر زور دیا کہ ''تمام انسانی امداد غیر جانب دار بنیادوں پر، صرف ضرورت اور انسانی تقاضوں کے مطابق فراہم کی جانی چاہیے، نہ کہ کسی امتیاز، تاخیر یا سیاسی مفاد کے تحت''۔ ادارے نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ غزہ میں تمام عسکری کارروائیوں کے مکمل خاتمے اور قابض اسرائیل کی جانب سے مسلط کردہ ظالمانہ محاصرے کے فوری و مکمل خاتمے کے لیے اقدامات کرے۔ ساتھ ہی ایسی بین الاقوامی ضمانتیں فراہم کی جائیں جو قابض ریاست کو دوبارہ محاصرہ مسلط کرنے یا انسانی امداد کی ترسیل میں رکاوٹ ڈالنے سے روک سکیں۔

مانیٹر نے خبردار کیا کہ اگر عالمی برادری نے قابض اسرائیل کی ان سنگین خلاف ورزیوں پر خاموشی اختیار کی یا نرمی دکھائی تو یہ دراصل ایک نئی نسل کشی کے حالات کو دوبارہ جنم دینے کے مترادف ہوگا۔

جنوبی لبنان پر قابض اسرائیلی جارحیت، تین شہری زخمی

بیروت: قابض اسرائیلی افواج نے جنوبی لبنان کے دو علاقوں پر بمباری کی ہے جس کے نتیجے میں تین لبنانی شہری زخمی ہو گئے۔ یہ حملہ اس وقت کیا گیا جب حزب اللہ اور قابض اسرائیل کے درمیان فائر بندی کا معاہدہ تاحال برقرار ہے۔ اگرچہ دشمن ریاست کی جانب سے اس کی خلاف ورزیاں مسلسل جاری ہیں۔ لبنانی سرکاری خبر رساں ایجنسی کے مطابق ایک دشمن ڈرون نے جنوبی لبنان کے علاقے وادی جیلو کے راستے پر الخزامی کے داخلی راستے پر ایک موٹر سائیکل کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ایک شہری شدید زخمی ہوا جسے انسانی خدمت انجام دینے والی تنظیم ''جمعیۃ الرسالۃ'' کی ایمبولینس نے انتہائی نازک حالت میں ہسپتال منتقل کیا۔ اس سے قبل منگل کے روز ہی ایجنسی نے بتایا کہ قابض اسرائیلی ڈرون نے بنت جبیل کے علاقے میں واقع دو قصبوں، تبنین اور حاریص، کے درمیان بمباری کی جس کے نتیجے میں دو شہری زخمی ہوئے۔ زخمیوں کو تبنین سرکاری ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ان کی حالت کو مستحکم قرار دیا گیا۔ مزید تفصیلات فوری طور پر فراہم نہیں کی گئیں۔ منگل کی صبح قابض اسرائیلی فوج کی بکتر بند گاڑیاں جنوبی لبنان کے صوبہ النبطیہ کے ضلع بنت جبیل میں داخل ہوئیں، جبکہ اس سے قبل علاقے میں دشمن کے ڈرون طیاروں کی پروازیں غیر معمولی شدت کے ساتھ جاری رہیں۔ یاد رہے کہ اکتوبر سنہ 2023ء میں قابض اسرائیل نے لبنان پر حملہ شروع کیا تھا جو ستمبر سنہ 2024ء میں ایک ہمہ گیر جنگ میں تبدیل ہو گیا۔ اس خونریز جنگ میں چار ہزار سے زائد لبنانی شہری شہید اور سترہ ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے جبکہ انیس افراد کو گرفتار کر لیا گیا۔ نومبر سنہ 2024ء میں حزب اللہ اور قابض اسرائیل کے درمیان جنگ بندی کا معاہدہ طے پایا، تاہم دشمن ریاست نے اس معاہدے کی اب تک چار ہزار پانچ سو سے زائد بار خلاف ورزی کی ہے جس کے نتیجے میں سیکڑوں لبنانی شہری شہید اور زخمی ہو چکے ہیں۔ قابض اسرائیل تاحال جنوبی لبنان کی پانچ پہاڑیوں پر قابض ہے جنہیں اس نے گذشتہ جنگ کے دوران زیر تسلط لیا تھا، اس کے علاوہ وہ کئی دیگر لبنانی علاقے بھی عشروں سے غصب کیے ہوئے ہے۔

جنگی مجرم بنجمن نیتن یاھو ایک بار پھر بدعنوانی کے مقدمات میں عدالت کے سامنے پیش

غزہ: قابض اسرائیل کے وزیر اعظم بنجمن نیتن یاھو ایک بار پھر بدعنوانی کے الزامات کا سامنا کرنے کے لیے بدھ کے روز عدالت میں پیش ہوں گے۔ یہ پیشی ایسے وقت میں ہو رہی ہے جب امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے منگل کے روز قابض ریاست کے صدر اسحاق ہرزوگ سے نیتن یاھو کے لیے عام معافی دینے کی اپیل کی۔ قابض اسرائیلی ٹی وی چینل 12 کی رپورٹ کے مطابق بنجمن نیتن یاھو اور ان کی اہلیہ سارہ نیتن یاھو پر الزام ہے کہ اس نے مالدار تاجروں سے لگژری تحائف حاصل کیے جن کی مالیت 2 لاکھ 60 ہزار ڈالر سے زیادہ تھی۔ ان تحائف میں قیمتی سگار، جواہرات اور شیمپین کی بوتلیں شامل تھیں جو سیاسی رعایتوں کے بدلے دی گئیں۔ نیتن یاھو پر دو مزید مقدمات میں بھی الزامات عائد ہیں کہ انہوں نے دو بڑی قابض اسرائیلی میڈیا کمپنیوں کی خبروں کو اپنے حق میں موڑنے کی کوشش کی تاکہ عوامی رائے پر اثر انداز ہوا جا سکے۔ واضح رہے کہ امریکہ کے صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے پیر کے روز ایک بار پھر نیتن یاھو کے حق میں بیان دیتے ہوئے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ''ان پر برسوں سے چلنے والے مقدمات کا باب بند کیا جائے''۔

مقبوضہ بیت المقدس میں قابض فوج کے تشدد سے فلسطینی شہری شہید

غزہ: بدھ کے روز قابض اسرائیلی فوج کے بہیمانہ تشدد کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہری شمالی القدس کے قصبے الرام میں جام شہادت نوش کر گیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج نے جنین صوبے کے رہائشی 57 سالہ سلیم راجی حسن الفار پر الرام کی قیام گاہ پر اس پر وحشیانہ تشدد کیا، اس کے سر پر سنگین چوٹیں آئیں جس سے وہ موقع پر ہی شہید ہو گیا۔ سلیم الفار کا تعلق جنین کے نواحی علاقے الزبابدہ سے تھا۔ فلسطینی ہلال احمر نے تصدیق کی کہ اس کے عملے نے شہید فلسطینی کی میت قلندیہ چوکی پر قابض فوج سے وصول کی، جسے سر پر شدید ضربیں لگنے کے بعد فلسطین میڈیکل کمپلیکس منتقل کر دیا گیا۔ یہ دل دہلا دینے والا واقعہ ایسے وقت میں پیش آیا ہے جب غرب اردن اور القدس میں قابض اسرائیل کی فوجی کارروائیاں اور صہیونی آبادکاروں کے جرائم خطرناک حد تک بڑھ چکے ہیں۔ قابض فوج کی جانب سے فلسطینیوں کے خلاف ظلم و تشدد کا یہ سلسلہ اس وقت تیز تر ہوا جب قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی میں نسل کشی کی جنگ شروع کی، جس کے دوران ہزاروں بے گناہ فلسطینی شہید اور زخمی ہوئے۔ قابض صہیونی حکومت کے انتہا پسند وزراء اور سیاسی رہنما نہ صرف ان درندگی پر مبنی حملوں کی پشت پناہی کر رہے ہیں بلکہ غرب اردن میں نئی آبادیاں قائم کرنے اور فلسطینی زمینوں کے الحاق کے منصوبے بھی تیزی سے نافذ کر رہے ہیں۔

القسام بریگیڈز نے قابض فوجیوں کی لاشوں کی نئی کھیپ ریڈ کراس کے حوالے کر دی

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے عسکری ونگ القسام بریگیڈز نے منگل اور بدھ کی درمیانی شب قابض اسرائیل کے ہلاک فوجیوں کی لاشوں کی ایک نئی کھیپ بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کے حوالے کر دی۔ فلسطینی ذرائع ابلاغ کے مطابق ریڈ کراس کا ایک خصوصی قافلہ غزہ شہر پہنچا جہاں اس نے ان اسرائیلی فوجیوں کی لاشیں وصول کیں جنہیں القسام بریگیڈز نے قابض فوج کے حملوں کے دوران ہلاک کیا تھا۔ ذرائع کے مطابق ریڈ کراس کی گاڑیاں سخت سکیورٹی کے تحت ایک بند مقام پر داخل ہوئیں جہاں لاشوں کی حوالگی کا عمل مکمل کیا گیا۔ ادھر امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ غزہ میں جنگ بندی اور قیدیوں کے تبادلے سے متعلق معاہدے کے دوسرے مرحلے کا آغاز ہو چکا ہے۔ انہوں نے اپنے سوشل میڈیا پلیٹ فارم ''ٹروتھ سوشل'' پر لکھا کہ ''تمام 20 زندہ قیدی واپس آ چکے ہیں، مگر مشن ابھی ختم نہیں ہوا، کیونکہ قابض اسرائیل کے ہلاک فوجیوں کی لاشیں تاحال واپس نہیں کی گئیں۔ دوسرا مرحلہ اب شروع ہو رہا ہے''۔ واضح رہے کہ پیر کے روز 'حماس' نے اپنے پاس موجود تمام 20 زندہ اسرائیلی قیدیوں کو بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی کے ذریعے رہا کیا تھا، جس کے بدلے قابض اسرائیل نے اپنی جیلوں میں قید تقریباً 2000 فلسطینی اسیران کو رہا کیا۔ یہ معاہدہ اس جنگ بندی کے پہلے مرحلے کے تحت عمل میں آیا تھا جو 10 اکتوبر کو غزہ کی پٹی میں نافذ ہوا۔ یہ معاہدہ مصر، قطر، امریکہ اور ترکیہ کی ثالثی میں شرم الشیخ میں ہونے والے بالواسطہ مذاکرات کے نتیجے میں طے پایا تھا۔ یہ معاہدہ دراصل سابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی پیش کردہ تجویز پر مبنی تھا جسے حماس اور قابض اسرائیل نے ابتدائی مرحلے کے طور پر تسلیم کیا تھا۔ اسی دوران اقوام متحدہ نے منگل کی شب تصدیق کی کہ قابض اسرائیل نے اطلاع دی ہے کہ وہ بدھ سے غزہ میں صرف 300 امدادی ٹرکوں کو داخلے کی اجازت دے گا جو کہ طے شدہ مقدار کا محض نصف ہے۔ اقوام متحدہ نے مزید بتایا کہ قابض اسرائیل نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ وہ غزہ کی پٹی میں ایندھن یا گیس کی فراہمی کی اجازت نہیں دے گا سوائے ان انتہائی محدود مقاصد کے جو اس کی اپنی طے کردہ ''انسانی انفراسٹرکچر'' کی ضروریات سے متعلق ہیں۔ یہ تازہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب قابض اسرائیل مسلسل انسانی امداد کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرتے ہوئے غزہ کے عوام پر اجتماعی سزا مسلط کر رہا ہے تاکہ انہیں بھوک، بیماری اور محاصرے کے ذریعے جھکنے پر مجبور کیا جا سکے۔

قابض اسرائیلی فوج کی غرب اردن میں وسیع گرفتاری مہم، درجنوں فلسطینی گرفتار

غزہ: بدھ کے روز قابض اسرائیلی فوج نے غرب اردن کے مختلف علاقوں میں وسیع پیمانے پر چھاپے مار کر متعدد فلسطینی شہریوں کو گرفتار کر لیا، جبکہ رام اللہ کے قریب المغیر گاؤں کا داخلی راستہ بھی مکمل طور پر بند کر دیا گیا۔ مقامی ذرائع کے مطابق قابض فوج نے قلقیلیہ شہر کے مشرقی داخلی راستے سے داخل ہو کر کئی گھروں پر دھاوا بولا اور گھر گھر تلاشی کے دوران ساجد الفار، مہدی الجبر، قیس الحج حسن اور محمد الجعیدی کو گرفتار کر لیا۔ الخلیل میں بھی قابض فوج کی دراندازی کے دوران پانچ فلسطینیوں کو گرفتار کیا گیا۔ قابض فوج نے العروب کیمپ اور حلحول قصبے پر دھاوا بولا، گھروں کو تباہ کیا اور احمد رائف البدوی، محمد نادی الشریف اور محمد عبداللہ کرجہ کو گرفتار کر لیا۔ اسی طرح بیت امر قصبے میں بھی قابض صہیونی فوج نے گھر گھر تلاشی کے دوران کئی دروازے توڑ ڈالے اور محمد عمر ابو عیاش (62 سالہ) اور ابراہیم خلیل صبارنہ کو گرفتار کر کے نامعلوم مقام پر منتقل کر دیا۔ قابض فوج نے اسی دوران دو سابق اسیران کے گھروں پر بھی حملہ کیا۔ جنوبی الخلیل میں یاسر ابو ترک کے گھر اور یطا قصبے میں مراد ادعیس کے گھر کی تلاشی لی گئی اور ان کے گھریلو سامان کو درہم برہم کر دیا گیا۔

اسی تسلسل میں قابض اسرائیلی فوج نے بیت لحم کے مختلف علاقوں سے بھی چار فلسطینی شہریوں کو گرفتار کر لیا۔ گرفتار ہونے والوں میں مصطفیٰ موسیٰ نواورہ (علاقہ جبل الموالح)، محمد رائد زواہرہ (گر※فہ)، رائد عبدالکریم مذبوح (کاریتاس علاقہ) اور زکریا جمال عویضہ (ہندازہ مشرقی بیت لحم) شامل ہیں۔ قابض فوج نے ان کے گھروں پر دھاوا بول کر تلاشی لی اور اہل خانہ کو تشدد کا نشانہ بنایا۔ عینی شاہدین کے مطابق قابض فوج نے بیت لحم کے دیگر علاقوں میں بھی گھروں پر حملے کیے جن میں معتز مزہر اور عیسیٰ ابو عاہور کے گھر شامل ہیں۔ معتز مزہر کا ذاتی موبائل فون فوجی اہلکار ضبط کر کے لے گئے، تاہم دیگر علاقوں میں مزید گرفتاریوں کی اطلاع نہیں ملی۔ ادھر رام اللہ کے شمال مشرق میں واقع المغیر گاؤں کے مغربی داخلی راستے کو قابض اسرائیلی فوج نے مکمل طور پر بند کر دیا اور شہریوں کو گاؤں میں داخل یا باہر نکلنے سے روک دیا، جس سے عام زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی۔ یہ گرفتاری مہم اس وقت جاری ہے جب قابض اسرائیل غرب اردن کے شہروں اور قصبوں میں روزانہ کی بنیاد پر فوجی کارروائیاں کر کے فلسطینیوں کو نشانہ بنا رہا ہے تاکہ عوامی مزاحمت کو دبایا جا سکے اور فلسطینی قوم کو خوف و دہشت کے ذریعے جھکنے پر مجبور کیا جا سکے۔

ہم سکیورٹی اداروں کے ساتھ پوری قوت سے کھڑے ہیں، انتشار قبول نہیں: فلسطینی قبائل

غزہ: غزہ کی پٹی میں فلسطینی اتھارٹی کے ماتحت ''اعلیٰ قبائلی کونسل'' کے سربراہ حسنی المغنی نے اعلان کیا ہے کہ فلسطینی قبائل امن و امان کے قیام اور سماجی اتحاد کے تحفظ کے لیے مکمل طور پر سکیورٹی اداروں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ انہوں نے العربی ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ فلسطینی عوام اور قبائل کسی طور پر بھی افراتفری، لوٹ مار یا بدامنی کی واپسی کو قبول نہیں کریں گے۔

حسنی المغنی نے واضح کیا کہ ''وہ گمراہ گروہ جو قابض اسرائیل کی گود میں جا بیٹھے ہیں، اب انہیں اپنے جرم کی سزا بھگتنا ہوگی''۔

انہوں نے بتایا کہ ''غزہ کی سکیورٹی فورسز کے ساتھ ہمارا مکمل رابطہ اور ہم آہنگی جاری ہے تاکہ امن و استحکام کو یقینی بنایا جا سکے''۔ گذشتہ روز فلسطینی ذرائع ابلاغ نے اطلاع دی تھی کہ غزہ شہر میں مزاحمتی فورسز نے قابض اسرائیل کے ساتھ تعاون کرنے والے بعض عناصر اور قانون شکن گروہوں کے خلاف کارروائیاں کی ہیں۔

ان ذرائع کے مطابق ''رادع فورس'' (جو غزہ میں مزاحمت کی سکیورٹی سے وابستہ ہے) پورے علاقے میں ایک جامع سکیورٹی مہم چلا رہی ہے جس کے دوران بڑی تعداد میں ''قابض دشمن کے ایجنٹ'' اور دیگر مجرم عناصر کو گرفتار کیا گیا ہے۔

''رادع فورس'' نے تصدیق کی کہ اس کے دستے غزہ شہر میں تحقیقات اور مجرموں کے تعاقب کا عمل جاری رکھے ہوئے ہیں۔ فورس کے مطابق اس نے بعض مسلح ملیشیاؤں کے ٹھکانوں پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے اور ان عناصر کو حراست میں لیا ہے جن پر بے گھر فلسطینیوں پر فائرنگ، شہریوں پر حملے اور مزاحمتی کارکنوں کو نشانہ بنانے کے الزامات ہیں۔ فورس نے مزید بتایا کہ سکیورٹی اداروں نے ایک کارروائی کے دوران ان افراد کو بھی گرفتار کیا ہے جو مزاحمتی کارکنوں اور سکیورٹی اہلکاروں پر گولی چلانے میں ملوث پائے گئے۔ انہیں قانونی کارروائی کے لیے متعلقہ عدالتی اداروں کے سپرد کر دیا گیا ہے۔

''رادع فورس'' نے واضح کیا کہ ہر وہ شخص جو قابض اسرائیل کے ساتھ تعاون یا کسی جرم میں ملوث پایا گیا، اسے عدالتی کارروائی کا سامنا کرنا ہوگا۔ فورس نے اپنے عزم کا اعادہ کیا کہ وہ نظم و ضبط قائم کرنے اور تمام مسلح گروہوں اور تخریب کاروں کا خاتمہ کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ یاد رہے کہ گذشتہ چند مہینوں کے دوران قابض اسرائیل کی پشت پناہی سے بعض مسلح گروہوں نے غزہ میں انسانی امداد اور شہری املاک پر قبضے کی وارداتیں کی تھیں۔ جمعہ کے روز غزہ میں جنگ بندی کے نفاذ کے بعد نصف سے زیادہ بے گھر فلسطینی اپنے گھروں اور شمالی علاقوں کی جانب واپس لوٹ چکے ہیں، جہاں وہ تباہ شدہ بستیوں میں از سر نو زندگی کے آثار تلاش کر رہے ہیں۔

فلسطینی مزاحمتی جماعتوں کا وزارت داخلہ کی غداروں اور جرائم پیشہ گروہوں کے خلاف مہم پر مکمل اعتماد کا اظہار

غزہ: فلسطینی مزاحمتی جماعتوں نے غزہ میں وزارت داخلہ و قومی سلامتی کی جانب سے جاری سکیورٹی مہم کو سراہتے ہوئے اسے ایک قومی فریضہ قرار دیا ہے جس کا مقصد قانون شکن عناصر، غداروں، لٹیروں، بدعنوان گروہوں اور قابض دشمن کے ایجنٹوں کا قلع قمع کرنا ہے۔

بدھ کے روز اپنے مشترکہ بیان میں فلسطینی مزاحمتی دھڑوں نے کہا کہ وزارت داخلہ اور قومی سلامتی کی یہ سکیورٹی مہم مکمل قومی حمایت اور تمام فلسطینی گروہوں کے اتفاقِ رائے سے جاری ہے، جسے مزاحمتی سکیورٹی فورسز کی پشت پناہی حاصل ہے تاکہ غزہ میں امن و امان بحال کیا جا سکے اور دشمن کے آلۂ کار بننے والے گروہوں اور مجرمانہ نیٹ ورکس کو ختم کیا جا سکے۔

دھڑوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ وزارت داخلہ اور سکیورٹی اداروں کے ساتھ بھرپور تعاون کریں اور مطلوب افراد یا ان کے سہولت کاروں کی اطلاع فوراً دیں، کیونکہ ان مجرموں کی پشت پناہی کرنا یا ان کے جرائم پر خاموش رہنا دراصل ان کے جرائم میں شریک ہونے کے مترادف ہے۔

بیان میں تمام مجرموں اور غداروں کے لیے سخت پیغام دیتے ہوئے کہا گیا کہ قابض صہیونی اداروں اور ان کی خفیہ ایجنسیوں کے سہولت کاروں کے لیے غزہ میں کوئی جگہ نہیں۔ ہر وہ شخص جو قتل، غداری، لوٹ مار یا کسی بھی مجرمانہ سرگرمی میں ملوث پایا گیا، اسے فلسطینی انقلابی قانون کے مطابق قرار واقعی سزا دی جائے گی۔ کسی کے لیے بھی استثنا یا رعایت نہیں ہوگی۔ مزاحمتی گروپوں نے کہا کہ یہ سکیورٹی مہم ایک مقدس قومی ضرورت ہے جس کا مقصد فلسطینی شہریوں کا تحفظ، امن و استحکام کی بحالی اور دشمن کے تخریب کاروں کے نیٹ ورکس کا خاتمہ ہے۔

انہوں نے ان خاندانوں سے بھی اپیل کی جن کے افراد جرم یا غداری میں ملوث ہیں کہ وہ اپنے بیٹوں کو فوری طور پر وزارت داخلہ کے حوالے کریں اور مکمل یقین رکھیں کہ انصاف کے تقاضے منصفانہ تحقیقات اور عدالتی عمل کے ذریعے پورے کیے جائیں گے، جس سے عوام کے حقوق محفوظ اور جرائم کا خاتمہ یقینی بنایا جا سکے گا۔

مزاحمتی جماعتوں نے فلسطینی سکیورٹی اداروں اور وزارت داخلہ کے بہادر اہلکاروں کو خراجِ تحسین پیش کیا جن کی جانفشانی، قربانیاں اور ثابت قدمی پورے فلسطینی عوام کے لیے باعثِ فخر ہیں۔

'ہماری ہڈیاں توڑنا صہیونی جلادوں کے لیے تفریح تھی'، صہیونی زندانوں سے لوٹنے والے اسیران کے روح فرسا انکشافات

غزہ: یوں محسوس ہوتا ہے جیسے یہ لوگ ابھی ابھی قبروں سے زندہ اٹھ کھڑے ہوئے ہوں۔ ہڈیوں کا ڈھانچہ بنے جسم، زرد و پژمردہ چہرے، بکھرے بال، زخموں سے بھرا بدن، ہاتھوں، پیروں اور چہروں پر گہرے نشانات، خوف زدہ آنکھیں جو روشنی برداشت نہیں کر پاتیں اور ایک ایسی نفسیاتی شکستگی جو انہیں حقیقت سے نظریں ملانے سے روکتی ہے۔

یہ مناظر ان فلسطینی اسیران کے ہیں جو قابض اسرائیل کے ساتھ قیدیوں کے تبادلے کے بعد رہائی پائے۔ ان کی حالت ایسی تھی کہ گویا وقت نے ان پر بیس تیس برس ایک ساتھ گرا دیے ہوں۔ ان کے چہرے بتاتے تھے کہ صہیونی زندانوں میں گزرے ایام نے ان کی روحوں کو جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ رہائی کے بعد جب وہ بولنے لگے تو الفاظ ان کا ساتھ نہ دے سکے، زبانیں لرز گئیں، اور اذیت کی شدت بیان سے باہر ہو گئی۔

ان میں سے کئی ایسے تھے جو بیماریوں اور زخموں کے بوجھ تلے دبے ہوئے نکلے، جنہیں قابض اسرائیل نے دانستہ طور پر علاج سے محروم رکھا۔ وہ اپنے پیچھے رہ جانے والے رفقا کے لیے تڑپ رہے ہیں، ان کی آزادی کے لیے پکار رہے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ صہیونی جیلوں میں فلسطینی روزانہ ہزار بار مرتے ہیں۔ بھوکے، پیاسے، جسمانی اور نفسیاتی اذیتوں میں ڈوبے، اپنی عزت پر حملے سہتے ہوئے، گالیوں، دھمکیوں اور نفسیاتی جنگوں کے نشانے پر۔

ناقابلِ بیان اذیتیں

رہا ہونے والے اسیر ناجی الجعفراوی جب زندان کے اندھیروں سے باہر آئے تو سب چہروں میں اپنے بھائی صالح کا چہرہ تلاش کیا۔ مگر صالح اب زندہ نہ تھے۔ چند گھنٹے پہلے ہی وہ غزہ میں قابض فوج کی ایجنٹ قاتل ٹولیوں کے ہاتھوں شہید ہو چکے تھے۔

حافظ قرآن ناجی خوبصورت آواز میں تلاوت کرتا ہے اور دینی درس و خطبے دیتا رہا ہے لرزتی آواز میں کہتا ہے کہ ''قید و بند کی وہ کیفیت الفاظ سے بیان نہیں ہو سکتی۔ جیل کو کوئی بیان نہیں کر سکتا کیونکہ وہاں کی حقیقت بیان سے باہر ہے'' وہ کہتا ہے کہ ''جیل کا حال الفاظ میں سمیٹا جا سکتا ہے، نہ عبارتوں میں۔ وہاں کے عذاب کی گہرائی کو کوئی بلیغ زبان بیان نہیں کر سکتی۔ ہم تو گویا زمین کے پیٹ میں دفن تھے، زندہ مگر مردہ، اندھیروں کے اس گڑھے میں کہ جہاں وقت رک گیا تھا''۔

ناجی بتاتا ہے کہ اسے سو دن سے زیادہ آنکھوں پر پٹی باندھ کر ہاتھ پیچھے باندھ کر بٹھائے رکھا گیا۔ ''ہمیں بیت الخلا جانے کی اجازت ہر دو دن میں ایک بار ملتی، اگر قسمت سے موقع ملتا۔ ہمیں جوتوں تلے روندنا ان کا معمول تھا''۔ وہ کہتا ہے ''ہم موت کے اندھیروں سے نکلے ہیں، قبروں سے نکلے ہیں، برزخ کی زندگی سے واپس آئے ہیں۔ ہم نہیں جانتے تھے کہ واپس لوٹیں گے یا نہیں، مگر ہمیں یقین تھا کہ اللہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا''۔

بھوک، بیماری اور تشدد کی داستان

''میں ٹھیک نہیں ہوں، بالکل نہیں۔ ہمیں دو برس سے بھوکا رکھا گیا۔'' یہ الفاظ صحافی اسیر شادی ابو سیدو کے ہیں جو رہائی کے بعد بھی خوف و درد سے کانپ رہے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ رہائی سے چند لمحے پہلے تک بھی ان پر تشدد جاری رہا۔ وہ چیخ کر کہتے ہیں کہ ''پورا جیل عذاب ہے۔ ہڈی توڑنا ان کا معمول ہے۔ میری کلائیاں توڑ دیں، پسلیاں چکنا چور کر دیں۔ ہمیں توڑنے کے لیے وہ 'ہڈی توڑ پالیسی' استعمال کرتے تھے''۔

ابو سیدو جو ''فلسطین الیوم'' کے فوٹو گرافر ہیں بتاتے ہیں کہ قابض اسرائیل نے انہیں بغیر علاج کے چھوڑ دیا۔ ''میری آنکھ سے خون بہتا رہا کیونکہ انہوں نے جان بوجھ کر سر اور آنکھوں پر مارا''

اس نے بتایا کہ تفتیش کاروں نے دانستہ اس کی آنکھوں کو نشانہ بنایا کیونکہ وہ فوٹو گرافر تھا۔ ایک تفتیش کار نے مجھ سے کہا کہ میں تمہاری آنکھ ایسے نکالوں گا جیسے تمہاری کیمرہ کی آنکھ سے غزہ کے مظالم نکلوا لیتا تھا''۔ جب وکیل سحر فرنسس نے اسے دیکھا اور انسانی حقوق کی تنظیموں کو اطلاع دینے کی بات کی تو ابو سیدو نے کہا کہ ''انسانی حقوق کی نہیں، حیوانوں کے حقوق کی تنظیموں کو بتاؤ۔ شاید ان سے کچھ رحم مل جائے۔ انسانوں کے اداروں میں تو دل نہیں رہے''۔ وہ کہتا ہے ''میں دو برس سے بھوکا ہوں۔ قید سے پہلے بھی بھوکا تھا، قید میں بھی بھوکا رہا اور اب رہائی کے بعد بھی بھوکا ہوں''۔

صہیونی زندانوں میں نسل کشی

یہ دل دہلا دینے والی گواہیاں محض چند مثالیں ہیں ان مظالم کی جو قابض اسرائیل کی جیلوں میں فلسطینیوں پر ڈھائے جا رہے ہیں۔ یہ وہی نسل کشی ہے جو غزہ کے شہریوں پر کی جا رہی ہے، فرق صرف دیواروں کا ہے۔

کلب برائے اسیران کے مطابق سات اکتوبر کے بعد سے اب تک صہیونی جیلوں میں ستتر فلسطینی قیدی شہید ہو چکے ہیں۔ ان میں سے بیشتر اذیت، بھوک اور علاج کی کمی کے سبب دم توڑ گئے۔

اقوامِ متحدہ کی سابقہ رپورٹس میں بھی رہائی پانے والے قیدیوں، وکلا اور تصویری شواہد کی بنیاد پر بتایا گیا ہے کہ ان جیلوں میں زدوکوب، برہنہ تلاشی، مشقت آمیز پوزیشن میں بٹھانا، طویل قیود اور تذلیل معمول کی بات ہے۔ زندانوں کی حالت ایسی ہے کہ قیدی سانس تک لینے سے قاصر رہتے ہیں۔ روشنی، نہ صفائی، نہ ادویات، بنیادی انسانی ضرورتیں تک سلب کر لی گئی ہیں۔

یہ سب بین الاقوامی قوانین کی کھلی خلاف ورزی ہے۔ معاہدہ برائے انسدادِ تشدد، بچوں کے حقوق کے عالمی معاہدے اور انسانی و بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح پامالی۔

الشفاء ہسپتال کے ڈائریکٹر ڈاکٹر محمد ابو سلمیہ کے مطابق رہائی پانے والے اسیران انتہائی کمزور، نفسیاتی طور پر ٹوٹے ہوئے اور جسمانی طور پر مفلوج حالت میں لائے گئے۔ کئی ایسے ہیں جن کے ہاتھ یا پاؤں صہیونی قید میں طبی لاپروائی سے ضائع ہو گئے۔

ان کا کہنا ہے کہ بیشتر اسیران جنگ کے دوران زخمی ہوئے تھے مگر جیل میں کسی قسم کا علاج نہیں دیا گیا۔ رہائی پانے والوں میں کئی ایسے ہیں جنہیں فوری طبی امداد کی ضرورت ہے۔ آج ہم ان زندہ لاشوں کے بارے میں لکھ رہے ہیں جو قبروں سے لوٹ آئے ہیں۔ وہ قیدی جو مزاحمت کی صف میں اپنی قربانی دے کر لوٹے مگر پیچھے وہ رہ گئے جو اب بھی صہیونی عقوبت خانوں میں زندگی اور موت کے بیچ لٹک رہے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ کیا وہ بھی لوٹ پائیں گے یا ہم ایک دن خبر پائیں گے کہ ہم نے انہیں ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے؟

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو۔کے۔) کو پبلشر نغمہ امیر نے ٹیڈنگٹن گرو پیری بار برمنگھم بی۔42 آئی آر جی یو۔کے۔ سے شائع کیا۔ پروپرائٹر و گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈنٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای۔میل: Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+

قارئین کو مشورہ: ''صحافت'' میں چھپے ہوئے مضامین اور مراسلات میں ظاہر کیے گئے خیالات سے ایڈیٹر، نیوز ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر، پروپرائٹر کا متفق اور جواب دہ ہونا ضروری نہیں ہے۔ صحافت میں شائع ہونے والے کسی بھی اشتہار کے مواد اور دعوؤں کے بارے میں ادارہ صحافت ذمہ دار نہیں ہوگا، اس کی کل ذمہ داری اشتہار دہندہ کی ہوگی۔